يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ

آبیاری فضل سے کدیور باغ عالم کے یہہ چمن ترار ہمیشہ بہار تذکرۃ المجتہدین جسمیں حضرت ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم امام مالک امام شافعی امام احمد حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کے فضائل و مناقب کے گل تختہ تختہ اس روش شگفتہ ہیں کہ جن کے ہواخواہوں کو گلگشت فردوس کی بو آوے اور جن کے ناظروں کے دامان ارادت گلہائے سعادت سے پر ہو جاوے یہہ واقعی بات ہے کہ جو اس نئی گلبن کا عندلیب اسکا غنچہ دل سے پوچھا ہے

امام اعظم — امام مالک — امام شافعی — امام احمد بن حنبل

چہار گلشن

۱۳۲۸ھ

کہ کس رنگ شگفتہ و خنداں ہے المسمّٰی بہ چہار گلشن

فی مناقب ائمۃ خیر القرون مصنفہ نظارت افزای گلشن ہدایت و افاضت طراوت بخشای گلبن مشیخت و فضیلت بلبل بستان قرآن و خبر طوطی شکرستان حدیث و سیر کثیر التصانیف صاحب حالات شریف حاجی و زائر حرمین شریفین المتوفی بین الحرمین

حضرت اقدس مولانا مولوی شاہ عبد الحی واعظ رحمۃ اللہ علیہ

کے ۔ حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب کے اہتمام اور فرمائش سے

قومی پریس معسکر بنگلور میں طبع ہوا

ملنے کا پتہ ۔۔ کے حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب موچی بازار معسکر بنگلور

قیمت ۴ؔ

مختصر فہرست کتب

قرآن مجید ۱۵ سطری دیا کاغذ سفید مجلد چرمی

ایضاً مجلد پارچہ صفحات ۵۵۶

ایضاً " چہارنگہ مجلد چرمی " ۴۹۲

ایضاً " مجلد پارچہ

قرآن مجید ۱۳ سطری قسم اول کاغذ سفید مجلد چرمی ۸۰۰ صفحہ

ایضاً " مجلد پارچہ ۸۰۰ صفحہ

قرآن مجید ۱۳ سطری قسم دوم " مجلد چرمی ۶۱۲ "

ایضاً " مجلد پارچہ

قرآن مجید تقطیع پہیہ ۱۳ سطری رنگین لوح مجلد چرمی ۳۴۲ صفحہ

ایضاً مجلد پارچہ

ایضاً کاغذ دبیز مجلد چرمی

ایضاً کاغذ بادامی مجلد چرمی

قرآن مجید معجزنما دو مترجم مع تفسیر اردو متوسط مترجم اول حضرت مولینا شاہ رفیع الدین دہلوی ؒ مترجم دوم حکیم الامۃ حضرت مولینا اشرف علی صاحب مدظلہ تھانوی کاغذ سفید چکنا ولایتی خاشدہ مجلد چرمی نقرئی ۹۳۵ صفحہ

حمائل شریف معجزنما مترجم مع تفسیر اردو کامل کاغذ سفید چکنا خاشدہ مجلد چرمی نقرئی صفحات ۸۰۰

مجموعہ دلائل الخیرات وحزب البحر وقصیدۂ بردہ مترجم اردو مع شرح از حضرت مولینا ابو الحسن صاحب نقشبندی گنج آبادی نہایت خوشخط حاشیہ پر مستند کتابوں کے حوالے سے کامل تفسیر چڑھائی گئی ہے جو قابل دید ہے۔ کاغذ سفید چکنا خاشدہ مجلد چرمی نقرئی صفحات

ایضاً کاغذ اول فیروزی رنگ ولایتی خوشنما

معجزنما پنجسورہ ملکہ دہ سورہ مجموعہ وظائف مترجم مع حاشیہ پر تفسیر کاغذ چکنا خاشدہ مجلد ولایتی کلیکو ۱۲ر

ایضاً مجلد چرمی

خوشنما معجز الجیبی حمائل مع فضائل ورموز قرآنی قطعی ایک اشرفی انعام والی کاغذ سفید چکنا ولایتی مجلد چرمی صفحات ۴۳۲

ایضاً مجلد ولایتی کلیکو

قرآن مجید مترجم مولینا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی حاشیہ پر مختصر فواید موضح القرآن مجلد چرمی صفحات ۶۶۲ قیمت

قرآن مجید مترجم جلی خط کلاں مع فہرست کلام مجید ترجمہ مولینا شاہ رفیع الدین حاشیہ پر فواید موضح القرآن کاغذ سفید خاشدہ صفحات ۸۰۴

خوشنما قرآن مجید مترجم بدو ترجمہ اردو حاشیہ پر موضح القرآن مع مقدمۃ القرآن کاغذ سفید چکنا خاشدہ مجلد چرمی نقرئی صفحات ۹۷۲

قرآن مجید مترجم ۲۵ سطری ۱۴ خوبیوں والا خاشدہ معجزنما مع فوائد موضح القرآن ترجمہ حضرت حکیم الامۃ مولینا اشرف علی صاحب تھانوی کاغذ سفید چکنا خاشدہ ہر پارہ علیحدہ منقش مجلد چرمی نقرئی صفحات ۱۰۸۰ مع مقدمہ

قرآن مجید مترجم مع تفسیر موضح القرآن تقطیع کلاں چوب قلم ترجمہ شاہ عبد القادر ؒ دہلوی کاغذ سفید رسمی مجلد چرمی ۱۲ سطری صفحات ۴۹۹۳

ایضاً کاغذ خانی رسمی مجلد چرمی

قرآن شریف مترجم چوب قلم ترجمہ حضرت مولینا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ حاشیہ پر موضح القرآن طول ۱۴ انچ عرض ۱۰ انچ صفحات ۶۹۷ کاغذ سفید رسمی مجلد چرمی قیمت

ایضاً کاغذ سفید دبیز مجلد چرمی

مجموعہ وظائف دہ سورہ کلاں مطبوعہ بمبئی کاغذ سفید صفحات ۱۶۰ مجلد ۱۰ر

ایضاً کاغذ خانی مجلد پارچہ ۱۴ر

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

مجموعہ

تذکرۃ المجتہدین مسمّٰی بہ چہار گلشن

جو چار امام یعنی امام اعظم و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رح
کے احوال میں عجیب و غریب ہے

و رسالہ منتخب تذکرۃ المحدثین ملحقہ چہار گلشن

جو ائمہ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ یعنی امام بخاری و مسلم و ابو داؤد
و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رح کے احوال میں مختصر مفید ہے

و رسالہ گلدستۂ دلبستہ ضمیمۂ چہار گلشن

جو حضرات مجتہدین اربعہ اور ان کے مذاہب حقہ کی تبعیت و تقلید
کے وجوب کی تحقیق میں نہایت دلپذیر بینظیر ہے

مطبوعہ قومی پریس موچی بازار بنگلور سنہ ۱۹۲۸ء

للّٰہ درّ من قال

سنیوں کے امام چار امام
پیشوای انام چار امام

خانۂ دین کے کھام چار امام
شرع کے انتظام چار امام

مجتہد جو محدثین میں ہوئے
ان سبھوں کے امام چار امام

انسے دین ہی ہوا روشن
کہ ہیں بدر تمام چار امام

ہیں جو خیر القرون کے مجتہدین
مستقل اور امام چار امام

دین کے عالموں میں ہر پختہ
رو برو جن کے خام چار امام

ساری اُمت ہو مقتدی جنکی
ایسے ہیں پیش امام چار امام

جنکے کعبے میں ہیں مصلّے چار
زیب بیت الحرام چار امام

کیئے برپا علم مذاہب کا
تا بہ یوم القیام چار امام

منتہای حدیث و قرآں سے
کیئے مذہب کا کام چار امام

چار سوے جہاں میں پہنچا ہے
جنکے مذہب کا نام چار امام

اجتہاد و کتاب و سنت میں
کیئے خوب اہتمام چار امام

سنت و سیرتِ صحابہ کی
راہ بتاویں مدام چار امام

گردنِ بدعت و ضلالت پہ
کھینچے تیغ و حسام چار امام

راہِ سنت ہے مذہب انکا یقیں
اسمیں ہیں تیز گام چار امام

اپنے مذہب کے تیغ براں کو
جب کیئے بے نیام چار امام

بدعتی مذہبوں کو سیا اک لخت
دی ہزیمت تمام چار امام

فرقہای ہوا پرست سوا
اک جہاں جنکی رام چار امام

استاداں ہیں سارے امت کے
کیا خواص و عوام چار امام

کوئی پہنچا نہ ان کے درجے کو
کیا ہیں اعلیٰ مقام چار امام

جنکے مذہب کی اتباع ہوی
واجب الالتزام چار امام

جنکے تابع سواد اعظم ہے
اہل سنت تمام چار امام

ہے محدث فقیہ و صوفی کو
جنکے مذہب سے کام چار امام

غزل

بزم میلاد محمد میں جو شامل ہوگا
مانے یقیں اسکو کہ وہ قدر بیں و عاقل ہوگا

گل رخسار محمد کا اگر ہوگا ذکر
باغ میں صلِ علیٰ شور عنادل ہوگا

مار لیں زخم سے بخشا درود اور سلام
آپ کی تیغ محبت کا جو گھائل ہوگا

ہیں یہ سمجھونگا اگر آنکھیں بھی ہوئیں خیرہ
جب مدینہ مری آنکھوں کے مقابل ہوگا

جب چلے روضے کو درختوں کے تلے بیٹھونگا
غنچے کی طرح شگفتہ مرا دل ہوگا

ہائے کب نبی تجھے روضہ کی زیارت ہوگی
کیوں خدا میر الٰہی مقصد کبھی حاصل ہوگا

دل تو صد چاک ہوا ہوگا کبھی
جسنے دیکھا تجھے ای ماہ تمامی صورت

بن گیا کبریت دیکھا بدن کو سونا
آتش عشق سے کشتہ جو مرا دل ہوگا

دیکھو سوقت قرار آئیگا مرے صوفی
جب مرے یار مری آنکھوں کے مقابل ہوگا

بو وردی غوا کل نا آس با ماہم

آبیاری فضل سے کدیور باغ عالم کے یہ چمن زار ہمیشہ بہار تذکرۃ المجتہدین حضرت ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم امام مالک امام شافعی امام احمد حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ کے فضائل و مناقب کے گل تختہ تختہ اس روش شگفتہ ہیں کہ جسکے ہوا خواہوں کو گلگشت فردوس کی بو آوے اور جنکے ناظروں کے دامان ارادت گلہاے سعادت سے پر ہو جاویں یہ واقعی بات ہے کہ جو اس فن کے گلبن کا عندلیب ہو اسکا غنچۂ دل سے پوچھا چاہیے

چہار گلشن

کہ کس رنگ شگفتہ و خنداں ہے المسمیٰ بہ چہار گلشن

قی منا قبہا تمہ خیر القرآن مصنفہ نظارت افزای گلشن ہدایت و افاضت طراوت بخشای گلبن مشیخت و فضیلت بلبل بستان قرآن و خبر طوطی شکرستان حدیث و سیر کثیر التصانیف صاحب حالات شریف حاجی و زائر حرمین شریفین المتوفی بین الحرمین

حضرت اقدس مولانا مولوی شاہ عبدالحی واعظ رحمۃ اللہ علیہ

کے حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب کے اہتمام اور فرمائش سے

قومی پریس عسکر بنگلور میں طبع ہوا

ملنے کا پتہ ... کے حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب سوتی بازار عسکر بنگلور

تقریظ اطہر صاحب مرحوم

چارگامۂ تیز رفتار خامہ بیدای بے منتہای فضا میں جن چارسوی عالم آرائے جلت عظمت کے بہزار عجز و قصور چاروں طرف سے رکا جاتا ہے بدستور فضا کے وسعت فزای توصیف میں اس باعث موجودیت چار طاق ارکانی صلے اللہ علیہ وسلم کے ازبس جاری سے گام سنج ہونے نہیں پاتا فلہذا مطلب پردازی و مدعا طرازی میں یوں سبک عنان و گرم جولاں کیا جاتا ہے کہ کتاب کامل الصفا مسمی بچہار گلشن عبرت بخش چار چمن بہشتی وطن چارسو عالم میں وہ یگانا باغ ہے چار باغ صفاہان کو جس سے چمن چمین داغ ہے کہنے کو چار گلشن ہے لاکن روکش ہشت بہشت بریں۔ نہیں نہیں چار ابروے رنگیں پیرہن ہے رشک فزای ہر ہفت حور عین طبع کی بہار نے چاروں طرف ہفت رنگی کلیاں کھلائی ہے سہ برگ۔ ولالۂ دورویہ کی نکہت یک لخت اڑھائی ہے۔ چار چوب سرائی احوال ائمۂ دین متین و شرع مبین، چار ارکان کعبۂ دین کا بیان۔ چار سکے دلپسند و خاطرنشان۔ چار لنگر ضلالت کے لیے چار موجۂ طوفان۔ چار چشمان شاہد ہدایت کو چار ابروے آرام جان برنگ چار ارکان جواہر زواہر خوش آب چار دانگ ہندوستان میں باوجود موجودیت ہنوز نایاب ہے جسکو مربع نشین چار بالش فضل و کمال چار منزل۔ فاضل کامل ہادی آگاہ دل۔ واقف رموز چارم اسطرلاب جواب مسئلہ لاجواب علامۂ روزگار یگانہ امصار محب ائمۂ اربعہ چار یار سید الابرار۔ ماحی شرک و بدعت ماحی سنت جمع و مرکب فرمایا ہے چار عناصر دین و ملت یعنی شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت فیاض زمان شہیر دوران۔ وعظ و تذکیر میں چار زبان، تصنیف و تالیف میں جنکا توسن خامہ چارگامہ دوان یعنی ولمنہ قبلہ جناب حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالحی صاحب واعظ ادام اللہ فاضتہم نے کمال حسن سعی سے منظوم فرمایا اور سعنیان پاک اعتقاد و بری از تعصب عناد کے مشام جان کو نغمۂ دلکشائی کہا ہے چہار گلشن عبرت ہشت

جزاہ اللہ خیرا	تاریخ طبع اول	جنات عدن سے معطر کیا

شاہ جنود علما استاد علم و ہر فن ہے یہ چہار گلشن ہے یہ چہار گلشن ۱۲	جسدم چہار گلشن تصنیف کرچکا ہے کرتے ہیں سب قدسی جسیں کہا یہ ہاتف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفہ غنچہائے حمد و ثنا
اسکی قدرت کے قدر کا گلزار
جسمیں انواع کے ہیں تازے پھول
تختہ تختہ ہر اک خیاباں میں
یک خیاباں ہیں ہیں زرو کے شما
بلکہ اُس پہ ہی انحصار نہیں
یہ خیابان ہے نبوت کا
ہے خیابان دگر ولایت کا
قطبیت غوثیت امامت کے
انکی کثرت کتیں نہ غایت ہے
تا قیام قیامت انکا ظہور
ہوویگا دورہ یہ ایک گل پہ تمام
حقکی قدرت میں ایسے گل بسیار

باغبان جہاں کو ہی ہے سزا
سبز و شاداب ہے ہمیشہ بہار
یعنی وہ اس کے بندگان مقبول
ہیں گل جتبا یہ بستاں میں
یک لک بیست و چہار ہزار
اُنکے تعداد کو شمار نہیں
حق طرف بندگونکی دعوت کا
حق تعالی کی انس و قربت کا
ہیں بہت اسمیں گل سیادت کے
تا بہ محشر بلا نہایت ہے
ایک کے بعد ایک ہووے ضرور
گل وہ موعود ہے بغیر کلام
ہے ہوا اور ہونگے تا بروز شمار

ملک و جن و انس کا سرور
بعد حق سب سے افضل و بہتر

آل پاک اسکی نوح کی کشتی
ہے نجات و فتوح کی کشتی

اسکے اصحاب باصفا سارے
آسمان ہدی کے ہیں تارے

خاص خلفاے راشدین چہار
ہیں گے ارکان شرع و دین چہار

باغ اسلام کے چہار ہیں گل
شاخ ایماں کے چار ہیں بلبل

بو صداقت کی اور عدالت کی
اور حلم و حیا شجاعت کی

چار گل سے ہے چو طرف ظاہر
ہے ہر اک گل سے یک شرف ظاہر

وہ ابوبکر اور عمر عثمان
مرتضی ہیں علیہم الرضوان

اور ریحانتین پیغمبرؐ
فاطمہؓ اور علیؓ کے لخت جگر

زیب و زین عدن حسینؓ و حسنؓ
دو شہادت کے ہیں دو سرو چمن

اور اکابر نبیؐ کی عترت کے
اور صحابہ تمام حضرت کے

تابعین اہل اجتہاد کرام
اور اتباع تابعین کرام

جو ہیں مشہور سب سے باتکثیر
ہیں گے ممتاز یہ گل از ہمہ غیر

خاصکر انمیں اور گل ہیں چہار
چار گلزار دین کے صبح بہار

اول انمیں امام اعظم ہے
وہی ان چار میں مقدم ہے

اعظم القدر اجتہاد ہے وہ
سب ائمہ کا اوستاد ہے وہ

اور دوسرا امام مالک ہے
مالک و سالک مسالک ہے

تیسرا وارث علوم نبیؐ
ہاشمی شافعی مطلبی

اور چوتھا ہے احمد حنبل
بحر ورع و تقا امام اجل

مستقل تھے یہ مجتہد چارو
شرع و ملت کے تھے مدد یارو

بعد اصحاب کے سید کونین
دین انکے لیا ہی زینت و زین
مختلف گرچہ ہیں فروع میں وہ
متفق ہیں اصول میں یہ چارو
اختلاف ان کا عین رحمت ہے
ساری امت کو وجہ وسعت ہے
چار مذہب یہ چار ارکان کے
ہیں مطابق حدیث و قرآں کے
جان یہ سنت و جماعت ہیں
منبع رحمت و ہدایت ہیں
فی الحقیقت یہ چار ایک ہیں جان
راہ ان چار کی ہی نیک ہے جان
حق ہیں یہ انکے مذہب کامل
مذہباں بدعتی ہیں سب باطل

اکثر

اکثر اقطاب اولیای کرام

بدعتی مذہبوں سے کوئی اصلا

اور جو تھے محدثین کبار

کوئی محدث نہ اس سے باہر ہے

اہل حق سب یہی قبول کئے

پہنچنے کے لئے بدرگہ حق

ایک رہ ان سی جو کہ لیویگا

چار مذہب کے یہ چہار امام

ان سے اسلام کا نظام ہوا

ان کی منت ہے ہر مسلماں پہ

پائے خیر القرون کے وہ ایام

مغز کو تھے حدیث و قرآں کے

خوب ہی پہنچے خوب تھے پائے

حاجت اجتہاد پائے جہاں

وہ اٹھائے مشقتیں بسیار

واسطہ اجتہاد کا ای یار

سب عوام و خواص کو اکثر

جو ہیں فرع و اصول کے ماہر

جو ہے واقف کتاب و سنت سے

ان بزرگو نکے اجتہاد ہی حیب

یہ مذاہب کئے قبول تمام

نہیں ہرگز ہوا ولی خدا

تھے مذاہب یہی انہوں کے چہار

بات یہ عالموں پہ ظاہر ہے

کوئی اس سے نہیں عدول کئے

راست یہ راہ چار ہیں مطلق

وہ رہ حق کبھو نہ کھویگا

ہیں یقیں چار حامی اسلام

شرع و ملت کا انتظام ہوا

خاص اور عام اہل ایماں پہ

کئے منور انہوں کے سب افہام

اور نغز کلام کو اس کے

اور بآساں ہم کو سمجھائے

سعی در اجتہاد لائے وہاں

ہم پہ ہیں ان کی منتیں بسیار

گر نہ ہوتا انہوں کا بے تکرار

بے تردد عمل تھا مشکل تر

بات یہ خوب ان پہ ہی ظاہر

جانیگا نکتہ یہ وہ سرعت سے

ہوا آسانی عمل کا سبب

ہم کو لازم ہے صباح و مسا

شکر و منت انہوں کی لاویں بجا

مقتدی ہیں ہم مقتدا ہیں وے

ہم مقلد ہیں پیشوا ہیں وے

راز داں وے کتاب و سنت کے

اور حکیم و امیں ہیں امت کے

وہ اکابر نبی کے نائب ہیں

ذو الکرامات و ذو مناقب ہیں

وارث علم انبیا ہیں وے

اور تبع اولیا ہیں وے

خاص میراث علم مصطفوی

رمز قرآن و سنت نبوی

پائے وے با وساطت اصحاب

تابعین سے بھی واسطہ سے شتاب

تھے

تھے صحابہ بڑے امانت دار — سرور انبیا کے سرّ و جہار
انسے پہنچے حدیث اور قرآں — ہمکو سب بے زیادت و نقصان
انکا احسان بے نہایت ہے — انکی ممنون کل امت ہے
بعد انکے ہیں یہ چہار امام — تابعین تبع تابعین کرام
اور ہوے دوسرے جو مجتہدین — اور ائمہ سلف خلف کے یقیں
اور فقہا محدثین کبار — اور علما مفسرین خیار
علم دین کے مصنفان کثیر — جو ہوے اور ہوویں تا محشر
سب ہیں یہ محسنین امت کے — سب ہیں مرہون انکی منت کے
ہیں وہ فیاض مثل استاد — ساری امت مثال شاگرد
حق میں انکے دعا خیر کریں — شکر منت بدل بجا لاویں
انکا لازم ہے جانیں کچھ احوال — دیکھیں انکے ریاضت و اعمال
دیکھ اعمال ان کے لیں عبرت — ہوویں چالاک و چست در طاعت
بعد احوال حضرت و اصحاب — جانیں حال ائمہ و اقطاب
اس بیاں میں جو معتبر ہیں کتب — دائم اسکو پڑھیں سنیں از حب
عربی فارسی بہت ہیں کتاب — لیک ہندی زباں میں ہیں کمیاب
بلکہ احوال میں ائمہ کے — ہیں نہیں ہندی کہیں کتاب دیسے
میں لکھا ہوں بذکر پیغمبر — یک کتاب سیر جنان سیر
آٹھ نسخے ہیں اسکے اے ارشاد — بیتیں بیس الف ہیں اسکی زیاد
اور فضائل میں مصطفے کی دگر — بھی لکھا ایک نسخہ انور
اور بذکر شہادت حسنین — لکھا اک نسخہ قرۃ العینین

اور بذکر حسین ای اکرم
یک رسالہ لکھا ہوں گلشن غم
اور بذکر صحابہ اخیار
یعنی خلفای راشدین کبار
اور ازواج طاہرات کرام
اور اولاد پاک شاہ انام
اور بعضی ائمہ اطہار
لکھا یک نسخہ روضۃ الابرار
اور در ذکر پاک غوث ورا
نیز اوج حمید و زہرا
پیشوای گروہ محبوبین
مقتدای شا صدیقین
میں لکھا اک عجیب نسخہ خوب
نام ہے جسکا تحفۂ مرغوب

اب بذکر چہار مجتہدین
مختصر یہ رسالہ لکھتا ہوں
شیخ فاضل امام علامہ
حسن ابن فقیہہ شہاب الدین
وہ بہ احوال این چہار امام
ہے لکھا معدن الیواقیت ایک
میں لیا ہوں اُسی سے یہ احوال
اور لیا ہوں کہیں کتب سے دگر
مثل میزان شیخ شعراوی
تذکرہ اولیا کا ای دلدار
اور مکاتیب عارف گیلانی
شرح سفر سعادت ای اصدق
کشف محجوب و روضۃ الاسلام
اور تبیض رکن شرح مبین
جب وہ چارو امام سرو علن
انکا احوال مکرمت مشحون
چار گلشن رکھا ہوں اسکا نام

پیشوایان شرع و دین متین
با آسانید معتبر مشحون
فرد یکتا فقیہہ فہامہ
واقف اصل و فرع شرع متین
چار انہار بحر فیض امام
عربی معتبر کتاب ای نیک
ان کے اکثر مناقب و اجلال
عربی فارسی جو ہیں اشہر
در مختار اور طحطاوی
جسکا جامع ہے شیخ دین عطار
قطب دوران امام ربانی
جسکا شارح ہے شیخ عبد الحق
معتبر شرح نام حق ای ہمام
شیخ ذو الاجلال ملت و دین
امام جلال الدین سیوطی
شرع و دیں کے چہار ہیں گلشن
چار گلشن ہیں اب میں لکھتا ہوں
دیوے حق جلد اسکو رنگ شمام

اوصاف علمائے ربانی و عرفا حقانی

ذو العلما وارثان رسول
انکے اوصاف پاک ہیں ایسے
باصفت عالمان ربانی

جو کہ ہیں خاص نائبان رسول
اور علامات ایسے ہیں انکے
اہل دل عارفان حقانی

[illegible]

مدح قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین جامع شریعت و طریقت مرشدی و مولائی حافظ حاجی سید عبد اللطیف المعروف بہ محی الدین حنفی القادری

شکر للہ درین زمان آخر
فرد ایسا ہے ایک مرد پیر
شیخ اشیاخ سید سادات
ذو الکمالات منبع برکات
مجمع سر حسین و حسن
خلف بو الحسن شہیر زمن

ہوویں وہ علم دین ہیں کامل — نہ فقط علم رسم ہیں فاضل
کرنے خاص علوم دینیہ — خاص انہیں جو ہیں یقینیہ
جامع علم باطن و ظاہر — ہوویں ہر دو کمال کے ماہر
رہنما ہوں ادہر شریعت کے — مقتدا ہوں ادہر طریقت کے
درس و فتوی کا دیں رواج ادہر — فیض باطن کا ہووے راج ادہر
مستفیدونکی ہو ادہر تحصیل — اور ادہر طالبونکی ہو تکمیل
ہو ادہر وعظ و پند اور تذکیر — اور توحید کی ہو ادہر تاثیر
ظاہری تربیت ادہر ہو خوب — اور ادہر باطنی ہو جذب قلوب
یوں ہو ہر دو کمال ہیں نامی — دین اسلام کے رہیں حامی
اور اظہار حق میں لیل و نہار — ہوویں بیخوف و بیخطر بیعار
اور بہر خدا براہ خدا — وہ کرے اپنی جان و دل کو فدا
لیک افراد ایسے ہی سامع — جو ظہور و بطون کے ہوں جامع
پاوے تو زیر گنبد دولاب (یعنے آسمان ۱۲) — مثل سیمرغ و کیمیا نایاب
اس زمانے میں بلکہ ہی فاخر — ہینگے کمیاب و بہت نادر
عالماں ظاہر شریعت کے — جو ہوں عامل کتاب و سنت کے
جوں زمانہ نبی سے ہووے دور — نور علم و عمل میں آوے قصور
ایسے افراد جامع شرفین — جو کہ تھے زیر خاک ہیں بے عین
رحمت حق ہو انپہ صبح و مسا — دیوے انکو جزائے خیر خدا
ایسے اہل کمال بحر علوم — جنکے اوصاف سب ہوں مرقوم
اس زمانے میں گرچہ ہیں کمیاب — پر کہیں گر کسیکو پاوے شتاب
اسکی صحبت کو تو غنیمت جان — مایۂ اصل ہر سعادت جان

علم ظاہر میں فارغ التحصیل
جامع علم ظاہر و باطن
علم ظاہر میں فرد اشہر ہے
ہے شریعت میں عالم عامل
قطب ویلور سے جو ہے مشہور
ایک عالم مرید ہیں اسکے
معتقد اسکے ہیں خواص و عوام
سو نشانی ہے اسکو عرفانیں
ستر ظاہر میں ہے غرض یکتا
ہے حمایت میں دیں کے سرو عیاں
زہد و تقوی میں اور توکل میں
حق نے بخشی ہے اسکو شان جلیل
ذکر مولا میں صبح سے تا شام
دایما اسکی محفل پر نور
جبتلک بیٹھیں اسکی محفل میں
ذکر مولا سے دلکو نسبت ہو
بیشتر اسکی محفل انور
اسکی محفل ہے مورد رحمت
اسکی مجلس دلاوے یاد خدا
اسکی صحبت ہے کیمیا تاثیر
یا الٰہی اسے سلامت رکھ

علم باطن میں صاحب تکمیل
معدن فیض بارزد کامن
علم باطن میں شیخ اکبر ہے
اور طریقت میں واصل موصل
ذات اسکی ہے ایک منبع نور
علم باطن اسی سے ہیں سیکھے
کیا امیر و فقیر یا اکرام
نکتہ یابی کمال وجدانیں
پیشوا ہے وہ دین و ملت کا
محی دیں ہے اسے لقب شایاں
جود و بخشش میں اور تبذل میں
کوی اس عصر میں نہ اسکا عدیل
ہے اسے اطمنان اور آرام
ذکر مولا سے ہے یقیں معمور
خوف حق تب تلک ہے دلمیں
انست و چین اور لذت ہو
ذکر دنیا سے دور ہے اشہر
اسکی صحبت ہے دافع غفلت
اسکی صحبت دکھاوے راہ ہدا
زر کرے مس کو ملیں بے تاخیر
اسکو فیاض تا قیامت رکھ

دے بہر کر اس میں الٰہی خلوص
مجکو تالیف میں اسکے خصوص
یا الٰہی کر میسر سے دے یکبار
گلشن سو بیشہ بہار
جابجا برسات اپنی رحمت کا
اسپہ سے عنایت کا
جلد بہار اپنی سر آ مقبول
فضل سے اپنے اسکے پھول
کر عطا مومنو نکو سب روا کیجیے
حاجتیں سب
دامن اس گل سے ہی میرا بھر دیجیے
معرفت اپنی کر عطا مجکو
قرب کی اپنی رہ بتا مجکو
وہیں ترک نہی سے کر سدا
پیر سے مجھے تو خدا
سر دل و جان میں
شفاعت اسکی ہی
سر دخیل جنت میں
دے ہمیں اپنی رؤیت

ذکر

ذکر اب صالحین امت کا — جب سبب ہے نزول رحمت کا
کرتا ہوں ذکر صالحین آغاز — اپنی رحمت سے کر ہمیں ممتاز

آغاز ذکر مبارک ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالی

دین احمد کے ہیں چہار امام — چار ارکان ملت اسلام
چار عنصر ہیں دین و شرع کے ہیں — چار ابواب اصل و فرع کے ہیں
چار چشمے کتاب سنت کے — چار حامی نبی کی امت کے
چار بحر قیاس کے گوہر — چار ہیں اجتہاد کے مظہر
چار معدن حدیث و قرآن کے — چار مخزن دلیل و برہاں کے
چار گلزار ہیں شریعت کے — چار انہار ہیں طریقت کے
اول ان سے امام اعظم ہے — رہبر رہروان انجم ہے
مصطفیٰ کا سراج امت ہے — نبض دان مزاج امت ہے
اس کا احوال مجملا ای مومن — دیکھ لکھتا ہوں میں درین گلشن

گلشن اول

در مناقب امام الائمہ کاشف الغمہ ذو المناقب الشریفہ و الخصائل المنیفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و درین گلشن یازدہ خیابان است خیابان

اول در بیان نام نامی و کنیت سامی آن امام گرامی۔

نام اقدس امام اعظم کا — جانو نعماں ہی مشتہر ہر جا
اس کی جو کنیت شریفہ ہے — روشن از شمس بو حنیفہ ہے
ہے مواہب میں یوں لکھا سنلیں — اولاد ملت حنیفی میں
بو حنیفہ کی پایا کنیت جو — ہے مقرر امام اعظم او

اس امام ہمام سے سبقت
نہیں پایا ہے کوئی یہ کنیت
تھی یہ کنیت شریف نز عرب
بوحنیفہ کو وہ دیا ہے رب
اور لغت میں حنیف کا معنا
ہائے مسلماں سمجھ تو ای دانا
اور کشاف میں لکھا ہی یار
کر دیا ہے حنیف پاک شعار
دین باطل سے دین حق کی طرف
ہاں کے مائل جو دل سے ہوا اشرف
اور معرب میں ہے یہی با توفیق
کہ حنیفی کی وصف با تحقیق
غالبا اور اس کا استعمال
ہے پر اسلم یہ بوجہ کمال
یہاں تلک ہیں اسکی بو ملت
سکو کرتے ہیں اس کی نسبت

اور

اور ملقب حنیف سے اک امام | ہوئے ہیں تین ہی بزرگ کرام
ہے خلیل اول اور عمر دوم | بوحنیفہ ہے تیسرا جانیو تم

گلدستہ در نسب باشرافت و ولادت باسعادت آن امام ذوالکرامت

پدر نعمان کا ہے ثابت نام | متولد ہوا وہ در اسلام
اپنی لڑکائی میں وہ اہل ہدا | پھر در خدمت علیؓ سے ہوا
حق میں ثابت کے حیدر کرار | اسکے اولاد کے بھی حق میں ای یار
غایت لطف سے کیا ہے دعا | خیر و برکات حق انہونیں دیا
گذرے ہجرت سے سال اسی جب | ہوا پیدا ابو حنیفہؒ تب
اور ستر برس جہاں میں جیا | ڈیڑھ سو (۱۵۰) سال میں وفات کیا
نقل ہے از امام دیں باقر | اسکا پوچھا نسب کوئی آکر
اسکو فرمایا وہ امام ہے تب | کہ ہمارا ہی اور اسکا نسب
پہنچتا ہے بہ خسروان عجم (بادشاہان) | سن تو اسکا بیان ای اکرم
ابو حنیفہ کا ہے نسب ظاہر | خسروان عجم سے ای ماہر
اور اپنا نسب بھی وہ کامل | جو کہ فرمایا ان سے ہے واصل
شہر بانو طرف سے ہے وہ جان | پوتی نوشیروانکی ہے وہ پہچان
تھی وہ زوجہ حسین کی رکھہ یاد | تھا پسر اس کا حضرت سجاد
اور تھا سجاد کا پسر باقر | بحر تقدیس کا گہر باقر
صاحب مطلع النجوم عمر | نسفی سے جو ہے جہاں میں سمر
بولتا ہے کہ پدر ثابت کا | نیک بخت اسکا نام نامی تھا
پدر پدر مرزبہ ہے اسکا سن اے پسر | اور ہے شاد بخت اسکا پدر

نام اسحق کا ہے اسرائیل — موسی عیسی نہیں ہیں اے خلیل
مصطفیٰ اور انبیا یہ تمام — ہو وے حق سے سد الصلوٰۃ و سلام

لطیفہ شریفہ

اور مقامات بیچ یوں لایا — کہ براہیم جو کیا تھا دعا
کہ امامت ہی اور سرداری — نسل میں میرے کر اے رب جاری
ہے اسیکے یقیں دعا کا ظہور — بوحنیفہ علوم و فضل کا نور
اس سے مخبر یہ آیت قرآن — اور مؤید اسی نسب کی ہے جان

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

حکایت شریفہ در ولادت باکرامت امام ابوحنیفہ

شیخ عطار واقف اسرار — قدوۂ زمرۂ اولی الابصار
تذکرے بیچ اولیا کے یقیں — یہ حکایت لکھا ہے خوش آئیں
بوحنیفہ کا والد ماجد — نام ثابت جو تھا بڑا عابد
ایکدن ایک نہر میں بے نیاز — وضو کرتا تھا وہ برائے نماز
سیب اک آب پر رواں آیا — لیکے ثابت وہ سیب کچھ کھایا
دل سے نادم وہیں بہت ہو کے — اسکے مالک کو ڈھونڈھنے کیلئے
چلدیا نہر کے کنارے پہ — پہنچا اک باغ پاس وہ آکر
ایک چشمہ تھا باغ کے درمیاں — اسی چشمے سے تھی وہ نہر رواں
تھے وہ چشمے پہ سیب کے اشجار — سیب تھا یہ اسیکا بے تکرار
اسکا مالک تھا باغ میں حاضر — کیفیت اس سے یہ کیا ظاہر
اور کہا بخش دیجے میرے تئیں — تیرے بے اذن سیب کھایا میں

... تھا وہ باغ کا مالک
کہ بڑا متقی ہے یہ سالک
بولا اک شرط میری گر ہو قبول
بخشتو میں عذر کر تمامقبول
پوچھا کیا ہے کہا وہ میرے گھر
میری ناکتخدا ہے اک دختر
بوڑی بھی ہے اور لنگڑی ہے
اور ہاتھوں کی بھی اندھی ہے
گر وہ لڑکی کو لاوے تو نکاح
تجھ پہ وہ سیب ہے حلال و مباح
آہ یہ شرط جب سنا ثابت
ہوا مضطر بہت رہا ساکت
سمجھا تھوڑا ہی سیب میں کھایا
جس سے صدمہ یہ میرے سر آیا
سیب سارا اگر وہ کھاتا میں
آہ کیا آفتیں اٹھاتا میں

کیا

کیا ناچار اسکی شرط قبول
پس وہ لڑکی سے ازدواج کیا
کر حضرت وہ اپنے تب گھر کو
اور بیٹھا مسند عروسی پہ
جا کے خلوت میں دیکھا ہے کیا
اور اعضا صحیح ہیں اسکے سبھی
اپنے منھ پر لیا نقاب وہیں
بولا میرے سے کیا ہے وجہ حجاب
بولا ثابت کہ مجھ سے پدر ترا
بولی وہ سچ کہا یقین سے تیں
کور و کر گنگ و لنگ وہ جو مجھے
کہہ چکے جس روز سے ہوئی پیدا
شرع میں بات ہو نہیں جائز
غیر جائز کبھو چھٹی ہی نہیں
بعد ثابت ان یوں کہی وہ پاک نسب
وہ کیا پوچھ پوچھی تب ای یار
مرد اور عورت کو ہیں رب کریم
بولا دس حصے عقل کر بیشک
حصے شہوت کے بھی وہ دس ہی کیا
بولی یا میں ترے سے ہی خوشتر ہے
کہ خدا تو زوج متقی تجھ سا

تا نہ روز حساب میں ہوں ملول
پدر دختر کا ابتہاج کیا
کر کے آراستہ بھی دختر کو
بعد ثابت کو لے گیا ہے گھر
کہ وہ بی بی ہے ماہتاب لقا
سمجھا عورت یہ کوئی ہے دوسری
کی وہ عورت اسے خطاب وہیں
میں ہوں زوجہ یقیں تری دریاب
تیرے اوصاف دوسرے بولا تھا
پر کلام اسکا رکھتا ہے تاویل
بولا تھا اسکے ہیں یہی معنی
غیر محرم نہ مجکو کوئی دیکھا
میں نہ بولی سنی کبھو ہرگز
غیر جائز طرف گئی بھی نہیں
مسئلہ ایک تجھ سے پوچھوں اب
کہہ خبر دے مجھے تو ای ہشیار
عقل و شہوت کیا کیے تقسیم
دیا مردوں کو نو زنونکو یک
ایک مردونکو نو زنونکو دیا
اذن اب ایک مانگتی ہوں اب
وفضل سے جو کیا ہے مجکو عطا

اسکا خشکی کا غمیں
شکستہ ہوں عبادتمیں
آ چکی شب ہے پی دو دو نول
خشکی کا غمیں ہی شاغل
شب تنگ ہے شاغل
آخر شب جب ہوئی خلوت
آخر شب میں جب ہوئی خلوت
حاملہ ہو گئی وہ با عفت
بو حنیفہ امام اعظم سے
قدوہ اتقیائے اکرم سے
یہ گہر ہے وہ درج عفت کا
یہ ثمر ہے وہ شاخ عزت کا
جب تقی ایسے ہوں پدر مادر
کیوں نہ سر اتقیا ہووے پسر

خیابان دوم

در بیان احادیث صحیحہ
مبشرہ در شان آن امام اکرم
وارد شدہ

شیخ علامہ جلال الدین
تھا مجدد وہ قرن تاسع کا
وہ یقیں در مناقب نعمانؒ
ہمیں لکھتا ہے اسطرح سن لے
خبر موضوع سے بیان کرنا
بلکہ آئی ہے یہ صحیح خبر
کہ کہا بوہریرہؓ سے آگہ
گر ثریا میں ہوتا گر ایماں
اور مسلم میں یوں ہے کہ ہو وہاں
جا تو اک مرد اسکو لیجاتا
اور در معجم کبیر تو جاں
کہ معلق اگر ثریا پر
اور عرب لوگ اسکو نا پاتے
مرد فارس کے اسکتیں حاصل
اور حلیہ میں بو نعیم بجا
گر ثریا میں علم ہوتا یقیں
مرد فارس سے ہے مراد امام
اور کئی دو حدیث آئی ہیں
ہے یہ پہلی حدیث رکھ تو یاد
فخر میرے سے ہی کیا آدمؑ
میری امت کے اک شخص سے اب

جو سیوطی سے مشتہر ہے یقین
شافعیہ میں مقتدا تھا بڑا
لکھا تبییض اک رسالہ جان
کہ مناقب امام اعظمؒ کے
نہیں حاجت ہے کچھ عیاں کرنا
در صحیحین بے گمان و خطر
کیا ارشاد یوں رسول اللہؐ
پاتے فارس کے لوگ اسکو بجا
ہوتا ایمان اگر ثریا پاس
اہل فارس سے ہوشیار بڑا
لایا طبرانی اسطرح بیاں
ہوتا ایمان اسی شیکو محضر
اسکے پانے سے عجز سب لاتے
کرتے بیشک نہ شبہ اسکا عاقل
بوہریرہؓ سے نقل یوں لایا
مرد فارس کے لیتے اسکتیں
یوں ہی بولا سیوطی وز علام
در مسانید میں جو لائے ہیں
کہ کیا شاہ انبیاء ارشاد
میں بھی کرتا ہوں فخر ہو خورم
نام نعمان اسکا ہے خوشتر سب

بوحنیفہ ایسی کیفیت سے
ہیں وہ علم اجرائے امر شرع سے
اور علم آئی روایت دیگر
کہ کہا یوں رسول جن و بشر
حشر کے روز انبیا و رسل
فخر ہم سے ہی کرینگے کل
اور کرونگا میں فخر نعمان سے
بوحنیفہ امام ذیشان سے
دوست میرا ہے جو ہے دوست اسکا
اور عدو اسکا ہے عدو میرا
شیخ بواللیث نے لکھا ہے یہیں
کہ امام بوحنیفہ یقیں
جملہ اصحاب سے نہیں بہتر
کیوں کرے فخر ان سے پیغمبر
بلکہ کرتا فخر از صحاب کبار
کرتا وہ سازوار ضیائی یاد

ابیقہ

۱۷

بعد اس کا لکھا ہی خود ہی جواب
منقطع ہو گیا ہوا ہے ماہر
بو حنیفہ امام اہل ہدا
پائے اس سے ہدایت ایک عالم
غزنوی کی مقدمے کی شرح
ابن جوزی رہا تعصب سے
ہیں طریق اس حدیث کے بسیار

کہ یقین جبکہ ہانہ اصحاب
ضعف سنت ہوا یک ہوا ظاہر
تقویت سنت نبی کو دیا
شرع سنت پہ ہو گئے اقوم
جو ہی مشہور سمیں اسطرح
کہا موضوع اس خبر کو ولے
ہوئے ثابت زرا و یان کبار

خیابان سوم

در بیان مرویات آن امام ہمام از اصحاب کرام و ثبوت این معنی کہ آن آفتاب از مشاہیر تابعین عظام است رضہ

منفق ہیں محدثین کرام
کہ بعصر امام ملے وافر
یک انس ابن مالک والا
سن ہجری تھا نود و یکم
قبل حجاج ہی جفا دہ سال
اس کی رحلت کے وقت پر اعمان
سے حدیثیں انس سی با اکرام
سنے یہ پہلی حدیث ای بہائی

اور یوں ہی ہو رہیں تمام
کہ صحب رسول تھے حاضر
کہ وہ بصرے کے بیچ رہتا تھا
قول دوم سے نود و سوم
وہ کیا نوش ہو زلال وصال
گیارہ یا تیرہ سال کا تہا جان
سے روایت کیا امام ہمام
علم پڑھنے کے باب میں آئی

طلب العلم فريضة
على كل مسلم

ڈھونڈنا علم کا بہ لیل و نہار
ہر مسلمان پہ فرض ہے ای یار

حدیث دوسری
ان اللہ یحب اغاثۃ اللہفان
یعنی کہ دوست رکھتا ہے خدا ...

تیسری حدیث
العلم ... تعلیق ... نفع ... الطالب ... تحفہ ...

جب کہ سن ہجری نود و شش تھا
حج اول ابو حنیفہؒ کا تھا
تب تھی عمر امام سولہ سال
اور تھا مشتہر بفضل و کمال
اور تب از صحابۂ سرور
ایک ہی باقی تھا جہاں اندر
اور صحابہ کو ڈھونڈ کر بسیار
لوگ ملتے تھے اپنے جا ہی یار
پس امام ہمام سے دانا
مکہ یا مصطفٰی کہیں جانا
اور نہ ملنا ابو الطفیل سے تب
ہے نہایت بعید ای خوش ڈھب
چار اصحاب سے یہ ہونے پر
متفق اہل علم ہیں یکسر
بلکہ علامہ جو کہ تھا کفوی
کہا اس طرح وہ بوجہ قوی
سکہ

دیتا یوں رزق حق وہ بندے کو / دیتا ہے جس طرح پرندے کو
پیٹ خالی وہ صبح کو جاوے / پر شکم شام کو سدا آوے
اور دوسرا صحابی والا / یعنی عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
سال ہشتاد پہ تھے چھ یا سات / شہر کوفہ میں وہ کیا ہے وفات
بوحنیفہ کی عمر تب ای یار / چھے برس یا تھی سات سال شمار
شیخ اہل حدیث ابن حجر / لایا ہے اپنے مختصر اندر
کہ سماع حدیث میں ای میاں / معتبر عمر پنج سال ہے جاں
اسلئے ہے روایت محمود / یعنے ابن ربیع ای مسعود
گرچہ عمر اسکی پنج سالہ تھی / پہ بخاری نے وہ قبول ہے کی
ابن اوفیٰ سے یہ حدیث قوی / بوحنیفہؒ نے ہے روایت کی

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

یعنے از بہر خالق کرتار / کوئی مسجد بنا کے گیا ای یار
گرچہ مقدار گھونسلے کے ہو / اک پرندی کے سنگ خوار ہے جو
بالیقین واسطے بھی اسکے خدا / ایک جنت میں گھر بناویگا
سہل بن سعد ساعدی ای یار / تھا مدینے میں از صحاب کبار
جبکہ اسی پہ آٹھواں سن تھا / یا کہ تھا نود پہ ایک تب وہ موا
تب تھی نعمان کی عمر گیارہ سال / یا کہ تھی ہشت سال با اجلال
عصر اسکا امام پایا ہے / پن روایت نہ اس سے لایا ہے
اور چوتھا ابو طفیل عامر / تھا بلکہ معمر فاخر
بعد کل صحابہ یہ حضرت / ایک سو دس میں وہ کیا رحلت

کہ بلا شک روایت نعمانؒ | ہوئی ثابت یہ چار سے ایجان
شافعیہ کا مقتدائے کبیر | تھا جو نووی امام و فرد شہیر
اسکی تصنیف ہی جو کتاب تہذیب | اسمیں لکھتا ہے وہ امام لبیب
اور بتاریخ یافعی بھی لکھا | وہ بھی تھا پیشوا شوافع کا
کہ یہ چار و صحابۂ ذیشان | تھے بوقت امام دین نعمان
اور روایت کیا ہے ان سے امام | نہیں سنا تمیں کسیکو کلام
دوسرے اصحاب سے بھی انکے سوا | جو تھے ملنا ابو حنیفہؒ کا
اور کرنا روایت انسے بیان | لوگ کرتے ہیں اسمیں شک گمان
ہوا آخر محصل نووی | پر لکھا اسطرح طحطاوی
کہ کہا بوحنیفہ بحر کمال | تھی مری عمر جبکہ چودہ سال
تب صحابی نبی کا اک آگاہ | جو تھا ابن انیس عبد اللہ
شہر کوفے کو آیا بوجہ دھم | سن ہجری تھا نود و چار رقم
اسکی مجلس میں میں ہوا حاضر | اور سنا یہ حدیث اسی فاخر

حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ

دوستی تجھ کو چیز کی ای یار | اندھا بہرا کرے ہے بے تکرار
یعنی اس شی میں جو کہ ہو عیب | نا سنے اور نہ دیکھے ہے بے ریب
عائشہ بنت عجرد سے نعمان | اس خبر کی کیا روایت جان

أَكْثَرُ جُنْدِ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

یعنی اللہ کا بڑا لشکر | ٹڈیاں کا ہے اس زمیں اندر
میں نہ کھاتا ہوں انکو غیر کلام | اور نہ میں بولتا ہوں انکو حرام
واثلہ سے بھی دو حدیث یقین | ہے روایت کیا وہ قدوۂ دیں

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ

چھوڑ دے اسکو جو شک میں ڈالے | اسکے جو شک میں نہ ڈالے

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيُعَافِيَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيَكَ

یعنی تیرا اگر برادر دیں | ہو گرفتار کسی بلا میں کہیں
دیکھ کر اسکو تو خوشی مت کر | کہ خداوند خالق داور
فضل سے اپنے دے نجات اسے | اور گرفتار تجھکو کر دیوے
اور کہتا ہے وہ امام زمن | سن تھا نود و چھ جبکہ جب تھی سن
میں کیا حج کہ باپ کے ہمراہ | اور دیکھا عبد اللہ ابن ...

حلقہ کر لوگ تھے کھڑے اسجا — باپ نے اپنے میں یہ کیا پوچھا

بولا ہے اک صحابی ذو الاکرام — یعنی عبداللہ ابن حارث نام

تکبیر کر اس کو مومنان کثیر — یہ کھڑے ہیں ادب با توقیر

جب مجھے باپ نے شعور دیا — یہی میں جلد اسکے پاس گیا

اور سنا وہ صحابی نیک سیر — کہتا تھا یہ حدیث پیغمبر

اِنَّمَا طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

یعنی پایا اک مسلمان کی — ہر مسلمان پہ فرض ہے پوری

اور جابر سے وہ امام ہمام — یہ روایت کیا ہے با اکرام

ایک انصاری آکے حضرت پاس — یوں کیا عرض اے امام الناس

مجکو اولاد کا ہے شوق بڑا — کبھی مجھکو نہیں ہوا لڑکا

تب کہا اسکو شاہ موجودات — تو پڑھیگا قاضی الحاجات

کر ہمیشہ بہت سا استغفار — اور صدقہ دیا تو کر بسیار

تجھکو اولاد دیوےگا مولا — ہیں وہ دونو عمل شروع کیا

اپنے فضل و کرم سے رب عباد — ساتھ پایا تو اسے دیا اولاد

خوارزمی لکھا اس نے پہچان — با تحقیق یہ مسند نعمان

کہ ملاقات کر ز صحب کرام — جو روایت کیا حدیث امام

متفق سب کے پاس ہے یہ صاف — پر صحابہ کے ہے عدد میں خلاف

بعض بولے کہ مرد ہیں گے سات — اور تھی یکہی بوجہ از عورات

اور لکھے کوئی کم ہیں کوئی زیاد — ہے غرض اختلاف در تعداد

اور ثابت ہے عصر میں انکے — بیس پر دو صحابہ زندہ تھے

یعنی پایا ابو حنیفہ نے — چھ یا نو کو ان صحابہ کے

دیکھیں تاریخ فوت ان کی اگر
بات ظاہر یہ ہو دیگی تم پر
ایک لکھتے ہیں [illegible]
کہ زمانہ میں بو حنیفہ کے
چار صحابہ تھے معتبر یاں
پھر دیکھے ان کے نہیں [illegible]
[illegible]
اور وائل ہیں اور عباد
لکھتے ہیں وہ امام رشاد
شہر بصرے کو [illegible] تشریف
[illegible] ہیں وہ شریف
یہی تہذیب میں [illegible]
کہ ملاقات آن امام تمام
با صحابہ صحیح [illegible]

اور علامہ کعوتی یوں بولا
لیک یاراں امام کے یہ بات
کہ ہا ہیں پچاس تک بحساب
اور جب ایک عالم عادل
قول منکر سے معتبر ہے وہ
اسلئے ہے گواہی اے اکرم
بلکہ علامۂ جلال الدین
کہ امام اجل ابو معشر
ابن عبد الصمد جو تھا طبری
شافعیہ سے تھا وہ فرد شریف
بو حنیفہ کے سارے مرویات
جمع اس میں کیا ہے با اسناد

کئے انکار گرچہ بعض اسکا
صحیح اسناد سے کیے اثبات
وہ روایت کیا ہے از اصحاب
کرے اک امر ثابت اے عاقل
پھر اقبال بے خطر ہے وہ
نہیں مقبول ہوتی ہے بعدم
دیکھو تبییض میں لکھا ہے یقین
شیخ عبد الکریم نیک سیر
اور کہتے ہیں جس کے تئیں مقری
اک رسالہ کیا ہے وہ تصنیف
جو صحابہ سے پائے ہیں اثبات
دیکھو گر چاہئے اسے رکھ یاد

گل

ابن سعد اس روش کیا ہے بیان
کتنے اور دیکھا صحابہ اکرام
تھے معاصر جو دیگر اسکے یقین
مثل اوزاعی جو کہ تھا شامی
اور ثوری کوفی اے ماجد
لیث بن سعد مصری نیک شعار
یہاں سیوطی کا قول ہے فاخر

کہ ہے دیکھا انس کہتی نعمان
پس وہ ہیگا ز تابعین کرام
بات یہ ان میں پائی جاتی نہیں
اور حماد بصری ... نامی
اور مکی جو تھا بن خالد
یہہ نہ کوئی تابعین سے تھے یار
ہے کم و بیش ہو گیا آخر

الغرض وہ امام ہے یکتا
تابعین سے ہے بار
شرف اسکا یقین ہے ثبوت
ہے صحیح اب سمن اسکا
اور قبول ایسی نقلین
سبھی یہی ملا خوش کلمات
جو کہ اصحاب ہی انہوں کی بات
اور سنتا سو صحیح سن لانا
اور روایت حدیث ہی دانا
تب روایت نہیں ہے اسی دانت
شرط اسکی ہے عراقی دانت
بوحنیفہ سے ہی جو تشد کلمہ
سو روایتیں ہی جان
اور زیادہ تابعین سے نعمان
حقیقت تھا امام سے سنی بار
تابعین سے کیا ہے وہ بسیار
سو اس کا منا ہے اسکا ہی مشہور
تحقیق شعبی ہے اپنا نور
بے شک بلا تصنیف میں ہے

وہ صحیح نہ قول بخاری کا ہے
ان پہ لیکن ہمیں واجب
یاد رکھنا یہ بات ہے
ابی یہ اثبات
تابعین تھا وہ عمل الزا

اور اجماع تابعین عظام
جبکہ ہوتا تھا درزمان امام

وہ امام ابو حنیفہ سوا
معتبر بالیقین نہ ہوتا تھا

الغرض اب ثبوت کو پہنچا
بو حنیفہ بھی تابعین سے تھا

شامل تابعین کے باجلال
بھیجا آیت یہ خالق متعال

وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ

قرن ثانی میں تھا وہ قدوہ دین
قرن ثالث میں دسرے مجتہدین

یعنے مالک شافعی احمد
پس ہیں یہ تبع تابعین سعد

اہل ہیں سہ قرن بقول رسول
ہیں مبشر بخیر اور مقبول

خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

تم سے بہتر زمانہ ہے میرا
یعنے بہتر بھی میرے یاروں کا

پھر جو پیچھے انہوں کے آوینگے
یعنے بیشک وہ تابعین ہینگے

پھر جو پیچھے انہونکے آوی یقین
ہینگے وہ تبع تابعین بے کین

گل

بوحنیفہ سے پھر یہ ہے منقول
کہ بلا شبہ قول پاک رسول

اور صحابہ کے ہووین جو اقوال
بسر و چشم ہم کریں اقبال

اور جو منقول تابعین سے ہو
ہیں برابر انہوں بھی ہم سمجھو

حدیث شریف

ہے کہ روایت انس سے نبی اکرم
کہا یوں یہ سرور عالم
میری امت میں مرد اک ہوگا
نام نعمان ہوویگا اس کا
بو حنیفہ ہی کنیت اسکی شہیر
اسکو دیویگا حق علوم کثیر
جیتے پاویگا اسکو یار کرام
بول میری طرف سے اسکو سلام
اور امانت مری ای اہل وفا
تو بلا شبہ اس تلک پہونچا

اس امانت میں دو روایت ہیں
ہے یہی سن روایت اول
نوش فرما کے ایک ان خرما
اور روایت یہ آئی ہے دوسری
منہ میں ڈالا اسکے تھا خوشتر
رکھتا تھا اسکو با حفاظت وہ
کھایا ہے اسکو بوحنیفہ جب
فضل سے حق کے شرح صدر ہوا
اور بحر علوم امی امجد
علم و حکمت سے ہے چشمۂ اطہر
برکت ہی یہ اس امانت کی
کعب احبار یوں کہا خوشدل
کہ ہے نزدیک نور یک پیدا
اسکی کنیت ہے بوحنیفہ بجا

دیکھ لکھا ہوا ہے بیاض میں
کہتے ہیں احمد مرسل
جو کہ باقی رہا اسکو دیا
کہ لعاب شریف اپنا نبی
لیکے وہ لپنے پارچے اندر
دیا نعمان کو یا امانت وہ
قلب اُسکا ہوا منور تب
علم میں وہ رفیع قدر ہوا
موج زن اسکو دلسے ہی تھی بحید
تھے رواں اسکے لب سے شام و سحر
اس لعاب شہ رسالت کی
کہیں توریت میں پڑھا یہ بات
اُمت احمدی میں ہو ویگا
نام نعمان ہے یقیں اسکا

۲۳
اور نصیب ہوا قرآن عظیم کا
فروتر قیاس اسی کو اور یہ
مبنی اپنے اجتہاد پر شیخ
بخلاف حدیث کے
یہ غلط فہمی غبار دل کا
اور یہ جہالت ہی یا
شرط ہی اجتہاد کی حدیث و قرآن کا
حفظ قرآن حدیث و قیاس
مجتہد کا سب اجتہاد و قیاس
ہے حدیث و قرآن سے ہی ہوا
ہیں حدیث قرآن و حدیث میں
ح یعنی مجتہد قرآن اور اپنے قیاس
ہی اجتہاد کرتا اور قرآن و
کا مقتضیں علیہ ہی کرتے وہیں
حدیث ہی ہے سمجھتے اشتباہ
ہیں وہی دل سے کچھ لے آتا
اور اپنے گھر سے ہیں
معاذ اللہ نادان لوگ قیاس
سے یعنی اپنے سمجھ
و اجتہاد
ہیں ۱۲

خیابان چہارم

در بیان آنکہ مذہب آن امام ہمام مطابق قرآن عظیم و احادیث رسول کریم علیہ و آلہ افضل الصلواۃ و التسلیم ہست در دآنان کہ آن امام از اصحاب الرائے میگویند

شرح سفر سعادت اندر بیاں
کہ ہے ذہنوں میں خلق کی یہ بات
بیں احادیث کے مطابق ہے

یوں کہا شیخ عبد حق نے بیاں
مذہب شافعی رفیع الذات
اور روایات کے موافق ہے

مسلم کے ہی حدیثوں سے سند
بتلاوے جیسا کچھ دیا ہی بتلا آپ نے
جزاہ اللہ خیرا ۱۲ منہ

مذہب بو حنیفہ اسکا اکمل
ہے جیسا یہ ہمذہب حنبل
اور بنا اس کے پاک مذہب کی
ہے احادیث مصطفیٰ ؐ پر ہی
اور بعضی یا امام دین اعظم
ہے خلاف اسکا مسئلہ بعض ہم
اور با شافعی گر ای ہمدم
ابن حنبل کا ہے خلاف اگر
اور مسائل اصول کے ہی ایسی
جو ہیں مشہور ایک سو چھپن بھی
ہے موافق امام دین احمد ،
بو حنیفہ کے ساتھ سے ارشد
اور با شافعی مطلبی ،
ہے مخالف وہ مسئلوں میں ہی
بحر صفو

بو حنیفہ امام اعظم ہے
سب ائمہ میں وہ مقدم ہے

تھا مسلم تمام امت کا ،
سب میں اعلم کتاب سنت کا

مجتہد مسلم الثبوت اپنے
کیوں کرے اس پہ گمان خبیث
کہ وہ مذہب کہے خلاف حدیث

وجہ ایسے گمان فاسد کا
جو ہی بعضوں کو وہ یہی ہے گا ،

تھے جو بعضے محدثین کبار
مذہب شافعی میں اے دلدار

جو ہیں مشہور انکے تصنیفات
جوں مصابیح اور ہے مشکات

اچھی اسناد اپنے مذہب کے
لائے اور طعن حنفیہ پہ کیے

سر بسر ان کا یہ تعصب تھا
انکو اور ہمکو بخش دیوے خدا

اور احناف کے کتب پر نور
جو دیار عرب میں ہیں مشہور

دیکھیں گر اسکو منصفان ذی شان
منکشف ہووے تب حقیقت حال

کہ نہیں کوئی مسئلہ ایسا
مذہب خاص بو حنیفہ کا

نہ ہو قرآن حدیث اسپہ دلیل
اجتہادی ہو یا صریح ای خلیل

ح مذہب حنفی میں بہت سی کتابیں ہیں کہ ہر مسئلہ پر آیت خصوصاً احادیث و آثار قویہ سے سندیں بتلاتی ہیں جیسے عینی شرح ہدایہ از امام محمد عینی شارح بخاری. فتح القدیر. کرمانی شرح بخاری. عینی شرح بخاری. تیسیر القاری.
شرح بخاری. عقود الجواہر المنیفہ فی دلائل مذہب الحنیفہ او فتح المنان از شیخ دہلوی. معانی الآثار امام طحاوی. مسند حماد بن امام اعظم. مسند حصکفی وغیرہا ،،

خاص شرح مواہب الرحمن
جس کا شارح دلائل و برہان

لیا ہے آیتوں سے قرآن کے
اور صحیحین کے حدیثوں سے

ح یعنی شارح کتاب مواہب الرحمن جو بڑا محدث ہے لازم کرلیا ہے یہ بات کہ اپنی اس کتاب میں مذہب حنفی کے مسئلوں پر قرآن سے یا بخاری

گرچہ متاخرین شوافع کے
طعن کا انکے کچھ نہیں پروا
بوحنیفہؒ کا مدح گو تھا مدام
کہ کہا لوگ سارے اہل کمال
اور امام محمد ابن حسن
شاد ہیں اسکے شافعی ای سلیم
کہ تصانیف اسکے ای گیانی
لا دیں بے اختیار ایمان وہ
اور لکھا ہے وہ کتاب شریف
جلد ہر اک کی شصت یا ہفتاد (یعنے امام محمد)
اور اکثر امام دیں احمد
بس کتب سے ہی اسکے لیتا تھا
اتباع حدیث اور آثار
نہیں یوں دوسرے ہیں مجتہد آپ
پہنچے جو مجھ کو از حدیث رسول
وہ صحابہ کے ہی جو ہیں اقوال
اور جو تابعیں کہے ہوں عیاں
نہو جبتک یقیں ضرورت تام
ملتی اسکو کوی حدیث شریف
اسکو بس وہ امام اہل ھدا
دیکھیے غور کر ذرا اس جا

طعن اسپر رہ حسد سے کئے
بس سر شافعی امام ھدا
اسکے اصحاب کا بھی با اکرام
بوحنیفہ کے فقہ میں ہیں عیال
جو تھا شاگرد اسکا فرد زمن
اسطرح بولتا ہے بالتکریم
دیکھینگے گر یہود و نصرانی
ہو وینگے جلد تر مسلماں وہ
ہے ضخیم و طویل ہر تصنیف
ہینگے بعضوں کے بلکہ اس سے زیاد
کئی مسائل دقیق اے امجد
ان سے تھا مستفید صبح و مسا
جوں کرے بوحنیفہ پاک شعار
بولتا ہے ابوحنیفہؓ جان
ہے سر و چشم ہی وہ مجکو قبول
وہ کروں اختیار در ہر حال
ہیں انہوں اور ہم برابر ہاں
نہیں کرتا تھا اجتہاد امام
کہ وہ اسناد کے ہو رہے ضعیف
تھا مقدم قیاس پر رکھتا
اسکو تبعیت حدیث بھی کیا

ستودہ سیر
یوں نہیں ہے شافعی
کہ وہ کہتی ہے قسم سے حدیث پہ ادب
کہ وہ رکھتا تھا قیاس ای نیک
ہے بتقدیر فقہ میں دیکھ
بحث تو یہ اصول سے منعقد
ہے فضیل عیاض سے منقول
کہ یہ شبہ جب حدیث رسول
بوحنیفہ کو پہنچی اے یار
ہوتا تھا دل سے اسکا تابعدار
پہنچے اصحاب سے جو اسکے تئیں
یا از قدمائے تابعین یقیں
تابع ہوتا تھا اسکو وہ سو اس
ورنہ کرتا تھا اجتہاد و قیاس
اور نزدیک آن امام ہدا
مسئلہ گر کہیں سے آتا تھا
بحث کرتا تھا سمیں بس پہچان
طول مدت تک وہ یاران

لبعد

و فقیہان تمام با اجلال
بوحنیفہ کے فقہ میں ہیں عیال
وای کیا قائم دین کی یہ حجت
لیکن ایسے تقوی کی نسبت
الغرض جو مناسبت ایسی
ہے بہ عیسی ابوحنیفہ کی
دیکھ ایسی مناسبت تو حضرت
خواجہ پارسا لکھا یہ بات
کہ بعد نزول عیسی بھی
ہووے گا عامل بمذہب حنفی
یہہ مراد اسکی ہے تو ہو آگاہ
کہ بجا اجتہاد روح اللہ
ہو مطابق بہ اجتہاد امام
بوحنیفہ رح امام با اکرام
نہ کہ پیغمبر خدا عیسیٰ
ہو مقلد امام اعظم کا

بعد تحقیق وہ بوجہ صواب
اسکے یاران تلامذہ اسکے
اور مذہب میں تھے وہ مجتہدین
اور تھے اہل زہد و ورع تمام
وہ محقق امام ربانی
الف ثانی کا تھا مجدد جو
ایک مکتوب میں کیا ہے رقم
کہ کریگا نزول جب عیسیٰ
اور کریگا وہ اجتہاد جہان
اور نکات و دقائق باریک
آہ ظاہر کے عالمان بسیار
اور مخالف کتاب و سنت کے
پس امام ابوحنیفہ رض بجا
اجتہادات حضرت عیسیٰ
اجتہادات کو امام کے بھی
قاصر ہیں جو نہیں سمجھتے ہیں
ورع و تقوے کی ہیچ برکت سے
بوحنیفہ وہ درجہ علیا
فہم دوسرونکو اسکا ہے دشوار
یہہ سبب انکی ہے جہالت کا
شمہ اک شافعی مگر پایا

وتیا تھا بس مسئلے کا جواب
فقہای محدثین سب تھے
پیشوایان دین ائمہ دین
انپہ رحمت کرے خدا انام
بحر اسرار کشف و عرفانی
قطب آفاق تھا مجدد او
ہے جو پچپن بدفتر دوم
ہووے تابع ہی شریعت کا
بالیقین ز حدیث اور قرآن
اسکے ماخذ کے نا سمجھ کر ٹھیک
کریں اس کے قیاس کا انکار
اجتہادات اسکے جانیں گے
ہے مشابہ بہ حضرت عیسیٰ
اہل ظاہر نہ مانیں جوں اصلا
اک جماعت نہ یونہی مانے گی
اسکا انکار کرہی دیتے ہیں
یمن سے اتباع سنت کے
ہے یقیں اجتہاد میں پایا
جانتے ہیں مخالف اختیار
عدم ادراک اور فراست کا
فقہ سے اسکے تب یہ فرمایا

تابع امت کے عالموں کا بھلا
ہووے کیوں جو نبی ہے حق کا

بے تعصب و بے تکلف اب
بولتا ہوں کہ نور ایں مذہب

نظر کشفی میں اے فہیم سلیم
نظر آتا ہے مثل بحر عظیم

اور دیتے ہیں مثل نہریاں سب کے
مثل حوضوں کے اور جداول کے

اور بظاہر سواد اعظم بھی
بوحنیفہ کے ہیں توابع ہی

اور بہ تقلید سنت اکرم
بوحنیفہ ہے سب سے پیش قدم

کہ یقیں وہ حضرت سرور صلعم کو
اور صحابی کے قول اکمل کو

جانے لائق متابعت کے یقیں
نہیں یوں دوسرے ائمہ دیں

باوجود ایسی تبع سنت کے
صاحب رائے کہتے بعض لوگ

آہ ہوتے ہیں اسکے سو ادب
دے توفیق نیک ان کو رب

بوحنیفہ ہے فقہ کا بانی
فقہ میں کون اسکا ہے ثانی

فقہ ہے اسکے تین حصے یقیں
سب مسلم رکھے ائمہ دیں

چار داں حصہ جو رہا باقی
اس میں سب مجتہد ہوئے ساقی

فقہ میں ہے وہ صاحب حجت
سب ہیں اسکے عیال ہی دانا

پھر مجدد نے یہاں کہا خوشتر ہے
باوجود لزوم اس مذہب

اس نبی سے مجھے محبت ہے
ذات سے اسکے بس عقیدت ہے

صدق سے جانتا ہوں اسکو بزرگ
شرع و ملت کا ایک چراغ سترگ

بعضے اعمال نافلہ میں سعید
اسکے مذہب کی کرتا ہوں تقلید

کیا کروں مجتہد جو ہیں دوسرے
باوجود انکے علم و تقوے کے

سب وہ پیش امام غیر قصور
مثل طفلوں کے ہوتے ہیں منظور

حال سب کا خدا ہی جانے خوب
ہوا آخر خلاصۂ مکتوب

سکس

قطب دوران امام شعرانی
صنف ثانی
از دوان فسیح و سر عیاں
صاحب اجتہاد و واجد عرفاں
اہل کشف و ... سرور
حامی شرع و سنت ... اللہم
... اللہ ... نبی ...
تھا یہ علامہ صوفی المشرب
ذوالکرامات صوفی ...
وہ مناقب امام اعظم کے
اجتہادات اس میں منتظم
اپنی میزان میں جو لکھا الصواب
اور دیا جو مخالفین کو جواب
ہے مطول اگرچہ وہ مضمون
ہے یہاں مختصر میں لکھتا ہوں

پوچھا مالک سے شافعی نے تو
کیا تو دیکھا ابو حنیفہؒ کو
بولا مالک کہ ہاں میں دیکھا ہوں
علم اور فضل اسکا کیا بولوں
گر وہ کرتا مناظرہ مجھ سے
باب میں اس ستون چوبیں کا
کہ وہ ہے سونے کا یا ہے سیم کا
نصف یا زر کا نصف روپے کا
قوت علم سے وہ اپنے بجا
اسپہ قائم دلیل کر دیتا
اور کہا شافعی کہ لوگ تمام
فقہ میں ہیں یقیں عیال امام
تھا یہ بغداد شافعی سا امر
بوحنیفہ کا جب ہوا زائر
صبح کی اسنے وہاں نماز پڑھی
قبر تھی واں امام اعظم کی

کہ کہا اسطرح وہ حق آگاہ
بوحنیفہؒ کا علم اور عرفان
مثل دریائے بے کنار کے تھا
اور اس کے عقاید و اقوال
ہیں مستند کتاب و سنت سے
اسکے جانب سے جو لکھوں میں جواب
بلکہ ڈھونڈھا ہوں میں بہت نقیل
میں لکھا ہوں جو اک کتاب تمام
اور اسمیں دلائل مذہب
مذہب بوحنیفہؒ با شان
اور اٹھیگا اخیر میں سب کے
واسطے اپنے دیں کے رب انام
اور توابع اسی کے در ہر عصر
اور اگر انکو ضرب قید کریں
وہ نہ مذہب کو اسکے چھوڑینگے
رہے راضی نت اس امام سے رب
اور ہووے جو اسکے سات
یوں کہا سیدی علی خواص
مالک و شافعی کہ نیک اوصاف
تو وے قولوں کو بوحنیفہ کے
کہ ائمہ انہوں کی صبح و مسا

سب ائمہ یہ بات پہ ہیں گواہ
خاص علم حدیث اور قرآن
کوئی ایسا نہیں امام ہوا
اور افعال اسکے با اجلال
ہے یقیں وہ خیار امت سے
حسن ظن سے نہیں فقط دریاب
سب ائمہ کے مذہبونکی دلیل
جس کتاں منہج مبیں ہے نام
چار ائمہ کے میں لکھا ہوں سب
ہے یقیں قول المذاہب جان
بعض اہل کشوف یوں ہی کہے
برگزیدہ اسے کیا ہے امام
ہوتے جاوینگے حشر تک بحصیر
تا کہ اسکے طریق سے نکلیں
رشتہ اخلاص کا نہ توڑینگے
اور سدا اسکے تابعوں سے سب
اور ائمہ کے سات سب خوش ذات
صاحب کشف و ذوق با اخلاص
جو مقلد ہیں یہ کہیں گر انصاف
نہیں ہرگز ضعیف جانینگے
تر زباں اسکی مدح میں تھے سدا

ہیں

پس دبے امام اعظم کے — چھوڑ ڈالا قنوت کو اس نے

باوجودیکہ اس کا استحباب — ثابت ہے ان کے یہاں ہی ہا آداب

لوگ پوچھے تو شافعی بولا — کہ حضور امام ہے اس جا

کیوں کروں و حضور کا خلاف — پس دبے قنوت چھوڑا صاف

کیونکہ اندر نماز صبح قنوت — نہیں نزد امام پایا ثبوت

حکایت

اور حکایت کیا ہی ای بھائی — اسی میرزا کئیں شیخ شعراوی

کچھ مناقب امام اعظم کے — اور فضایل وہ فرد اکرم کے

میں رقم ایکروز کرتا تھا — تب مرے پاس ایک شخص آیا

دیکھتے ہی اسے ہوا بس شاق — تب نکالا ہے وہ کئے اوراق

دیا مجکو کیا میں اسمیں نظر — اسمیں تھا رد ابوحنیفہ پہ

میں تب اس شخص کو کہا ایسا — ای فلاں آہ شخص تیرے سا

کیا سمجھتا ہے اسکا نغز کلام — تا کرے رد امام کا ارقام

وہ کہا رد یہ میں لیا ہوں ہاں — از تصانیف فخر رازی جاں

میں کہا فخر رازی کا — ہے امام زماں کے آگے کیا

طالب العلم سا ہے ہیچمداں — یا رعیت بہ پیش یک سلطاں

یا ہے مانند ایک تارے کے — جوت میں آفتاب کے آگے

جوں رعیت کتیں نہیں جائز — طعن اک بادشاہ پہ ہرگز

کیونکہ ہیں جو کہ لائق تقلید — انکو ہے منع اور حرام ای سعید

کہ کریں طعن بر ائمۂ دیں — اور نہوں تابعان مجتہدیں

ہاں اگر قول بوحنیفہ کا
کوئی پانص یا پایا ایسا
کہ نہیں پاتی جا دیے دلیل
تو وہ استنباط کے ہے تو قبل
ہے مفید عمل نقل کو
قول ہی اس امر کا سن تو
یعنے گر قول امام اعظم کا
کوئی ظاہر ہیں اب پایا دیگا
نہ نص صریح ایسے دلیل
تو یہ تین ہیں اسکی وجہ ہیں تقلیل
کہ ہے واقع ہیں نص مگر تو
نہیں پایا کہ تب سے
یا کہ پایا ہے پر نہیں سمجھا
کہ ہے معنا و مطلب اسکا کیا
یا کہ نص صریح اک سامنے
نہیں اس مسئلہ کو فی الواقع

بدر

پر امام اجتہاد ہی کر کے
قول اپنے امام کا سن تو
ہاں تو پاویگا جب خلاف اسکا
مسئلہ تب بھی اختلافی ہو
وہ سند ہو اگر حدیث صریح
تو بھی وہ اختلاف حدیث کا ہے
اور اگر وہ سند ہو وہ صریح
قول ہر مجتہد کا ہی جلیل
کہ نکالا وہ مجتہد نے ہے نام
ہوتا ہے اجتہاد مجتہد ان
گر وہ صورت قیاسی ہوویگی

ہے نکالا کتاب و سنت سے
واجب العمل ہے مقلد کو
کہ کوئی مجتہد کہا ہو گا
ہے سند ہر دو جانب ہی خوش خو
ہے جو ہر طرف دلیل صحیح
مختلف آئی جو حدیث صحیح
تو ہی بیشک وہ اجتہاد صحیح
ہر مقلد کو اسکے بس ہے دلیل
مسئلہ وہ نرا اجتہاد تمام
در حدیث و اثر و یا قرآن
تو پھر اسکا مقیس علیہ بھی ہی

حکایت

ایک عالم نے جامع از ہر
ایکدن یوں کہا کہ بعض اطفال
کیئے تصنیف کر سکینگے اب
آیا مسجد سے شخص اک باہر
قیروانی کی وہ رکھا تھا کتاب
وہ کتاب اسکو وہ پڑھا نہ سکا
کہا بہم ہو سکتیں ای سفیہ
اپنے سر سے اتار یہہ دستار

کہا انکار قیس نے دانی ہے
اسکی تصنیف کے کتب مثال
بے ادب ہو کر وہ کہا یہ جب
لشکری کے مثال ای ناصر
اسکو بولا مجھے پڑھا یہ شتاب
بس اسی کھینچ کر وہیں یارا
لوگ اب جانتے ہیں تجکو فقیہ
نہیں شایاں ہے یہ تجھے زنہار

نویں حکایت کرامت کی
ابن ابی زید قیروانی کی

حکایت

طالب العلم شافعی سے
بعض نزدیک علم سا آزرده
بعض اصحاب بو حنیفہ کی
ایک ہتھیار انکی کرتا تھا
اسکو ایکدن یوں کہا فقیہ
فقیہ ہوا نہیں وہ سفیہ
اس سے مجھکو بڑی ہی ہوتی نفرت
لیا ناچار اس سے میں فرقت
وہ گیا اور ایک سڑک پر جا
گر کے ایک پاؤں اسکا ٹوٹ گیا
دن بدن حال اسکا ہو برا
جلد تر خوار و زار ہو کے مرا

جب عیادت کو گئے وہ بلوایا | ہیں عیادت نہ اسکی جا کے کیا
بہر آداب تابعانِ امام | اس سے پھر ملکے ہی کیا نہ کلام
یہی بھائی تو سب اماموں میں تہا | انکے اتباع مقتدایوں سا
یا ادب رہ کے رکھو زبانکو تم | کہ تہے مقبول بارگاہِ اللہ

شگوفہ

اور ائمہ کے درمیان ہی یار | جو ہوا ہے مناظرہ کئی بار
تہا وہ اظہار حق کے ہی خاطر | نہ سبب تہا حسد کا ہی خاطر
کرنے کامل بہی ناقصوں کتیں | دینے ترغیب طالبوں کے تئیں
اور تعینِ شریعت کبریٰ | سب ائمہ کے مذہب اولا
پہنچتے ہیں جو ای گرامی ذات | کشف ہی تہی یہ جہک بات
انکا بحث و مناظرہ تہا سب | متفق بعد کشف ہو گئے سب

خیابان پنجم

در مناقب عظیمہ و فضائلِ کریمہ آن امام الائمہ و بعض اوصاف جلیلہ صاحبین معظمین و تبئین اسمائے بعض اولیائے کرام و اصفیائے عظام کہ در شریعت و طریقت تابعان آن امام ہمام بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

درمختار میں یہ ہے مذکور | اور بہی اسکی شرح میں مشہور
کہ امام محمدؒ والا | تہا جو شاگرد بو حنیفہ کا
تہا بہت علم و فضل و حفظ میں طاق | اس سے پھیلا ہی علم در آفاق
اور تصانیف کا ہی اسکے شمار | ایک کم ہا ہزار تک ہی یار
اسکا شاگرد شافعی ہی جان | اور اسکا ربیب عالیشان

ہے بجا
یعنی یا ور ہے شافعی
سب نکاح اپنا
تہا جو ہے سنتین یقیل
اپنے مال و کتب
سے تہا کر دیا جو لی
شافعی نفع اٹھا
ان کتابوں سے بلکہ
ہوئے شافعی فقیہ شہ
لکھتے ہیں یا آگے در بغداد
یعنی نکلے
ہے شافعی امام ارشاد
تہا یقین گر مجتہد مطلق
تب بہی ہے ستے ہے حق
پہنچا ہے علم اسکا اور تربہا
قوت علم اسکی کمال ہوا
علم کو اسکے اب بنی کا
اور ہوا اغلب دینے ہیں رکہتا
تہے تین ہزار ادہ
تہے علم دین کا انتا
نہیں دیا ہوتا
ابی محمد

سُبحٰن الذی
لم یتخذ صاحبة و
ولا ولد - سبحان الذی
لم یلد و لم یولد
و لم یکن له کفوا احد
اور دو حج آخری تو کیا
اذان کعبے کے قادرون
کعبہ اندر مین تا رہے یک شب
دو نوشی سے دیا بہارت تب
بس وہ کعبہ مین جب ہوا داخل
درمیان دو ستونکے ای عاقل
پانے سیدا ہی یا دونری کہڑا
پانے چپ اپنا راست پر رکھا
نفل دو رکعتین شروع کیا
نصف قرآن پڑھ رکوع کیا
بعد سجدے کے پھر کہڑا ہو کر
پا دوئن سیدہا رکھا ای ذوالمنن
نصف

پھر مین پوچھا کہ ای امام زمان
تب محمد کہا ہمارے سے
در مختار کا محشی بیان
یعنے اک درجہ اسکی سبقت کا
یا یہہ حاجت روائی سی ہی مراد
یعنے کرتا تہا عدل وہ بددام
پھر مین پوچھا ہے کہ ای ذیشان
بولا اسکا مقام پاک یقین
یعنے وہ صاحبین سے برتر
کیون نہ درجہ اسے بلند ملے
کہ چہل سال صبح کی وہ نماز
کہ وہ سویا نہین تمامی شب
اور پچپن کیا ہی حج ای یار
ہی روایت انہیں دفعہ امام
کہ ترے بندگون کو روز شمار
حق کہا جو پڑہیگا صبح و مسا

ابو یوسف کا ہی مقام کہان
ہی بلند اسکی جا ہے دو درجے
دیکھ اسطرح سے کیا ہی بیان
اور ہی دوسرا اسنخیت کا
مومنون کی جو وہ کیا ہے زیاد
تب تھا قاضی نافذ الاحکام
بوحنیفہ کا ہی مقام کہان
ہیگا برتر تعصر علیین
یک مقام اسکا ہی بہشت اندر
نعمتین کیون نہ ارجمند ملے
از وضوی عشا پڑہا ہے نیاز
یک بد تلک بہ طاعت رب
دیکھا خالق کو خواب مین سو بار
پوچھا در خواب از خدائے امام
کس عمل کے سبب ملے چھٹکار
یہہ دعا جس ہی اسکو بخشونگا

سُبحٰن الابدی الابد - سُبحٰن الواحد الاحد
سُبحٰن الفرد الصمد - سُبحٰن رافع السماء
بغیر عمد - سُبحٰن من بسط الارض علی جمد ماء
سُبحٰن من خلق الخلق فاحصاھم عدد -
سُبحٰن من قسم الرزق و لم ینس احد -

نصف ثانی پڑھا وہ باحرمت
اور کرکے ادا رکوع و سجود
خوف سے حق کے اشکبار ہوا
اور بدرگاہ خالق متعال
کہ ترا عبد ناتواں یارب
جوں سزاوار ہے تری طاعت
پردہ پہچانتا ہے تیری صفت
پس تو نقصان کو اسکی طاعت کے
ہاتف غیب نے کیا آواز
کہ ہمارے صفات تو جانا
اور عبادت ہماری ای نعمان
ہم دعا کو تری قبول کئے
پیروی بھی کریں تری جو بشر
تا قیامت ہم ان کو بخشینگے
اور کرتا ہے نقل جرجانی
کہ کوئی گر بامت موسیٰؑ
ہوتا مانند بوحنیفہ کے
اور مناقب میں اس معظم کے
ابن جوزی کا سبط باتکریم
دوسرے علما بھی شرح بسط کیئے
الغرض بعد حضرت قرآں

ختم قرآں کیا بدو رکعت
جبکہ پھیر اسلام وہ مسعود
جوش قلبی سے زار زار ہوا
کیا آہستہ اسطرح سے سوال
سر و ظاہر بجسم و جاں یارب
نہ ادا کر سکے ہے باطاقت
جو مدلل ہیں بر الوہیت
بخش حرمت سے اس پہچان کے
سمت کعبے سے ای انکو انداز
اور بخوبی یقین تو پہچانا
کیا اچھی ادا تو سر و عیاں
تجکو لطف و کرم سے بخشدئے
اور رہینگے جو تیرے مذہب پر
اور جزا بہتر ان کو دیوینگے
سہل تستری سے لے گیا لی
اور یوں ہی بامت عیسیٰؑ
تو نصارا یہود نا ہوتے
بوحنیفہ امام اعظم کے
کیا تصنیف ہے دو جلد ضخیم
کئی مطول کتب لکھے خوش دست
ہوتا پیدا امام دیں نعمان

معجزات محمدی سے نقیب
تھا معجزہ اے نبی آپ ہیں
ہے آپکا اس کا وہ اتفاق
بسبب آپکا ہے بہت خلاق
شہر سر دیا آپ وہ امام
سر کوئی نہیں آپ سا
یاں سے شرع کے اعلام
تیسوے تابعین سر خدا
اسکے اصحاب تابعین نے غرا
زج یک وشریعت سرداری
بخشنا اپنے سر مرے سرداری
اور فضیلت دیا انہیں باری
اور ہو موافق اسکے مذہب سے
اور ہو موافق اسکے ہے حب اثر سے
حکم عیسیٰ اسکے اجتہاد دیکھ
یعنی عیسیٰ کا اجتہاد و امام
ہو ویگا حسب اجتہاد امام
ورنہ خلق اسکا رسول ای سامع
ہو وے کیوں اس امام کے تابع
یعنی

یونہی بولے ہیں اہل کشف و کمال ۔ صاحب جذب و حال با اجلال
اور وہ بہر حفظ شرع متین ۔ مسئلے فقہ کے کیا تدوین
ہے نکالا فروع کو ز اصول ۔ اجر اس کا اسے ملیگا نہ بھول
فقہ میں ہے وہ صاحب خانہ ۔ سب طفیلی ہیں اسکے ای دانا
فقہ میں اصل ہے وہی سب کا ۔ اور ہیں سب فروع اسکے بجا
علما اور تا بروز شمار ۔ فقہ کے جو کتب لکھیں اے یار
حکم سے اس حدیث کے سنلے ۔ بوحنیفہ کو اجر اس کا ملے

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

یعنے جس نے اچھی چال ڈالی اسکا اجر اسکو ملیگا. اور دوسرا جو عمل کریگا اسکا بھی
اجر قیامت تک اسکو حاصل ہوگا

بوحنیفہ کا درجہ یہ تحقیق ، ۔ ہیگا مانند حضرت صدیق
ہے یہ رتبہ بغیر شبہ بڑا ۔ سارے علما میں حق اسے بخشا
اکثر اقطاب و اولیای کرام ۔ مذہب اس کا کئے قبول تمام
جوں براہیم ابن ادہم تھا ۔ تارک سلطنت برائے خدا
شیخ والا شقیق تھا بلخی ۔ اور معروف عارف کرخی
محو وجدان عارف نامی ۔ شیخ دیں بایزید بسطامی
اور داؤد جو کہ تھا طائی ۔ تھی جسے سالکوں میں سرسائی
شیخ رہبر فضیل ابن عیاض ۔ جس سے تازہ تھا معرفت کا ریاض
اور ابوحامد لکھیں جسے لفاق ۔ اور ابوبکر تھا ابن الوراق
اور شیخ وکیع بہر فلاح ۔ جس کے والد کا نام ہے جراح

اور امام شہیر عبداللہ ۔ یعنی ابن مبارک اے آگاہ
اور سوا ان کے ہیں بہت اخیار ۔ کہ نہیں جنکا شمار بس دشوار
اور ابوالقاسم قشیری جان ۔ صوفیہ میں جو تھا جلیل الشان
بولتا ہے وہ قدوۂ آفاق ۔ میرا استاد بوعلی دقاق
کیا ارشاد ہے یہ میرے تئیں ۔ کہ طریقت کا علم سیکھا میں
از ابوالقاسم نصیرآباد ۔ ہے بلاشبہ وہ مرا استاد
اور وہ سیکھا ز حضرت شبلی ۔ اور شبلی ز سری سقطی
اور سری ز شیخ دیں معروف ۔ جسپہ تھے رمز باطنی مکشوف

اور داؤد طائی اے ہوشیار | یہہ طریقت کے رمز اور اسرار
سیکھا الحق امام اعظم سے | قدوۂ اولیائے اکرم سے
ایسے اقطاب و اولیائے کرام | ہینگے شاگرد اور مرید امام
تھے ائمہ و شب طریقت کے | اور اساطین تھے شریعت کے
بعد ان کے جو آئے ہیں اے یار | ہیں طریقت میں ان کے تابعدار
یہ بزرگان تمام سر و عیاں | معتقد تھے امام کے ایجاں
تھے فضیلت کے اسکے قائل سب | مدح گو اسکے تھے بروز و شب
مالک و شافعی و احمد جان | مدح میں اسکے تھے جو رطب لسان
تھے مقرر اسکی جو فضیلت کے | انکے اقوال آئینگے آگے
ایسے اعلام و اولیائے کبار | جبکہ تابع ہوں اسکے سر و جہار
ہے عجب تر عجب از ان جاہل | کہ نہیں اسکے فضل کا قائل
ناکرے اپنے جہل کا اقرار | کرے قول امام کا انکار
کیوں نہ ہووے وہ بدعتی مردود | اہل حق کا کیا خلاف نمود
درمختار کی عبارت کا ،، | ترجمہ اب یہاں تمام ہوا

شگوفہ

استادان امام کے اے یار | گرچہ ہیں تابعین سے بسیار
لیکہ حماد کے طرف نسبت | اوستادی کی پائی ہے شہرت
ہے بلاشبہ شیخ دیں حماد | بو حنیفہ میں فقہ کا استاد
وہ تھا شاگرد شیخ نخعی کا | کہ براہیم نام جس کا تھا
اور نخعی کے تھے یہ استادان | علقمہ اسود و شریح عیاں

اور استاد انکے نبی رب [illegible] ابن عباس ابن مسعود و [illegible] تھے سب [illegible] میں [illegible] صحابہ ہیں [illegible] یہہ [illegible] عکرمہ جو [illegible] تک پہنچے علم انکا یہاں [illegible] سے اجتہاد [illegible] دین میں اجتہاد [illegible] سرکو ملا تھا حضرت [illegible] حکم ان [illegible]

ح حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود اور معاذ وغیرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ [illegible] اور [illegible] نے حکم فرمایا وحدیث میں اجتہاد [illegible] اگر دین میں اجتہاد [illegible] ان کو حکم حضرت اجتہاد [illegible] اور مجتہد ہوئے [illegible] سے اجتہاد و دین ،،

کے دلائل اربعہ سے نہ ٹہرنا فافہم ۱۲

گلدستہ در توصیف و تمدح آں امام از دیگر ائمہ کرام

ابن عاصم سے سن یہ ہے منقول
بوحنیفہ کی عقل ہوگی زیاد
حسن ابن زیاد یوں بولا
نقل کرتا تھا چار ہزار اخبار
اور تھے دوسرے جو استاداں
اور بہت مسئلوں کا استخراج
بیشتر شغل تھا اسی کا مدام
اور روایت حدیث کی اکثر

(اہا دیث ۱۲)

(از آن دو ہزار از ۱۲)

کہ اگر تولیں سب جہان کے عقول
یعنی اسکے ہی عصر میں رکھہ یاد
بوحنیفہ امام اہل ھدا
شیخ حماد سے ہی تھے دو ہزار
ان سے سب دو ہزار تھے پہچاں
کرتا تھا وہ علوم دین کا سراج
کیونکہ ہیگا ضرورتر یہ کام
کرتا تھا کم وہ خلق کا رہبر

ح یعنے امام کو محض حدیث کے کتابوں کی تدوین و تالیف کا شغل کم تھا کیونکہ امام اعلےٰ درجہ کے محدث ہوکے پرلے درجہ کے مجتہد مطلق بھی تھے مجتہد کا کام قرآن و حدیث کے مطالب و معانی اور اس کے تقیید و اطلاق عموم و خصوص انواع و دلالات پر لیجاکے اس سے مسائل استخراج کرنے کا ہے نہ کہ فقط لفظ حدیث کی روایت و اسمأ الرجال کی تحقیق وغیرہ کا اشتغال وگرنہ حدیث کا سامان امام اعظم کے پاس کچھ کم نہ تھا مشہور ہے کہ امام گیارہ لاکھہ حدیث کے حافظ تھے اور انکے پاس حدیث کے کئی صندوق بھرے ہوے تھے اور ان کو احادیث پہنچانے سو کل استاداں چار ہزار تک ہیں اور امام زمرۂ تابعین سے ہیں۔ سن اسی میں پیدا ہوے تیس سال کی عمر انکی صحابہ کے زمانے میں گذری کوفی میں چھ سو صحابہ تا مکہ کے رہے ہیں پس امام کو کتنے احادیث پہنچے ہونگے اور حدیث

ذرا نادری کی تحقیق کسی درجہ کی بھی عود کیا چاہیے ۱۲ منہ
کیونکہ اوروں سے ہوتی تھی ۱۲

یوں ہی لایا ہے دیکھو در مرقات
اور بولا امام کردانی
حق کرے پھر اسکی ہزار
مسئلے پنج لکھ ای نیک مزاج
بوحنیفہ کیا ہے استخراج
اور بولا خطیب خوارزمی
جو تھا گنج اسرار علمی
کہ نکالا ہے مسئلے نعمان
تراسی ہزار ای با نشان
تیس پر آٹھ ہزار بھی آثار
ہیں عبادات میں ز روئے شمار
اور باقی معاملات اندر
ہے نکالا وہ خلق کا رہبر

گر نہ ہوتی یہ بات اے ہوشیار — ہوتے گمراہ لوگ در امصار

عاصم قاری شیخ پاک نہاد — تھا قرأت امام کا استاد

بوحنیفہ کا جبکہ فضل و کمال — کیا مشہور خالق متعال

استفادہ کے واسطے عاصم — پاس آتا تھا اس کے ہو عازم

اور رکھتا تھا اسکو یوں اے امام — کہ تو لڑکائی بیچ اپنے مدام

آتا تھا گھر ہمارے بے وسواس — ہم بڑھاپے میں آتے ہیں تجھ پاس

پوچھے عاصم سے اسطرح جب صاف — بوحنیفہ کا کیوں کرے تو خلاف

کہا سمجھا تھا اسکو میں کر بار — فہم اور علم دین کا بسیار

فہم سے اپنے ہم نہ پائے جو — فہم کامل سے اپنے پایا او

جتنگ اقوال باصفا اس کے — خوب مفہوم ہم کو نا ہووے

ہم کو تب تک یقیں نہیں ہے روا — قول پر اس کے دیویں تا فتوا

اور بولا ہے حجۃ الاسلام — بوحنیفہ جو تھا امام ہمام

تھا بلا شبہ عارف باللہ — زاہد و عابد گرامی جاہ

کہ خلوص اپنے علم سے للہ — تھا ارادہ کیا وہ حق آگاہ

حکایت

شیخ علامہ کفوی نامی — لایا ہے از خطیب خوارزمی

اپنی لڑکائی سے امام ہمام — ایسا حاضر جواب تھا یہ امام

ہر جواب اسکا رہتا بس معقول — اور رہتا موافق منقول

نقل ہے شہر روم کا قیصر — تحفۂ مال و زر بہت دیکر

اپنے قاصد کو بھیجا تھا یکبار — نزد منصور بادشاہ ای یار

کریں دیوں جواب سکا اب | منع نعمان کیتیں کیا وہ تب
بار دیگر کیا ہے جب وہ سوال | بوحنیفہ ہو مضطرب فی الحال
چاہا ہے بادشاہ سو اذن جواب | وہ اجازت اسے دیا بشتاب
پوچھا قاصد کو وہ امام زماں | کیا تو سائل ہے وہ کہا تب ہاں
بولا اسکو اتر تو از منبر | دیونگا میں جواب چڑھ اسپر
کیونکہ شاگرد ہے بیقین سائل | اور مجیب اوستاد ہے کامل
اترا منبر سے جلد وہ قاصد | بعد اسپر چڑھا ہے وہ ماجد
بولا کیا پوچھتا ہے پوچھ تو اب | لے تامل وہیں وہ پوچھا تب
کونسی شئ خدا سے ہے اول | اسکو پوچھا ہے یوں امام اجل
جانتا ہے تو کیا حساب گنتیں | وہ کہا ہاں کہ جانتا ہوں میں
تب کہا اسکو ایک سے پہلے | کونسا ہے عدد تو کہہ مجھسے
وہ کہا سب سے ہے وہی اول | اسکو بولا یہ قدوۂ اکمل
جبکہ وہ واحد مجازی ہے | اسکے آگے ہوی نہ کوئی شئ
پس جو کوئی واحد حقیقی ہو | اس سے کس طرح پہلے کوئی ہو
پھر کہ قاصد کیا سوال دگر | کہ خدا کا تو بول منہ ہے کدھر
تب کہا اسکے تئیں امام زمن | کہ کریں جبکہ شمع اک روشن
اس کے شعلے کا بول منہ ہے کدھر | وہ کہا سب طرف ہے اے بہتر
کہا نور مجازی ہے وہ یقین | کوئی جہت جب مقرر اسکو نہیں
پھر جو نور حقیقی ہو اسکو | کس طرح اک جہت مقرر ہو

اللہ نور السموات والارض

پھر وہ پوچھا کہ حق تعالی اب | کیا ہے کرتا کہا ہے نعمان تب

کہ اتر سا مشتہی کو خدا | مرتبہ سے ہی اتار دیا
مرد سا بندۂ موحد کو | امتی و رسول ماجد کو
دیکھ منبر پہ سے چڑھایا اب | یہی اب کر رہا ہے بیرادب
سنکے قاصد وہیں جھکایا سر | ہوا حیران و لاجواب مگر
ان سوالات مشکلہ کا جواب | جو دیا وہ امام قدس مآب
تب ہی عالانکہ اسپہ رکھا نی | لے گیا سبقت اور سرسائی
علما دیکھ کر ہوے حیران | بولے یہ ہووے گا امام زمان

حکایت

نقل

نقل ہے خارجی کیئے بدکار
بولے پھر اسطرح امام کنئیں
گر نہ انکا تو ہمکو دیوے جواب
کہا تمکو جواب دیوُں گا
بولے گردن کے جرم ہی تنبہ
بولا کیا پوچھتے ہو تم پوچھو
یک جنازہ ہے اک شرابی کا
اور یک زن تھی حاملہ ز حرام
یعنے توبہ نہیں نصیب ہوُا
اور خوارج کے پاس ای ماہر
تھا یہ انکا ارادہُ باطن
اہل سنت کا جوں کہ ہے مذہب
انکو پوچھا ابو حنیفہ زود
تب وے کہنے لگے یہود نہیں
لگے کہنے نہیں نصارا وے
لگے کہنے مجوس بھی وے نہیں
بولے وہ بت پرست نیں تھے کبھی
کہے ناچار وہ مسلماں تھے
تم ہی اپنا دئیے ہیں آپ جواب
پس وہ کس طرح ہودینگے کافر
بعد پوچھے کہ وہ دو نو مرے

آئے ہاتھوں میں اپنے لے تروار
بات دو ہم تیرے سے پوچھتے ہیں
قتل ہی تجکو ہم کرینگے شتاب
کھینچو تیغوں کو اب نیام بھلا
گر نہ دیں نیام اجر سلے
کہے ہم لائے ہیں جنازے دو
عین نشہ میں اپنے ہے وہ موا
جنتے ہی مر گئی ہے وہ ناکام
یہہ دونوں کو حرام سے اصلا
ہووے مومن گناہ سے کافر
گر وہ دونوں کہیں کہے مومن
قتل کر دیویں اس امام کو تب
کیا ہیں یہ مردگاں ز قوم یہود
پوچھا پھر کیا نصارا ہیں یہ یقیں
پوچھا پھر کیا مجوس ہیں کہئے
پوچھا کیا بت پرست ہیں وہ یقیں
پوچھا پھر کون ہیں کہو تم ہی
لگا کہنے امام تب ان سے
کہ مسلمان کہے انہیں بصواب
ہوے حیران یہہ سنکے وہ آخر
جنتی یا ہیں دوزخی کہدے

تب کہا وہ امام عالی صفات
میں کہوں حقمیں انکے اب یہ بات
ان ہی پیغمبر کے حقمیں ابو الآگاہ
جو کہا حضرت خلیل اللہ
فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
اور کہا ہے جو حضرت عیسیٰ نے دعا
اپنے پیغمبر کے حقمیں حقمیں وے
میں بہی کہتا ہوں انکے حقمیں وہی
ہے یہ آیت پڑہا امام تبہی
اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
بو حنیفہ سے یہ سنے وہ جب
سب اپنا کیے وہیں مذہب

حکایت

حکایت

کیا مسجد میں اس سے کوئی سوال
کہ کہتے گر نبید کو تو حلال

کبھی مسجد میں اسکو پیؤں میں
تب کہا یوں امام اس کے تئیں

تجھ پہ تیری حلال ہے عورت
اس ہی مسجد میں گر کرے صحبت

تب تو مسجد میں پی نبید بقیں
سن یہ شرمندہ ہوگیا وہ وہیں

اور کشاف میں لکھا سن تو
کہ قتادہ جب آیا کوفہ کو

اسکو گھیرے تھے تب بہت مردم
کہا پوچھو جو چاہتے ہو تم

پوچھا کوئی حضرت سلیماں کی
چیونٹی نر تھی یا کہ مادہ تھی

کچھ تامل کیا قتادہ یہاں
وہاں حاضر تھا نا گہاں نعماں

اور تھا کم عمر یوں کہا ہے تبھی
کہ سلیماں کی چیونٹی مادہ تھی

پوچھے اسکو تو یہہ کہاں سے لیا
کہا قرآں میں حق یہہ فرمایا

لینے بولا ہے اسکنیں قالت
اور نہ قال کہا ہے در آیت

حکایت

حقمیں عثماں کے کوئی مردود
کہنے میں بولتا تھا لفظ یہود

کہا اک روز اسکتیں نعماں
کہ میں پوچھتا ہوں اسطرح ایمیاں

اک یہودی کیا تہ بیشک تو
بیاہ کردیوے اپنی بیٹی تو

وہ کہا اے امام پاک سیر
کیوں یہودی کو دیویگا دختر

اسکو تب یوں امام فرمایا
واہ سبحان اللہ سوچ ذرا

جب یہودی کو تو نہ دے دختر
فکر کر تو خدا کا پیغمبر

اپنے دو دختر انکو اختر
دو نبوت کے درج کے گوہر

کیوں یہودی کیتیں دیا ہوگا
کیوں تو رکھتا ہے ایسی بات روا

جب سنا وہ امام سے یہ بات
کیا تو یہ رہا ادب کے سات

حکایت

ابن خلکان نے یوں کیا ہے رقم
اپنی تاریخ بیچ اے اکرم

شیخ تھا اک ربیع نام اسکا
شاہ منصور کا مصاحب تھا

اور دشمن امام کا تھا بڑا
ایکدن بادشاہ سے بولا

ابن عباس جو ہے تیرا جد
بو حنیفہ عدو ہے اسکا اشد

اور یہی ہے سمجھ تو اس کا سبب
ابن عباس کا ہے یہ مذہب

کوئی

کوی قسم کھا کے بعد یکدو روز | انشاء اللہ بولا ای فیروز
اسکا استثنا ہیگا یہ جائز | لازم آیا نہیں قسم ہرگز
کہتا ہے بوحنیفہ ای دانا | گر ہے نزدیک اس کا استثنا
ہے روا اور ہو نہیں ہے روا | پس مخالف ہے یہ ترے جد کا
تب کہا بوحنیفہ ای منصور | بولتا ہے ربیع ہے یوں مشہور
ہاتھ پر تیرے تیری فوج یقین | کی جو بیعت کبھی درست نہیں
گر کریں عہد و پیماں قسم کھا کر | اور کہیں انشاء اللہ گھر جا کر
پس قسم ان کی ٹوٹ جاتی ہے | حفظ بیعت نہ لازم آتی ہے
بادشاہ بات یہ سنا ہے جب | مار قہقہہ بہت ہنسا ہے تب
اور کہا ای ربیع ہو ہشیار | معتبر تو نہ اسکا ہو زنہار

حکایت

پوچھا اک عالم ای امام اجل | مسئلہ کوی تو بول کر اول
بعد اسکے کبھی ہے بچہ جیتا یا | تب اسے یوں امام فرمایا
اک زن حاملہ موی اک بار | تب کئے لوگ مجھ سے استفسار
بچہ پھرتا ہے پیٹ میں اسکے | کیا تو کہتا ہے میں کہا ان سے
کر شکم اس کا چاک ای مردم | لاؤ بچے کو باہر اسکے تم
پھر ندامت مجھے ہوی بسیار | کہ وہ میت کو میں دیا آزار
حال بچے کا جانے وہ مولا | کہ وہ زندہ رہا ہے یا ہے موا
کہا سائل وہ ای امام زماں | فکر زنہار تو نہ کر کوی آں
ہوں بلا شبہ میں وہی بچا | کہ ترے یمن سے مجھے مولا

الہی سر سے عمر ...
لادیا ان سے ... فاخرہ
اور دیا علم محمد ...

غنچہ

اور کہا بوحنیفہ مجھکو خدا
اس دعا کے علم ...
یمن سے اس ...
اللھم انا نستعینک
علی طاعتک
نقل ہے سید بخاری سے
جو کہ بعد اسکو ...
... علم کے مولا
... اپنے کہوں ...
فضل سے

خیابان ششم

در بیان فراست کا لی
آن آفتاب اوج کرامت

حکایت

حکایت

روضہ فائق اندر ای بھائی
بولتا ہے کہ ایک زن آئی

سیب اک لا رکھی امام کے پاس
قدوۂ زمرۂ انام کے پاس

ایک جانب میں سرخ تھا وہ سیب
دوسرے جانب میں زرد تھا بے ریب

شق کیا اسکو بو حنیفہ تب
گئی عورت وہ عاقلہ خوشنود تب

حاضراں دیکھ یہ ہوئے حیران
اور پوچھے امام سے اس آن

بولا یہ دیکھتی ہے زن جو وہ لہو
ہیں کبھو سرخ اور زرد کبھو

ہوئی سایل مرے سے وہ آکر
کون حیض کون ہے طہر

سیب کو چیر میں یہ بتلایا
جب تلگ رنگ یوں نہ ہو اجلا

تب تلگ پاک تو نہ ہووے گی
پس وہ میرے جواب کو سمجھی

حکایت

جامع مضمرات میں مذکور
ہے یقین یہ روایت پر نور

کہ امام محمد باقر
ابن علی ابن حسین ابن حیدر

حامل علم احمد مختار
رضی اللہ عنہ سر و جہار

بو حنیفہ سے اک دن پوچھا
کہ میں سنتا ہوں اسطرح سربار

کہ مسایل قیاس سے اکثر
وضع کرتا ہے تو بشام و سحر

اور احادیث شاہ عالم کے
بالیقین میرے جد اکرم کے

ترک کرتا ہے تو قیاس کے ساتھ
بول سچ یا کہ جھوٹ ہے یہ بات

بو حنیفہ کہا ای ابن رسول
ای گل گلشن علی و بتول

تیرے جد سے ہے غرض ہی تمیز
پوچھا کیا ہے کیا وہ عرض وہیں

روزہ افضل ہے یا نماز بھلا
بولا افضل نماز ہی ہے بجا

بو حنیفہ نے کہا کہ قول مرا
پس گر چہ قیاس پر ہوتا
کہتا عورت ہو پاک حیض سے جب
وہ کرے ساقط قضا نماز کو تب
اور روزے سارے وہ کرے قضا
میں نہیں بولتا ہوں
بلکہ کہتا ہوں میں دون صلاۃ
کو کرے حایضہ اسطرح مدام
پھر مرا بولنا قضاے صیام
اتباع حدیث سے ہے عیاں
اور ہے دوسرا یہ عرض جناب
کہ نجس تر منی ہے یا پیشاب
بولا اسکو امام دین باقر
کہ نجس پیشاب ہے اے مشہور
بو حنیفہ نے کہا کہ قول مرا
گر مخالف نصوص کے ہوتا

چاہتا

چاہتا ہی قیاس اسکی تئیں | غسل واجب پیشاب سے ہو یقیں
پر یہی ہے صحیح میرا قول | غسل واجب منی پہ ہے نہ بول
یہ مرا قول جو بشہرت ہے | بھی ز روے حدیث و آیت ہے
تیسری عرض ای امام زمن | مرد ہیگا ضعیف تر یا زن
اسکو فرمایا حضرت باقر | کہ ہے عورت ضعیف و عاجز تر
بوحنیفہ کہا ای رمز شناس | قول ہوتا اگر مرا بقیاس
کہتا دختر کو دیویں دو حصے | بیشک اسکی پدر کے ترکے سے
پر میں کہتا ہوں حصے دو پسر | پہنچے اور حصہ ہوے اک دختر
چونکہ فرمایا خالق یزداں | حکم ایسا بہ آیت قرآں

لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ

پس مرا مذہب ای ستر عترت | ہے ز روے کتاب و سنت
اور باقوال کمل اصحاب | اور باجماع اہل حق درباب
جب نپاتا ہوں ان میں کچھ رہنا | کرتا ہوں اجتہاد تب ناچار
پس امام محمد باقر | باقر العلم ابن پیغمبر
بوحنیفہ سے جب سنا یہ بیاں | ہوا مسرور اور بہت شاداں
لطف و اشفاق اسپہ کر بیحد | کیا اسکے مخالفین کو رد

ح یہاں معلوم ہوا کہ امام اعظم جو مسئلہ بیان فرماتے ہیں سو یا تو قرآن سے ہے یا حدیث سے یا اقوال و افعال صحابہ سے۔ وہیں سے نکالکر مسائل ائمۂ اربعہ ان تین چیز سے ثابت ہوتے ہیں۔ تا وقتیکہ کسی صورت میں جب ان تین چیز سے صراحتۃً دلیل نہ ملے وہاں امام انہی تین چیز میں اجتہاد و قیاس کو عمل میں لاتے ہیں چنانچہ حنفیہ کے کتب حدیث میں سب اسناد موجود ہیں پھر جو بعض لوگ مذہب حنفی پر کثرت قیاس

یہ جو قیاس کی تعریف سمجھیں مسئلہ کا سبب یہ کہ ہر حنفی سے اسناد دیکھو قرآن و حدیث و آثار میں ہی کوئی نہیں پس ثابت ہوا

حکایت

کہ دوکان جمع ہو کر بیٹھے تھے
کرتے تھے کوئی بازی کی گیند
کہتے ہیں ناگہاں لگی ان کی
مجلس بوحنیفہ بیچ گری
نہیں گستاخ کوئی ہوا کہ وہ
کر اٹھاوے لگی وہ آ بیشک
ایک لڑکا سو بے ادب اسلم
آکے اپنی لگی اٹھایا ہو
بوحنیفہ نے کہا کہ یہ لڑکا
ہوا ہوگا حرام ہی پیدا
حاضرین

حاضرین جب کئی ہیں استفسار | پلٹے ویسا ہی اسکو بے تکرار
تب کئے عرض وہ امام سے آ | کیوں وہ لڑکے کا حال تو سمجھا
بولا ہوتا اگر وہ نسل حلال | رکھتا البتہ وہ حیا کا کمال

حکایت

ابن عاصم کہا کہ میں یکروز | گیا نزد امام ای فیروز
پاس بیٹھا تھا اسکے اک حجام | اسکو فرمایا یوں امام ہمام
کہ تو کر انتخاب اُجلے بال | عرض حجام یوں کیا در حال
بال اُجلے گر انتخاب کروں | بال ہوتے ہیں بس وہی افزوں
تب کہا وہ امام عالی جاہ | کہ تو کر انتخاب موئے سیاہ
انتخاب سیاہ سے شاید | بال کالے ہی ہوویں گے زاید
ہیں حکایت شریح سے یہ کیا | اس حکایت کو سن بہت وہ ہنسا
بولا گر بو حنیفہ قدوۂ ناس | چھوڑتا با صواب اپنا قیاس
چھوڑتا تھا بگفتۂ حجام | اسپہ رحمت کرے خدا کے امام

حکایت

اور تہذیب میں لکھا بعقیل | ابن حماد یعنے اسماعیل
جو تھا پوتا ابو حنیفہ کا | نقل اس طرح سے وہ ہے لایا
کہ یہ ہمسایۂ امام ہمام | ایک تھا رافضی بد انجام
آسیابان تھا وہ زشت سیر | اور تھے اسکے پاس دو خچر
نام دونوں کا رکھا تھا وہ خر | اک کا بوبکر دوسرے کا عمر
ایک خچر اسکا آ یک لات | مارا اس رافضی کو ایسی لات
کہ ایسی لات میں تمام کیا | حشر تک جگ میں اپنا نام کیا

بو حنیفہ جز رسانید تب
ہنس کے یوں بولے تھا یہ سب
وہ جو خچر کا نام رکھا عمر
وہی مارا ہو اس شقی کو مگر
جبکہ دریافت وہ کئے ہیں جا
بو حنیفہ کا قول تھا سچا

خیابان ہفتم

در مجاہدات و عبادات و ریاضات آن عالیمقامات رضی اللہ عنہ

بولتا ہے امام غزالی
قدس اللہ سرہ العالی
بو حنیفہ امام اہل وقار
نصف شب میں تھا [illegible] بیدار
حق ہی طاعت و عبادت میں
ذکر میں فکر میں اطاعت میں

ایکدن ایک راہ سے گذرا / شخص اک دوسرے سے یوں بولا
کہ جو آتا ہے یہہ امام ہمام / زاہد و عابد و رفیع مقام
جاگتا ہے سدا تمامی شب / بخشوع دلی بطاعت رب
طاعت حق میں تب سے ہی وہ امام / لگا جگنے تمامی شب ہی تمام
اور یوں بولتا تھا وہ اکرم / شرم ہے حق سے مجکو یہہ ہر دم
کہ ثنا و صفات جو ہیں میرے / لوگ توصیف اس سے میری کریں

گل

یافعی یوں لکھا ہے در طبقات / ابو یوسف یقیں کہا یہہ بات
بوحنیفہ کے ساتھ میں بھی تھا / ایکدن ایک راہ سے گذرا
دیکھ کر اس امام کو اسدم / شخص اک شخص کو کہا یہہ ہم
کہ ہے جگتا تمام شب یہہ امام / نہیں سوتا کبھی یہ نیک انجام
بوحنیفہ کہا قسم بخدا / آہ کرتے ہیں لوگ میری ثنا
ایسے وصفوں سے جو کہ مجھ میں نہیں / کیوں نہ کوشش کروں میں اسکا یقیں
لگا تب سے تمام شب جگنے / در عبادات ایزدی اسنے

گل

شیخ عطار بحر صدق و صفا / اسطرح اپنے تذکرہ میں لکھا
کہ ہر اک شب میں تین سو رکعت / پڑھتا تھا بوحنیفہ باصفوت
جاتا تھا ایکدن وہ نیک صفات / ایک رہ میں کھڑی تھی دو عورات
ایک دوسری سے یوں کہی وہ زن / کہ ہر اک رات یہ امام زمن

پانسو رکعتیں شب میں پڑھتا ہے ہم
لگا پانسو تب ہی سے شب بھر یہہ
بعد ازاں ایکدن وہ پاک سیر
گذرا لڑکوں کی اک جماعت پر
ایک لڑکا کہا یہ اپنے وہاں
کہ جو آتا ہے یہہ امام زماں
رکعتیں ہزار پڑھتا ہر شب
اور جگتا ہے ساری شب
بوحنیفہ کہا سنا یہہ جب
کہ میں نیت کیا ہوں صدق سے اب
ہزار رکعتیں ایک شب میں پڑھوں
ایک ساعت نہ رات میں سووں
لگا کرنے یونہی وہ خوش مذہب
پس جبکہ اسکا سبب
لوگ پوچھے ہیں کہیں اک دن
بولا ڈرتا ہوں نہیں [illegible]
حکم آیت میں یہ ہوں داخل [illegible]

وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا

گل

کہتے ہیں بعد اسکے تا چہل سال / وہ امام ہمام با اجلال
کوئی شب بھی زمیں کو اپنا کبھو / نہیں ہرگز لگایا ہے پہلو
تا چہل سال از وضوی عشا / وہ ہمیشہ نماز صبح پڑھا
اور از کثرت صلوٰۃ و سجود / اسکے زانوے پاک ہی مسعود
ہو گئے مثل زانوے اشتر / عمر ایسا ہی لے گیا وہ بسر
اور تا بیست سال وہ زنہار / سر برہنہ نہیں ہوا بوقار
خلوت و جلوت اندر آکے مسا / پاؤں اپنے نہیں کیا ہے دراز
پوچھے جب سبب کوئی اسکا / تو وہ اسطرح ان کو فرماتا
کہ بخلوت ادب خدا کی بات / اولیٰ بندے جنہیں ہے خوشنودات

گل

اسطرح بولتا ہے ابن عمر / کہ اسد جسکا نام ہے خوشتر
کہ چہل سال بوحنیفہ بجا / ہے وضو سے عشا کے صبح پڑھا
اور ہرگز بشب سوتا تھا / یہاں تلک خوف حق سے روتا تھا
کہ اسے سنکے اسکے اہل جوار / کرتے تھے غم سے آہ گریہ و زار

گل

مسعر ابن کدام نیک سیر / زہد و تقویٰ میں جو کہ تھا اشہر

نقل اک اور ہے یوں وہ عالی شان / بوحنیفہ کے میں گیا تھا یہاں
صرف دو وقت اسکے تا بسحر / دیکھوں ترتیب بشام و سحر
صبح کی پڑھ نماز با تقدیس / بیٹھا تھا مسند تدریس
ظہر تک سب طالبان علوم / آکے کرتے تھے اقتباس بہجوم
انکی تعلیم میں ہی دن کامل / ختم ہوتا تھا پھر بسر شاغل
ظہر کے بعد پھر سے تا بہ عشا / ہمہ تن مشغول اسمیں رہتا تھا
درس و ارشاد ہو چکا جب تو / آکے مسجد میں وہ بعد عشا
ذکر میں طاعت و تلاوت میں / ہوتا شاغل بدل بجان و جی

صبح

صبح کی پھر نماز کرکے ادا | جلد مسجد میں بیٹھتا تھا آ
ہوتا تعلیم میں ہی پس شاغل | اس وتیرے پہ تھا سدا عامل
ہیں کیا عہد اپنے تا بہ ممات | رہوں صحبت میں اسکی ہی تا ذات

گل

اور ابن ابی معاذ کہا | مسعر ابن کدام اہل وصف
مسجد بوحنیفہ میں ہی نہیم | ہوا مسجد میں جا بحق تسلیم
مسعر ابن کدام نیک صفات | بولا مسجد میں آیا میں یکرات
پایا میں ایک مرد کو بہ نماز | اور لگا سننے اسکا یہہ آواز
سبع قرآں تلک پڑھا بخضوع | میں نے سمجھا کہ اب کریگا رکوع
پھر کے قرات کیا ہے وہ آغاز | ثلث قرآں تلک پڑھا بہ نیاز
پھر میں سمجھا کہ آئیگا بہ رکوع | پھر کے قرات کیا وہ جلد شروع
نصف قرآن تک پڑھا بہ یقین | بعد اسکے پڑھا ہے تا ثلثین
تب بھی کر کے نہ وہ رکوع کا عزم | ایک رکعت میں ہی کیا ہے ختم
میں کیا جبکہ اسکو استفسار | بوحنیفہ تھا وہ نکو کردار

گل

ابن صحبت سے آئی ہے یہ خبر | کہ یہ چار و بزرگ نیک سیر
ایک رکعت میں ختم قرآنی | کرتے تھے اندر ای گیانی
پہلا عثمان ابن عفان ہی | اور دوسرا تمیم ذیشان ہی
تیسرا ہے سعید ابن جبیر | اور چوتھا ہے بوحنیفہ بخیر

گل

اور کہا ہے یحییٰ ابن نصر
صیغہ و باوہ رہیبہ
ختم قرآن شصت با اکرام
کرتا تھا وا سماہ بہ صیام
اور حفص ابن عبد رحمن ہے
نقل آئی ہے ابن ... وجابر
کہ امام ابو حنیفہ امیر
تا بہ سی سال ہی انکو آئیں
ایک رکعت میں باکمال ادب
ختم قرآن کیا تھا ہر شب

گل

شیخ عطار زبدۂ احرار
تذکرہ میں لکھا ہے کہ یوں یار

کہ

که کہا بو حنیفہ پُر تکریم
میں غنا کے سبب سے اسکی کیا
اسکے کفارہ میں وہیں ناچار
نقل ہے ایک مسئلہ اسیر
ختم قرآن کرتا تھا چالیس

یک تونگر کی ایک دن تعظیم
نادم و شرمسار بعد ہوا
ختم قرآں کیا ہو ایک ہزار
جبکہ ہوتا تھا سخت مشکل تر
اسپہ حق حل وہ کرتا بے ادنیں

گل

اور لایا یہ حمزۂ فایق
جب تھا قیدی بمرض تو ای یار
اور قاسم کہا امام ہمام
کرتا اسکی بجوش ذل تکرار

کہ امام ابو حنیفہ بحق
ختم قرآن کیا ہے سات ہزار
پڑھتا آیت یہ جب اے نیک انجام
صبح صادق تلک بگریہ و زار

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ

بولا ہے ابن زائدہ یک رات
لوگ مسجد سے سب گئے باہر
بو حنیفہؒ کو میرے رہنے سے
کیا آغاز قرائت قرآں
بار بار اسکی کرتا تھا تکرار

میں گذارا عشا امام کے ساتھ
میں ہی مسجد میں رہ گیا آخر
تھی نہیں کچھ خبر سو لیں اسنے
پہنچا آیت پہ جب وہ باشان
صبح صادق تلک بگریہ و زار

وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ

خیابان ہشتم در زہد و ورع و عدم طمع آں ہمام

ہمام رحمۃ اللہ علیہ

در ورع و تقویٰ میں کیا ہوں بیاں
اور بہت تھی ہے اسکی از دیاں
نقل کرتا ہے صاحب ارشاد
یعنی شیخ عبد العزیز قدس نہاد
کہ بتا شخص کی تجارت میں
بو حنیفہ کے تھا شراکت میں
وہ تجارت کے واسطے یکبار
جنس لے مصر کو گیا ای یار
اسکے نزدیک جنس کے تھے تھان
بھیجا ہے بو حنیفہ عالی شان
اور اسکو لکھا ہے اک مکتوب
کہ یہ تھا تو فلاں تھان اک معیوب
مصر میں جب تو اسکو بیچیگا
لینے والے کو عیب اسکا بتا
تھان سب بیچنے اک جو بیچدیا
عیب بتلانے سے اسکا بھول گیا

آیا

آیا کو فیکو جب بشہر اے یار
معذرت کر کے تب وہ یوں بولا
اصل اور نفع اپنا وہ اکرم
سب تصدق کیا فقیروں پہ
شبہ اس مال بیچ آیا جب

بوحنیفہ کیا ہے استغفار
کہ دکھانے وہ عیب میں بھولا
کہ تھا معدود دس ہزار درم
بولا اسطرح تب وہ رہبر
مجھکو حاجت نہیں ہے اسکی اب

گل

شیخ عطار تذکرہ میں لکھا
ایک شاگرد بوحنیفہ کا
آیا گھر اس کے وہ امام ہمام
اور تب دھوپ سخت تھی بسیار
لوگ بیٹھے تھے سایہ میں وہ تمام
لوگ کر جد وکد دیے تکلیف
انکو بولا امام تب ناچار
نفع لینا مجھے نہیں ہے حلال
کیونکہ آئی حدیث حضرت سے
وہ ربا ہے نہیں روا ہرگز

شخص مدیون اک امام کا تھا
کہنے میں اس کے گھر کے پاس ہوا
لوگ میت کے کام میں تھے تمام
تھا وہ مدیون کا سایہ دیوار
دھوپ میں یہی تھا کھڑا تھا امام
کہ بسایہ میں لائیے تشریف
میرا مدیون ہے صاحب دیوار
اسکے دیوار سے ہے ہر اک حال
سنو جو قرض جر نفع کرے
پس یہ سایہ نہیں مجھے جائز

گل

اور اسی تذکرہ میں ہے لکھا
کہیں چوری گیا تھا بالتحقیق

کہ لیجیے امام اک بکرا
اس سبب وہ صاحب تدقیق

سے استغفار
گوسفندوں کے بیچ سے بیکار
گوشت کھایا نہیں سے اسکا شمار
ہر برس روز رہ ہے لگا
سے پوچھا اوپر اسکے
اور تھا استغفار
کہ یہی وہ اے یار
جا کے وہ خدمت
سے عرض کی ور خدمت
شب اور کی رخصت
ہمیشہ کا اسطرح سے
اور تھا حاکم
کہیں اپنے اوپر فتوی ہے
بوحنیفہ کہا وہ تقوی ہے
احتیاط و رسول خدا
مصطفے بلال کو
نہیں لئے
کہ جو تھا

اور حسن ابن قحطبہ یکبار
نقل ہے ایک کیسۂ دینار
حکم منصور سے ای نیک انجام
لایا تھا یہ در جناب امام
وقت کی مصلحت پہ کرکے نگاہ
اسکو بولا امام عالی جاہ
کونے میں اس مکان کے رکھ دے اب
اسکو رکھ دو سے میں گیا وہ تب
اپنے فرزند کو بوقت وفات
یوں وصیت کیا وہ نیک صفات
کہ مرے بعد وقت یہ تھیلی
سوپ دے جلد تو حسن کو ہی
اور کہہ یہ تری امانت ہے
تجھکو پہنچی وہ باسلامت ہے
جو نہ یہ حکم پدر سے پایا
وہ وصیت بسر بجا لایا

گل

کرتا تھا پر ذخیرہ ای آگہ	بہر ازواج قوت یکسالہ (عورات ۱۲)

گل

اور امام محمد ابن حسن	اس کا شاگرد خاص نیکو فن
اپنی لڑکائی میں وہ قدوۂ دین	تھا بہت خوبرو جمیل و حسین
بوحنیفہ سراج اہل ہدا	بار اول ہی اسکو دیکھا تھا
بچشم خود دیکھا ہے اسکو بار دگر	احتیاط اس میں کرتا تھا اکثر
پیچھے پردے کے اسکو بٹھلا کر	درس دیتا تھا وہ صفا مظہر
ریش آئی تلک اسے ناچار	تھا یہی احتیاط لیل و نہار

گل

اور بعضے کتب میں ہے مسطور	تھا خلیفہ جو وقت کا منصور
بوحنیفہ امام نیک اوصاف	اسکا اک امر میں کیا تھا خلاف
اسلئے وہ خلیفہ ہوکے خفا	فتوی دینے سے اسکو روکا تھا
بوحنیفہ انہیں دنوں بکرات	کھانا کھایا ہے اپنی دختر سات
دانت میں کی خلال وہ دختر	ہوا ظاہر ہے تب لہو کا اثر
پوچھی لڑکی کہ ای پدر یہ لہو	بولئے کیا کرے ہے نقض وضو
بولا دختر سے وہ جلیل الذات	اپنے بھائی سے پوچھ تو یہ بات
کیونکہ سلطان وقت میرے تئیں	فتوی دینا کیا ہے منع یقیں
دیکھیے وہ امام نیک شعار	کیا تھا محتاط صادق الاقرار

گل

گل

اور منقول ہے سن اے ہشیار ابوجعفر دوانقی یک بار
بولا اپنے وزیر سے ایسا چاہیئے ایک طاقہ دیبا
عرض و طول اسکا ہو چنانچہ نہیں ڈھونڈھوایا بہت نپایا کہیں
اسکو بولا امام بے ہمہ اس ایک دیبا ہے دیکھ میرے پاس
سنکے مشتاق تر ہوا وہ وزیر پس دکھایا منگا اسے وہ خبیر
تھا جو سلطان وقت کا مطلوب اس سے دیبا یہہ تھا بہت ہی خوب
شاد ہوکر وزیر تب بسیار کیا قیمت ہے اسکے استفسار
اسکو فرمایا یوں امام زمن تھے مرے پاس ایسے ہی دو تھان
نون کو بیچا ہوں ایک ہے باقی پاس میرے رہا ہے دیکھ یہی
ایسی قیمت سی میں خریدا ہوں قیمت اسکی ہے آج تو افزوں
میں خریدا ہے جو قیمت سے اسی قیمت سی بیچتا ہوں تجھے
نہیں لیتا ہوں اس سی کچھ افزود کیونکہ اس بیچنے سو اب مقصود
بسکہ اپنی مراد پاتا ہے نہ مجھے نفع کچھ اٹھانا ہے

خیابان ششم در جود و کرم و سخاوت اعظم آن امام رح

کیا لکھوں اسکے میں سخا کا بیان یہاں عاجز ہے خامہ و زبان
بوحنیفہ امام ذو الاجلال نفقہ دیتا تھا جب اہل و عیال
اسی مقدار سے یقیں خیرات کرتا فقرا پہ بھی وہ نیک صفات
اور بناتا تھا جب لباس نیا دیتا علما کو تھا لباس ویسا
اور جب بیٹھتا تھا سفرے پہ پھر اکل طعام وہ رتبہ

پیش کرتا طعام حسب مقدار
دیتا محتاج کو بھی اس مقدار

گل

بعض ان میں سے کہا ایک ایسے
کہ امام ابو حنیفہ بیقین
نفع اپنی سبھی تجارت کا
رکھتا تھا جمع کر جدا یکجا
اور لیا اس سے بھی خرید ا[illegible]
دیتا علما شیوخ و فقرا کو
بولتا ان کو کیجیے شکر خدا
کہ وہی اتم کو یہہ کیا ہے عطا
مال سے میرے سمجھ خدا کی قسم
نہیں تمکو دیا ہوں نہیں سے درم
اور یہہ عادت بھی اسکی تھا مستمر
بیٹھتا اس کے پاس کوئی آکر
کرتا

کرتا دریافت حال وہ اس کا
اور کرتا تھا حاجت اسکی روا

شخص اک اسکے پاس آبیٹھا
تن پہ اسکے لباس کہنہ تھا

لوگ مجلس سے جبکہ سارے اٹھے
مہربانی سے یوں کہا ہے اسے

اس کے اٹھنے کو اب اٹھا تو ہم
اسکے نیچے ہیں لے ہزار درم

اسکے اصلاح حال کر اپنا
اور کر شکر حق صباح و مسا

نقشہ دلکشا

اور اسی تذکرہ میں ہی بھائی
دیکھ یہ تفصیل معتبر آئی

بوحنیفہ امام اہل کمال
قصد عزلت کیا ہے اول حال

صوف کا ہی لباس پہر لیا
اور منھ اپنا خلق سے پھیرا

اور لایا طرف خدا کے رجوع
باکمال خضوع اور خشوع

تب وہ اک رات اپنے خواب اندر
دیکھا اقدس جمال پیغمبر

اسکو فرمایا یوں رسول خدا
کہ تجھے اسلئے کئے پیدا

کہ جلاوے مری سنن کو تو
اور کرے خوب منتشر اسکو

پس نہ کر قصد اب عزلت کا
عزم کیجیے رواج سنت کا

حکایت

یوسف ابن زرین فرح سے
بوحنیفہ سے نقل کرتا ہے

کہ دیا یوں خبر امام ہمام
دیکھا میں ایک رات یوں بمنام

استخوان شریف حضرت کے
جمع کرتا ہوں اسکی تربت سے

بعض کو بعض سے ایک انتخاب
کرتا ہوں اختیار میں بہ یقین

اسکی ہیبت سے ہو گیا بیدار
مضطرب اور حزیں ہوا بسیار

اک صحابی سے یہ بی کر تقریر
پوچھا اس نے خواب کی تعبیر
وہ کہا تو بعلم پیغمبر
اور بحفظ حدیث آں سرور
ایسے رتبے پہ جہان میں پہنچیگا
کہ تو معروف ایسمیں ہو ویگا
کہ ہے اصلی یہ ہوا صحیح ز سقیم
حق کی خاطر دیوے گا یہ نشان عظیم

بعضے بعض حضرت کے استخوان مبارک
سو امام جو جمع کرے صحابی رد
ایسکی تفسیر یوں کئے تم افادہ
سو جمع کریں گے اور ایسمیں صحیح
کو سقیم سے جدا کر بتلاویں گے
سبحان اللہ امام سے ایسا ہی
کام وقوع میں آیا ۱۲

فائدہ جلیلہ

الغرض حکم ترک عزلت کا / جب شہ انبیا سے اسکو ہوا

حسب فرمان واجب الاذعان / ترک عزلت کیا ہے تب لقمان

قیمتی پر نہ بھیر نا تھا لباس / صوف ہی پہرنا تھا ہو سو اس

اسپہ صوفی کا تھا ظاہر اطلاق / ہوا اس سے تھی شہرۂ آفاق

اور حقیقی صفات صوفی کے / سب کے سب اسکی ذات میں تھے بھر

اسلیئے ہی کہا ہے شیخ شرف / قدس اللہ سرہ الاشرف

اود ر اسلام صوفی و صافی / در شریعت وفی وہم وافی

شرح اس بیت کی اے بانہ عتیق / کچہ میں لکھتا ہوں دیکہہ با تحقیق

جو شریعت کے ہیں شیوخ کبار / کہتے ہیں طایفے ہیں دو ای یار

اہل تلوین انمیں ہیں اول / اہل تمکین دوسرے اکمل

صوفی کہتے ہیں اہل تلوین کو / صافی کہتے ہیں اہل تمکین کو

وہی سالک ہے صاحب تلوین / دل نہ یکسا ہو وے ہوا سکا یقین

ہو کبہو قبض اسکو بسط کبہو / گاہ ہو صحو گاہ سکر اس کو

اسکو اسمیں نہ اختیار رہے / اک تیرہ نہ پر قرار رہے

اور وہ سالک ہے صاحب تمکین / صاحب کشف و ذوق قرب یقین

ہووے کشف حقیقت اسکو دوام / موطن قرب میں ہو با آرام

قلب ہو اس کا مطمئن ہر حال / اسکو نا ہو تغیر احوال

ہو بصیرت سے اس کے رفع حجاب / کرے قطع وسایط و اسباب

اور اسے ممکنات سے کوئی چیز / نا ہو مانع شہود سے ای عزیز

اور کرو کی اشتغال اے مشغول
سے کشتیں مشغول
بار ہے حق کے اسکو ذکر کی کام
یعنی سبب سے نہ اسکو ہے آرام
حضور و شہود رب فیک
خلق کے اختلاط نا پید ہل
سے ہی انبساط ہل
اور کچہ حق سے صفت طرف و مہری
اس صفت سے وہ نقل بہی
کہ جب سے ہر ہے سے سیت
انقیاد وجود سے بجلیت
ہو وہ صافی اے تفہ یسلہ
ہے ابن الوقت طائفہ و سر
اور ابو الوقت طائفہ
اس شیخ شرف الدین
عارف باللہ کہا ہے یقین
صوفی و صافی جو کہا ہے اسکی مراد
جان اس سے ہی ہے سہ نہاد
بو حنیفہ امام قدس سرہ

گذرا تھا از مراتب تلوین / پہنچا تھا بر مدارج تمکین

وہ مقامات میں ہے سب افضل / ہے مراتب میں سب سے وہ اکمل

اور صوفی کی معنی یہ ہی کہو / بعضے کرتے ہیں ذکر صافی کو

کہتے ہیں اسلئے ہی کوی رتبہ / نہیں رتبے سے صوفی کے علا

بس تواب جان لے بریں تقدیر / لفظ صافی ہے صوفی کا تفسیر

ہو سکے یہہ بہی ای نکو آئین / ہے وہ تمکین میں صاحب تلوین

جو نکہ وہ قطب اہل حق و یقین / نقشبند یقین بہاؤ الدین

پیشوائے طریقۂ اشہر / قدس اللہ سرہ الانوار

بولتا ہے کہ صاحب تمکین / پاوے احوال میں کبھی تلوین

پر بہی فرق ہے وہ شام و سحر / اپنے احوال باطنی اور یہ

ہووے غالب بغیر شبہ و گماں / اپنے احوال کر سکے پنہاں

یا یہ مقصود ہے کہ ور تلوین / اسکو حاصل ہے رتبۂ تمکین

رہنمائے رہ خدا طلبی / قطب آفاق محی دین عربی

بولا اکثر شیوخ فرخ پے / کہے تلوین مقام ناقص ہے

جانئے تم وے ہمارے پاس / وہ مقام شریف ہو سو اس

سب مقامات میں بغیر خلل / ہے بہ تحقیق افضل و اجمل

اسمیں بند کیا بس وہی ہے حال / کہ اس آیت میں جو کہا متعال

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ

خیابان دہم دربیان حلم و تواضع و دیگر فضائل آن امام

شیخ داؤد طائی نیک شعار / مدت تین سال تک ای یار

تھا مدار علم بو حنیفہ کا / علم دین اس جناب سے سیکھا

علم اسکا ہے سبب تمام ہوا / خلق کا مقتدا امام ہوا

بو حنیفہ سے یوں ہوا سائل / کہ میں کسی شغل میں رہوں شاغل

وہ کہا تو عمل میں باندھ کمر / اور کر قہر نفس شام و سحر

عالم بے عمل بہ ہر دو جہاں / ہے سمجھ مثل قالب بے جاں

قہر نفسی جہاد اکبر ہے / قتل کفرہ جہاد اصغر ہے

پھر اخبر سے جب رسول اللہ / اپنے یاروں کو یوں کیا آگاہ

کے رجعت جہاد اصغر سے / ہم طرف اب جہاد اکبر کے

حکایت

حکایت

در مصنف حیوۃ حیوان کا
ابوالعباس سے ہے نقل کیا
اکدن بوحنیفہ صاحب راز
ستا اک زن کو رونیکا آواز
کہ غصے سے مارتا تھا اسکا مرد
سُن کے بولا ای عصر کا وہ فرد
مرد ماجور اس کا ہوویگا
اجر صدقے کا حق سے لیویگا
اسکے یاروں نے پوچھا ای استاد
کیوں ملے اجر کیجیے ارشاد
بولا نعمان کہا ہے خیر ورا
کہ ہے تادیبہ جاہلیں صدقہ

حکایت

روضہ فائق اندر ای بھائی
یہہ حکایت ہے دیکھہ تو آئی
دیکھتا تھا کسی گنہ کو وہ جب
سرخ ہوتے تھے اسکی آنکھیں تب
منقبض اسکی ہوتی تھی گردن
مضطرب ہوتا تھا بسر و علن
دفع کرتا تھا اسکو باسرعت
گرچہ ہوا ہے رنج اور زحمت
لایا تشریف ایکدن باہر
دیکھا ہے ایک شخص کو ظاہر
کہ مزامیر وہ بجاتا تھا
اور علانیہ راگ گاتا تھا
منع کرنے لگا اسے وہ امام
اسکو ناجان کر وہ بد انجام
رنج و ایذا دیا امام کتیں
قدوہ مجمع انام کے تیں
باوجود اسکے وہ نہیں چھوڑا
سب مزامیر اسکے ہی توڑا
آیا جب اپنے گھر وہ نیک شعار
دو مہینے تلک رہا بیمار
اسی فاسق کے رنج و زحمت سے
اسی نادان کی مصیبت سے

حکایت

وہ جو تھا امام
شب کو نیند میں گزرتا کام
رہتا تھا ایک شخص ہمسایا تھا
صبح تا شام [illegible] پیتا تھا
شب شراب پیتا تھا
روز اور شب سر کو وہ
ان شعروں کو پڑھا [illegible]
حال شعر کا بس یہ تکرار
کرتا ہیں شعر اضاعوا
اضاعونی وای فتی اضاعوا
لیوم کریہۃ وسداد ثغر

جس نیک صفات
وہ امام ہمام نیک ذات
اسکا آواز سنتا تھا ہر رات
رہتا مشغول خود عبادت میں
ذکر و فکر و دعا تلاوت میں
[illegible] محتسب کے وہ
ہاتھہ میں [illegible] قید کیا
اسکو لیا وہ [illegible]
شب کو آواز نہ [illegible]
جب [illegible] موقوف [illegible]

ابوحنیفہ

بوحنیفہ کیا ہے استفسار / بولے احوال اس کا اہل جوار
اپنے استر پہ وہ چڑھا ہی تبھی / پاس حاکم کے وہ گیا ہے تبھی
جبکہ حاکم امام کو دیکھا / سر مسند پہ لا کے بٹھلایا
کر بہت اسکی عزت و حرمت / پوچھا فرما ہے کیا تری حاجت
بولا اک کفش دوز بے مایہ / میرا اس شہر میں ہے ہمسایہ
شحنہ رکھا ہے قید کر کے اُسے / اے امیر اسکو اب رہائی دے
حاکم شہر سنتے ہی یہ بات / قید سے اسکے تئیں دیا ہے نجات
اور سپاہی تھے جتنے لوگ اس شب / بھی رہائی دیا ہے انکو سب
آیا ہے جب امام اپنے گھر / کفش گر آ ملا ہے ہو خوشتر
شکر احسان بہت بجا لایا / کام سے جلد اپنے توبہ کیا

حکایت

در جوار امام اہل صفا / نقل ہے اک یہودی رہتا تھا
اسکے بیت الخلا سے اک میزاب / گھر طرف تھا امام کے در باب
اس سے آب نجس ہمیشہ عیاں / گھر طرف اس امام کے تھا رواں
اور وہ آب نجس کے نالے پر / دیا اس امام کا تھا گذر
اسلیئے وہ امام نیک نصاب / ایک وند نزد آں میزاب
رکھتا تھا اسمیں جبکہ وہ پانی / جمع ہوتا ہمیشہ لے گیانی
دست اطہر سے اپنے وہ فاخر / اسکو لیجا کے ڈالتا باہر
وہ یہودی یہ ایکدن دیکھا / حال اسکا امام سے پوچھا
کہا اسکو تو گر نہ کرتا سوال / میں نہ کہتا کبھو حقیقت حال

پس کہا اسکو یہ نجس تر آب
آتا ہے تیرے گھر سے ہی در باب
اسکے دیکھا ہے سے وہ یہودی تبھی
کہ وہ پانی ہے اپنے گھر کا ہی
پس بہت اس سے شرمسار ہوا
معذرت کر بہت یہ کہنے لگا
اس سے آگے مجھے نہ یک بیسر
کیوں نہیں تو مجھے دیا ہے خبر
بولا اشراف نے یہ میرا حق
جبکہ ثابت نہیں ہے پر مطلق
وہ اٹھائے بجز نہ تھا چارا
کچھ نہ دیکھا مرز میں اسکے سوا
پس یہودی وہ بیقرار ہوا
درد و حسرت سے زار زار ہوا
بولا کیا پاک ہی بہت را دین
لیا معتقد میں ہی اسکے یہ آئین

غیر دیں کا بھی رہے جس میں ذرا | بالضرورت یقیں نہیں ہے روا
میں بھی کرتا ہوں قبول اُس دیں | کلمہ طیبہ پڑھا ہے وہیں

حکایت

اور ذا ابن کمیت مرد رشید | جو موذن تھا نام اس کا سعید
نقل ہے بو حنیفہؒ عالی شان | رہتا تھا خوف حق سے گریاں
کہتے ہیں ایک شب امام خیار | پیشوائے ائمۂ اطہار
زین عُبّاد اہل بیت رسولؐ | گوہر معدن علیؓ و بتولؓ
نام جس کا علی ہے ابن حسین | رضی اللہ عنہ فی الکونین
در نماز عشا وہ ذوالاجلال | پڑھا قرآں سے سورۂ زلزال
بوحنیفہ تھا مقتدی بہ نیاز | باخضوع و خشوع اہل نیاز
بافراغت نماز سے وہ جب | گئے مسجد سے لوگ باہر سب
وہیں بیٹھا تھا بوحنیفہ عزیز | آہ کرتا تھا درد سے غمگیں
میں تصور کیا کہ یہہ مقبول | میرے رہنے سے تا نہو مشغول
باہر آیا وہیں مگر کچھ ڈھیل | اور بجھا یا نہیں ہو تمیں قندیل
صبح کو جبکہ اپنی عادت پہ | گیا مسجد میں جا کے میں نے نظر
بوحنیفہ کھڑا ہی تھا اس جا | اور داڑھی کو اپنی پکڑا تھا
اور تھا اشکبار زار زار | اور یہہ فقرے کی کرتا تھا تکرار

يَا مَنْ يَجْزِي بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرٍ خَيْرًا وَيَا مَنْ يَجْزِي بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ شَرٍّ شَرًّا أَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُ مِنْهَا مِنَ السُّوْءِ وَأَدْخِلْهُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِكَ

باب یازدہم

بوحنیفہ کو وہ بہت چاہا | کہ مقرر ہو قاضی کوفے کا
بوحنیفہ کیا بہت انکار | اور قبولا نہیں اسے زنہار
وہ شقی آخر اس عداوت سے | باطنی خبث اور شقاوت سے
اس امام ہمام کو ہر دن | مارتا تازیانے دس دس گن
تا کرے منصب قضا کو قبول | حکم کو اپنے وہ کرے نہ عدول
بوحنیفہ امام اہل ہدا | رنج دس روز تک بہت کھینچا
نہیں ہرگز قبولا اسکی بات | وہ شقی تب اٹھایا اس سے ہات

حکایت

اور بعضے کتب میں ہے منقول | کہ قضا جب نہیں کیا وہ قبول
تب وہ مردود ہو بہت برہم | اپنی مجلس میں کھایا ہے یہ قسم
بوحنیفہ کو آج قید کروں | تازیانے سے سر اوپر ماروں
پس وہ بدکار آہ یوں ہی کیا | سر دُرو اس جناب کا سوجھا
وہ کہا ضرب تازیانہ سے مجھے | سہل و آسان ہے گزند آتش سے
اور کرتا ہے نقل اسمٰعیل | ابن حماد بن امام جلیل
یعنے پوتا امام اعظم کا | گل سر سبد باغ اکرم کا
ایکدن اپنے پدر کے ہمراہ | میں چلا تھا کہو فدای آگاہ
سے کناسہ جو اک جگہ مشہور | جب ہمارا وہاں ہوا ہے عبور
آہ والد مرا وہاں حماد | لگا رونے بہت ہی ہو ناشاد
میں کیا عرض ای گرامی شاں | کہا سبب تب یہاں ہو اگریاں
وہ کہا آہ ای مرے لڑکے | اس جگہ میں ہی باپ کو میرے

مارا ابن ہبیرہ تھا وہی دن
پیچھے پیچھے تازیانے دس دس گن
گرچہ وہ اسکو بس ہلاک کیا
پر قضا وہ نہیں قبول کیا

حکایت

اور لکھا ہے شیخ دین عطار
تذکرہ میں یہ ذکر دل افگار
کہ امام ہمام کا استاد
جو تھا شعبی امام اہل رشاد
قاضی عصر تھا وہ شیخ کبیر
اور علما میں تھا وہ فرد شہیر
جب تھا حاکم دوانقی مقصود
کئے پیچھے غلام کو مجھضود
کچھ زمیں طلب کو ...
اور بعضوں پہ کچھ وہ تعدی کیا

ایک سرہنگ کو وہ حکم کیا — کہ وثیقہ زمین کا لکھوا
تا غلاموں کو وہ سند ہووے — اٹھا سرہنگ حکم یہ سنکے
قاضی شعبی کو جلد بلوایا — اور گئے عالموں کو جمع کیا
پھر وثیقہ زمیں کا لکھوایا — شاہدی ان کی اسپہ ڈلوایا
بعد ازاں وہ وثیقۂ مسطور — بوحنیفہ کے پاس لا بضرور
بولا منصور کا ہے حکم تجھے — کہ گواہی تو اپنی اسپہ لکھے
اس سے پوچھا ہے بوحنیفہ تب — بولا منصور تو کہاں ہے اب
بولا اپنے مکاں میں ہے وہ امیر — اسکو فرمایا وہ امام شہیر
کہ یہاں خود ہی آوے اب منصور — یا بلاوے مجھے وہ اپنے حضور
تا شہادت صحیح ہووے بجا — تب وہ سرہنگ تلخ ہوکے کہا
قاضی شہر و عالمان دگر — بے تردد گواہی اپنی لکھے
پس تو کرتا ہے کسلئے انکار — تب یہہ آیت کیا ہے وہ ارشاد

ع لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

سنا منصور یہہ خبر ہے جب — وہیں شعبی کو بس کیا ہے طلب
پوچھا اسکو کہ کیجئے اظہار — کیا گواہی میں شرط ہے دیدار
وہ کہا ہاں کہ شرط ہے رویت — پوچھا منصور اسکو باسرعت
بولا مجکو تو کب مجھے دیکھا — کہ شہادت تو اپنی اسپہ لکھا
بولا بیشبہ میں یقیں سمجھا — یہہ نہ ہوویگا تیرے حکم سوا
اور تجھ کو نہ کر سکا ہوں طلب — اسکو منصور یوں کہا کہ تب
عذر تیرا نہیں ہے یہ مقبول — ہے قضاوت سے آج تو معزول
پس کیا مشورت وہ ناہنجار — کون ہے بو تو لایق اس کار

سب کہی جا کر شخص میں لایق
سب نے کہ کوئی نہیں فایق
پانچواں نہ تھا انکو انجام
بوحنیفہ و شریک ابن کدام
اور سفیان و مسعر بدکام
پس بلایا انہیں کو وہ بدکام
گئے یہ چار و فاضلان کبار
راہ میں یار نے بوحنیفہ کہا
میں سکھاتا ہوں تمکو سب حیلہ
کر کہیں اسطرح بھلائی ہے
اس بلا سے ہمیں رہائی ہے
بھاگ گئے سفیان ثوری کر اقدام
ہو کے دیوانہ مسعر ابن کدام
میں بھی کرتا ہوں حیلہ یا تدبیر
شریک ہوویگا قاضی جا کر خیر
بھاگا میں وہ سے وہیں سفیان
اور شریک ہی میں جا ہوا انہیں

اور بولا مجھے چھپاؤ اب
کرتے ہیں آ وہ میرے سر کو طلب

وہ کیا اس حدیث کی تاویل
جو کہا ہے رسول رب جلیل

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

جو قاضی بنا سو تحقیق ذبح کئے گیا بغیر ہتھیار کے ۱۲ منہ

اسکو ملاح کر دیا مستور
ملے وہ تینوں جا کے از منصور

بو حنیفہ کو پہلے وہ بولا
کہ تو کر اب قبول امر قضا

بو حنیفہ کہا ہے اسکو تب
میں نہیں ہوں نقیب زمرۂ عرب

حکم میرا عرب نہ مانیں گے
اہل عزت نہ مجھ کو جانیں گے

اور لیاقت یہ کام کی بھی نہیں
فی الحقیقت مجھے تو کچھ بھی نہیں

بولا منصور یہ نہیں کچھ نام
متعلق نہیں نسب سے یہ کام

بلکہ ہے علم و فضل پر موقوف
تو ہے علم و فضل میں معروف

وہ کہا میں لیاقت اس کار
نہیں رکھتا ہوں واللہ زنہار

جانے صادق اگر مجھے تو ضرور
رکھتے ہیں کام سے مجھے معذور

جانے کاذب تو کاذب کو بھلا
نہیں لائق ہے امر قضا

سنکے منصور یہ ہوا مبہوت
اور بولا جواب کرکے سکوت

مسخرہ اس کا نام اسی دانا
ہو گیا جب ... وہ بولا

اور منصور کا پکڑ کر ہات
لگا کہنے یہ بات اسکے ساتھ

تیرے اہل و عیال کا احوال
بول تیرے اب ہے کیسا حال

سمجھا منصور نے ہی اسکو جنون
اپنے دربار سے کیا بیرون

وہ یہہ حیلے سے رستگار ہوا
شاغل شغل کردگار ہوا

بعد حاکم ابن کثیر بولا
کہ تو اب کر قبول امر قضا

بولا سو داوی ہوں میں بیمار
اور ضعیف دماغ سے بیمار

پس وہ اسکو کیا ہے حکم روا
اور مسلط کیا بامر قضا

بو حنیفہ امام اعظم نے
اس سے تنہا ہی چھوڑا ہمدم سے

حکایت

تذکرے میں لکھا ہے شیخ کے
یہہ حکایت جو ہیں دل سینے

ابو جعفر دوانقی بد فن
بو حنیفہ کا تھا بڑا دشمن

کہتا تھا کر قبول امر قضا
پر قبول اسکو وہ نہ کرتا تھا

بو جعفر سے کوئی کیا تقریر
کہ جو تیر اور زہر سے ای امیر

واسطے

واسطے درس علم دیں کے سدا — ہے ملازم امام اعظمؒ کا

ابوجعفر اُسے عتاب کیا — اور اس طرح سے خطاب کیا

جامع علم و حلم و زہد و سخا — جو ہے باشجاعت و تقوی

صحبت اسکی کی در صباح و مسا — کیسے اختیار تو نہ کیا

وہ کہا بوحنیفہ با انصاف — متصف ہے بہت اوصاف

ایک صفت اسکی پر شجاعت ہے — بولتا ہوں اگر اجازت ہے

ابوجعفر اُسے دیا فرمان — تب لگا بے وزیر کہنے بیان

بوحنیفہ کے ساتھ ہم اگر در — پڑھ رہے تھے نماز ہی فی الدار

سقف مسجد سے تب گرا اک مار — توڑ کر رکعت ہوئے ہیں لوگ فرار

نعل کو نے بوحنیفہ اٹھا — ایک ہی ضرب مار کو مارا

ایک ہی مار اسکا کھا کر مار — سست چلنے سے ہو گیا لاچار

ہوا فارغ نماز سے جس آن — مار کر مار کو کیا بے جان

ابوجعفر یہ سن ہوا مبہوت — کچھ نہ اسکو کہا کیا ہے سکوت

کہتے ہیں سانپ تھا بڑا آتنا — مَن شرعی سے نوزدہ من تھا

حکایت

در عیون المجالس کے مقبول — سن لی نصرت بیہقی منقول

ایک عورت کو وہ ابوجعفر — کہ بچانے دیا امام سکھلا کر

کر تو اب جا کے پیش کر بیچو — جا کے کی وہ سوال اس مقبول

نعم بیا ہد بعثا فی سبیل اللہ — مرد میرا سو مر گیا ناگاہ

سپ ہے اسکی اک سواری کا — کام آتا تھا جنگ میں جو سدا

وہ وصیت یہ کر گیا ہے کہ سپ میرے بعد میرے
سپ مصرف حج یا جہاد میں دے
تب امام نے یہ سن کر کہا تو جلد جا اُس کا
مستحق جو ہے خلافت کا
سن کی وہ عورت اسی امام
اُسکا کہا پس اُن امام ہمام
تب کہا اسکو یقین الحق
جو خلافت کے ہے لائق
جعفر صادق امام سچی
اب وہ اسپ اسکو دے کہ مجھے
کیونکہ ہے سزاوار یہی کہا ہے
جو کوئی لائق خلافت ہے
کہتیں اسپ یہ مرا دینے
نہ بولا کس وہ خلیفہ کو
با خلیفہ کو اسپ دے کیونکہ
وہ عورت نہیں ہے
جب صحابہ نہیں فرماتے

که یه زن مکر اور فریب سے ہی
بولا اپنے پسر کو جلد امام
که بلا لا تو جا وہ زن کو ابھی
خالی آیا ہے آه جب حماد
ابوجعفر مجھے بلاتا ہے
قتل میں میرے شک نہیں ہے اب
پس وہ زن کو خلیفه باوسواس
پوچھی ان سے وہی وہ جا کے شتاب
ابوجعفر نے یہ سنا ہے جب
جب گیا بوحنیفہ فاخر
بوحنیفہ سے پوچھا بوجعفر
کیا وصیت میں کی ترے سوال
بولا پوچھی گھر سے وہ آکر
تا لکھے وصیت شوہر
میں کہا مستحق خلافت کا
ہے بلا شبہ جعفر صادق
که وہ اولاد مصطفیٰ سے ہے
علم و تقویٰ میں بے نظیر ہے وہ
ذات میں تیرے یہ نہیں اوصاف
ابوجعفر یہ سنکے خوب بقال
وہی دو نوشتے ہیں اسکو جواب

آ کے میرے سے یوں سوال ہی کی
که تھا حماد اس پسر کا نام
جا کے ڈھونڈا بہت وہ پر نہ ملی
بوحنیفه اُسے کیا ارشاد
ابھی اس کا پیام آتا ہے
پس وصیت لکھا پسر کو تب
بھیجا ہے مالک و عطا کے پاس
دہی ہر دو نے ہیں اسکو جواب
کیا تینو امام کو بھی طلب
تھے وہاں مالک و عطا حاضر
که ترے پاس ایک زن آکر
کیا دیا تو جواب کہہ فی الحال
ہے خلافت کے کون لائق تر
دیوں سب اسکا اسکو لیجا کر
اور والی یقیں امامت کے
ہے سند میرے قول پر واثق
نسب پاک مرتضیٰ سے ہے
نیک و صاف میں شہیر ہے وہ
میں یہ کہتا ہوں از رہ انصاف
پھر کیا مالک عطا سے سوال
بوحنیفه جو کہدیا بصواب

پس وہ بولی زن یہ با حیرت
ان تینوں کیتی دیا رخصت
اسی سبب سے ہی وہ بستر و علن
بوحنیفہ کا ہو گیا دشمن
حیلہ اک ڈھونڈتا تھا وہ بیباک
تا کرے اس امام دیں کو ہلاک
ایک مدت کے بعد اسکو بلا
بولا کیجے قبول امر قضا
وہ کہا یہ بلند خدمت ہے
مجھکو اسکی نہیں لیاقت ہے
وہ کہا تو ہی اسکو لائق ہے
نہیں تجھ سے کوئی فائق ہے
بولا گر میں ہوں قول میں صادق
تو قضا کے یقیں نہیں لائق
اگر قول جھوٹھ میں کہا ہوگا
نہیں جھوٹے کو لائق امر قضا

ابوجعفر

ابوجعفر ہو سخت تر برہم
اور ہر روز تازیانے دس
آہ یک صد ہوئے ہیں لیوجب
وہ امام زماں شہید ہوا
بعد اکیس روز وہ بدکار
حالت زشت سے ہوا ہے ہلاک
رحمت حق امام پہ ہو نزول
سال مولد ابوحنیفہؒ کا
روز شنبہ چہارم شعبان
سن ہجری تھا یکصد پنجاہ
ہے یہ بغداد روضۂ اکرم
نقل کرتا ہے صاحب تہذیب
کثرت ازدہام سے پنج بار
اور حماد یعنے اسکا پسر
اور قاضی حسن بن عمار

کردیا قید اسکے بیتِ اسدم
مارنے اسکو بولا وہ ناکس
زہر اسکو دیا ہے وہ دون تب
قاتلش ثانی یزید ہوا
آکلہ کے مرض سے ہو بیمار
اس ستمگر سے یہہ جہاں ہوئی پاک
اسکا قاتل ہو نار میں مخذول
سر علماء ہے یا سر فقہاء
یا رجب میں کیا ہے رحلت جان
سال اس کا ۱۵۰ علی ای آگاہ
قدس اللہ سرہ الاعظم
کہ پس از نقل آن امام مصیب
بر جنازہ پڑھے نماز ای یار
سب کے آخر پڑھا نماز آکر
غسل اسکو دیا یہ جمع کبار

واقعہ

بولے یہ پیغمبر نے یقین سے بیان
خبر ہے پیغمبر نے یقین سے بیان
نبیر اگر ابح لعد بیان

واقعہ

رب سالم الصلف کہا یہ بات
سنا جب ابوحنیفہ وفات
اور مدفون ہوا وہ قدوۂ دین
مقبرے بیچ خبر آئی یقین
بہ صوت بلند ہر ایک سے
سنا تھا شعر یقین از غیب

ذهب الفقه فلا فقه لكم
فاتقوا الله وكونوا خلفا
مات نعمان فمن هذا الذي
يحيي الليل إذا ما سجفا

واقعہ

خاتمہ در منامات مبشرہ واقعات مطہرہ کہ پس از وفات آن امام ہمام از مشائخ کرام مرویست

شیخ عبد الحمید اہل صواب
آسماں سے گرا ستارہ ایک
پھر ستارہ گرا دگر ای ہمام

بولا یکرات میں یہ دیکھا خواب
بولے یہہ ہے ابو حنیفہ نیک
بولے اسکو یہہ مسعر ابن کدام

جعفر ابن حسن کیا یہ کلام / کہ میں دیکھا امام کو بمنام
پوچھا میں کیا کیا تیرے سے خدا / وہ کہا ہے خدا مجھے بخشا

واقعہ

اور نوفل کہا کہ ای خوش نسب / کر کیا نقل بوحنیفہ جب
میں نے یک رات خواب میں دیکھا / کہ قیامت کا روز ہے آیا
اور خلائق ہو صف حسنات / تھے کھڑے صف بصف ادب کے سات
رونق افروز تھے رسول خدا / سرور انبیا شفیع ورا
روبرو اسکے تھے شیوخ کبار / اور تھے سو کے یمین و یسار
بوحنیفہ تھا روبرو با ادب / میں کیا جاکے اس سے آپ طلب
وہ کہا عرض کر تو حضرت سے / تا اجازت سے سرفراز کرے
میں کیا مصطفےؐ سے عرض جناب / سنہ کیا حکم کر اسے سیراب
جام وہ ایک مجکو بخشا تب / میں پیا اور میرے یار اسب
قدح پانی کا کچہ وہ کم نہ ہوا / بوحنیفہ سے میں سوال کیا
کون ہیں شاہ کے یمین و یسار / بوحنیفہ کیا ہے سب اظہار
یہ براہیم ہے سو کے یمین / اور صدیق دست چپ ہے یقین
یوں ہی ہر ایک کو پوچھتا تھا شتاب / اور دیتا تھا بوحنیفہ جواب
کرتا تھا انگلیوں بیچ میں تعداد / ہنستا کرتا شمار تا ہفتاد
ہوا بیدار میں در پی ثنا / عقد ہفتاد انگلی اوپر تھا

واقعہ

کشف محجوب میں ای مقبول / یحیی ابن معاذ سے منقول
کہ میں دیکھا رسولؐ کو در خواب / اور کیا عرض سے الٰہی جناب
کیجے ارشاد ای پیمبر اب / کہاں تجکو طلب کروں میں اب
کیا ارشاد کہ ڈہونڈ مجھے / علم کے پاس ابو حنیفہؒ کے

واقعہ

زبدۂ اولیا کی عالی شان / گنج عرفان علی بن عثمان
کشف محجوب جسکی تصنیف / اور کیا ہے بہت کتب تالیف
یوں لکہا ہے کہ شام میں یکبار / بیت ... موذن بلال یار

سو یا تھا ایک شب سعادت یاب
دیکھا کئے ہیں آپ کو در خواب
آیا ایسے میں حق کا پیغمبر
بنی شیبہ کے باب سے اندر
اور اک پیر مرد کو بکرم
گود میں اپنے ہی لیا اسدم
جو نکہ اطفال خرد سال کیتیں
جوش الطاف سے اٹھاتے ہیں
دوڑ کر ہیں تب اسکے پاس گیا
پائے اشرف پہ اسکے بوسہ دیا
او رتعجب میں ہیں پڑا بس تب
کون یہ پیر مرد ہے یا رب
شاہ کونین از رہ اعجاز
جلد پہچان میرے دل کا راز
مجھ کو بولا ہے یہ ترا ہی امام
تیرا اہل دیار با اکرام
یعنی ہے بوحنیفہ قدوۂ دیں
بحر کشف و شہود و شوق یقین
یہاں مصنف کہا ہی لوئی سعید
مجھ کو اس خواب سے قوی ہے امید
کہ تھا نعمان امام ربانی
اپنے اوصاف طبع سے فانی
اور باحکام شرع تھا قائم
اور باقی تھا اسکے ساتھ ہر دم
کیونکہ لیجانیوالا یہ اسکا
ہے شہ انبیا رسول خدا
اور سمجھ گر وہ آپ ہی جاتا
بسر باقی الصفت رہتا
جو کہ ہے باقی الصفت ابی لبیب
گاہ وہ مخطی گاہ ہووے مصیب
ہنیں گنجائش خطا ہے یہاں
خوب ہے رمز لطیف یہ پہچاں

گلشن دوم منقسم بر شش خیابان

خیابان اول در ولادت و ابتدا و اشتغال و مقدار عمر شریف و تاریخ رحلت آن عالی مرتبت

منقبت شفیع امم
پیرو رسول عرب و عجم
جان فدای مصطفوی
بحر علم حدیث نبوی
مہر اوج شریعت سرور
ساکن دار ہجرت پیغمبر
ذی جوار مزار پیغمبر
ملک فقہ و حدیث کا مالک
قرب مولا کی راہ کا سالک
مالک ابن انس ہے با صفوت
ابو عبد اللہ اسکی ہے کنیت
شیخ عبد اللہ یافعی اکرم
اپنے طبقات میں کہے ہے رقم

گلشن دوم

در مناقب امام اکرم و مجتہد افخم امام دار الہجرت مقتدائے اہل حضرت سراپا متبع سنت سید المرسلین رونق اسلام و مسلمین منبع علوم قدس مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

نو د او پر تھا سال جب چوتھا
قول دوسرا ہے در سن نود
جیا نو د برس وہ نیکو چال
صد و ہفتاد پر تھا نواں سال

مالک ابن انس ہوا پیدا
ہوا پیدا وہ قدوۂ امجد
رہا ماں کے شکم میں تا سہ سال
تب ہوا اس امام دیں کا وصال

گلدستۂ عجیبہ

تھا محمد پسر جو عجلان کا
اور ہرم بن سنان بھی آیا
بولا مالک امام دیں پر در
پاس گھر کے ہمارے رہتی تھی
حمل ہر ایک چار سال رہا

حمل اس کا بھی چار سال رہا
رہا ماں کے شکم میں سال چہار
ابن عجلان کی جو تھی مادر
حاملہ زن وہ تین بار ہوئی
ہے معارف میں دیکھ یونہی لکھا

غنچہ در بیان اساتذۂ کرام و شیوخ حدیث آں امام عالیمقام

اور جو مالک کے تھے شیخ کرام
اک براہیم ہے بن عتبہ
اور ابن حکم تھا شیخ جلیل
جعفر صادق امام ہمام
اور نافع ملیک ورع و تقا
دختر سعد بن ابی وقاص
تھے شیوخ کبار سے ای یار

اوستاد حدیث اسکے تمام
دوسرا اسحٰق ابن عبداللہ
نام والا تھا جس کا اسمعیل
گوہر معدن رسول انام
کہ جو ابن عمر کا مولا تھا
نام جس کا تھا عائشہ ہی خاص
وہ کیا ہے روایت اخبار

اور مالک کے ہیں جو شاگردان
جو روایت کئے ہیں اس سے پہچان
ہے براہیم ابن عبداللہ
تھا مدینے کا قاضی اسے آگاہ
اور حبیب اور سعد بن منصور
اور سفیان ثوری مشہور
اور سفیان بن عیینہ دوم
اور ابن مبارک اکرم
عبدرحمان بن عمر ای فہیم
اور اوزاعی اور عبد کریم
لیث بن سعد شیخ نیک نہاد
شافعی اہل علم کا استاد
اور علما بہت سوا ان کے
ہیں لگے راوی حدیث کے اس سے
مالک ابن انس بورع و تقا
اور بحفظ حدیث تھا یکتا

غنچہ در بیان شاگردان آنجناب کہ ازوی روایت حدیث کردہ اند

اسکے

اسکے قائل ہیں سب ائمۂ دیں | اولیائی کرام اہل یقیں

گلدستہ در مدح وثنائے آں امام عالی وقار کہ مشائخ و علمای نامدار بجلوۂ ظہور رسیدہ،

اور کبار مشائخ و علمائ | تر زباں اسکے تھے بمدح وثنا

حافظ بوعمر بن عبد عزیز | اس طرح بولتا ہے باتمئیز

مالک ابن انس بلند مقام | دار ہجرت کا تھا امام ھمام

دین کے نصرت و امامت میں | حق کے اظہار اور اشاعت میں

عصر کا اپنے وہ یگانہ تھا | فرد یکتائے آں زمانہ تھا

کہتے تھے عالم مدینہ اُسے | علم کا صاحب خزینہ اُسے

علم اس کا بہ سایر اقطار | کہتے ہیں مشتہر ہوا بسیار

اور بہت کسب علم کے خاطر | لوگ اس پاس ہوتے تھے حاضر

ہفدہ سالہ تھا جب وہ نیک نہاد | درس و تعلیم کی رکھا بنیاد

اسکے محتاج تھے بہت علمأ | اسکے تھا فیض کا علم برپا

جیا نود ۹۰ برس وہ با اجلال | اور وہ بیشک قریب ستّر سال

درس و فتوے میں تھا بہت شاغل | اسپہ رحمت خدا کی ہو نازل

خیابان دوم
در احادیث صحیح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہ در فضائل آنجناب مہدی و مبشر اند۔

آئی ہے اک حدیث ای دلبر | کہ کہا یوں امام جن و بشر

منقطع علم ہو ویگا بہ یقیں | کوئی عالم نہ باقی ہووے کہیں

جا لو از عالم مدینہ زیاد | مالک ابن انس ہے اس سے مراد

گل

دوسری اک خبر بشارت ہے
بوہریرہ سے یہہ روایت ہے
کہ قریب ہے کہ لوگ ریں گے
اشتروں کے جگر کریں اپنے
ہے کنایہ یقیں زسرعت سیر
یا کہ طول سفر ہے یہ بالخیر
لینے پہنچے کو علم کے بنیاز
طالبان آوینگے زدور و دراز
پس کہیں عالم مدینہ سے
[illegible] نہ پاوینگے
آ علم [illegible] عیینہ نیک نفس
بولا ابن [illegible] تھا مالک ابن انس
[illegible]
[illegible] کو بے تکرار
[illegible] محققین کبار
[illegible] تھے

یہہ صفت بہی اسکے ذہن ہی
نہیں مانند اسکے تھا کوئی

اجتہاد و حدیث و فقہ اندر
بسکہ ممتاز تھا وہ نیک سیر

تھا ملازم سدا مدینے کا
اس سے بس اختصاص تھا اسکا

عبد رزاق یوں کہا ہی یار
خلق جوں دور دور سے بسیار

نزد مالک مدام آتے تھے
یوں کسیکے نہ پاس جاتے تھے

مکی بن شعبہ بولا با تقدیس
سن تھا یکسو پہ جبکہ اکتالیس

میں گیا تھا مدینۂ اقدس
اور گیا نزد مالک ابن انس

ریش و سر میں تھے اسکے مو سپید
اور بیٹھا تھا وہ بعزت و جاہ

حلقہ کر گرد اسکے مردم تب
بیٹھے تھے صف بصف بحسن ادب

رعب ہیبت سے اسکے تب اصلا
بات کوئی بھی کر نہ سکتا تھا

مسجد مصطفی میں اسکے سوا
کوئی نپایا یہہ جرأت افتا

گل

ابن مصعب کہا ہے ای سالک
میں سنا از امام دین مالک

کہ میں اپنے کو لائق فتوی
کبہو زنہار جانتا ہی نہ تھا

تا کہ ہفتاد عالمان دین کے
اہلبیت پر مرے گواہی دئے

یافعی یوں لکھا ہے در طبقات
کہ کہا شافعی خجستہ صفات

کہ امام مدینہ وہ مالک
اور سفیان عارف سالک

اگر ہوتے نہ یہہ سر دو پاک نہاد
ہوتا مفقود علم اہل حجاز

اور کوئی شافعی سے یوں پوچھا
مثل مالک کسیکو دیکھا کیا

بولا اگلے جو تھے شیوخ کبار
سب نے اس طرح کیئے اقرار

قتل مالک کا نام نہیں دیکھی
کیوں میں دیکھا نہیں کوئی
اور جب شافعی امام ہدا
قول مالک کا ذکر کرتا تھا
بولتا تھا کہ اوستاد ما
مالک اس طرح سے ہی فرمایا
بولا حماد مسلمہ کا پسر
کہ مجھے اس طرح کہیں اگر
واسطے امت محمد کے
اختیار اک امام اب کیجے
جسکیں تا علم دین اسی سے سدا
کروں مالک کو اختیار بجا
بولتا ہے محمد ابن ریاح
میری لڑکائی میں بعجز و فلاح
پدر کے ساتھ تیرے حج کو گیا
پس مدینے کو جاکے جب پہنچا

سو یا در مسجد رسولؐ انام | دیکھا اس طرح رات کو بمنام

بوبکر اور عمر پہ تکیہ کر | قبر سے اپنی ہی اٹھا سرور

میں اٹھا جلد تر بصد اکرام | اور کیا عرض تب صلوٰۃ و سلام

شاہ عالم دیا ہے مجھ کو جواب | اور کیا میں ادب سے عرض جناب

کہاں جاتا ہے یا رسولؐ اللہ | مجھ کو فرمایا اس طرح وہ شاہ

مالک راہ راست کے ہی لیے | قبر سے اپنے ہم قیام کیے

ہوا بیدار دیکھ میں یہ خواب | بیدر کے ساتھ میں گیا ہو شتاب

نزد مالک امام اہل علوم | اسکی خدمت میں خلق کا تھا ہجوم

اور موطّا کتاب پاک اسکی | اسکی تصنیف اسکے ہاتھ میں تھی

تھا وہی روز اول ای امر | کہ وہ لایا کتاب کو باہر

اور کیا نقل ابن عبد حکیم | ابن سری سے اسطرح ای فہیم

کہ میں دیکھا نبیؐ کتیں در خواب | اور کیا یوں ادب سے عرض جناب

یا رسول اللہ حدثنی العلم احدث بہ عنک

مجھ کو اسکے جواب میں دلشاد | شاہ عالم کیا ہے یوں ارشاد

یا ابن السری انی اوصیت الی مالک بکنز یفرقہ علیکم

کنز سے وہ مراد اب دریاب | ہے موطّا کتاب فیض نصاب

ہے اصح کتب وہ ای آگاہ | بعد قرآن جو ہے کتاب اللہ

نفع لیں اس کتاب سے لیجے | فیض اس نسخ باب سے لیجے

اور اُردی کہا کہ اک شب | دیکھا اردیا میں اسطرح خوش ڈھب

بیٹھ مسجد کے درمیان رسولؐ | وعظ و ارشاد بیچ ہی مشغول

مالک ایسے میں ناگہاں آیا | دیکھ اسکو رسولؐ فرمایا

آ قریب آ قریب تیرے
آیا نزدیک وہ زروے ادب
دی انگشتری نکالا ہے
اور خنصر میں اسکے ڈالا ہے
اسکے میں کیا سبب
علم سے نہیں وہ
علم میں بے نظیر ہے وہ

گل

خلف ابن عمر نے نقل کیا
کہ میں مالک کے پاس بیٹھا تھا
آیا ابن ابی کثیر وہاں
تھا مدینے کا قاری وہ ذیشان
ہاتھ مالک کے ایک رقعہ دیا
وہ مصلے کے نیچے اسکو رکھا
تھا وہ رقعے میں اسطرح جو لکھا
اسطرح واقعے میں دیکھا

کہ

کہ میں مسجد طرف گیا ہوں یقیں — بیٹھا مسجد میں ہے رسول ﷺ امین
خلق حاضر ہیں گرد و پیش زیاد — عرض کرتے ہیں کیجے کچھ ارشاد
انکو فرمایا یوں رسول ﷺ کریم — زیر منبر ہے ایک گنج عظیم
حکم میں یہ کیا ہوں مالک پر — کرے تقسیم تم پہ وہ اکثر
پاس مالک کے جلد تم جاؤ — اس سے بس اپنے حصے تم پاؤ
مالک یہہ سنکر اشکبار ہوا — درد و رقت سے زار زار ہوا

گل

بولتا ہے وہب بن خالد — جو تھا اہل حدیث میں ماجد
شرق سے تا بہ غرب کوئی نہیں — غیر مالک کے در حدیث امیں
ابن اسعد کہا قسم بخدا — ہے جو ارض و سما کیا پیدا
دوست تر ہیں زیادہ مالک سے — نہیں رکھتا ہوں اس زمیں پہ کسے
کہتا ہوں میری عمر سے یارب — عمر مالک میں کر زیادہ اب

خیابان سوم
در بیان تعظیم و تکریم علم حدیث کہ دائما آں جناب میفرمودو باب این امر شریف روز بروز می افزود

روضۂ فائق اندر ای اکرم — دیکھ اسطرح سے کیا ہے رقم
مالک باصفا بہت تعظیم — کرتا تھا علم دیں کی ای فہیم
عزم کرتا حدیث پڑہنے جب — باضرورت وضو وہ کرتا تب
شانہ کرتا تھا اپنی داڑہی کو — اور لگاتا لباس کو خوشبو
اور کرتا نماز دا ای یار — اور مسند پہ بیٹھتا با وقار

بہ عزت رسول ﷺ پڑھتا تھا
وجہ پوچھی تو اسطرح کہتا تھا
کہ حدیث رسول ﷺ کا اکرام
ہاں یہ کرتا ہوں جان و دل سے مدام

گل

بولتا ہے معن بن عیسیٰ
جبکہ مالک امام اہل صفا
عزم کرتا حدیث پڑھنے کا
تب وضو اور غسل کرتا تھا
اور لیتا بخور نیک اساس
اور کرتا معطر اپنا لباس
بیٹھتا با وقار و عزت و جاہ
اہل محفل کو کرتا یوں آگاہ
کوئی اب مت کرو بلند آواز
اور بیٹھو بصد خضوع و نیاز

کرتا آواز گر بلند کوی
کرتا مجلس سے دور اسکو بھی
اور یہہ آیت کتاب اللہ
پڑھتا تھا وہ امام عالی جاہ

یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

ای لوگو مت بلند کرو اپنی آواز نبی کے آواز پر ۱۲

گل

شیخ ابن مبارک ای آگاہ
نام نامی ہے جس کا عبد اللہ
بولتا ہے کہ ایک دن میں جا
نزد مالک ادب سے بیٹھا تھا
اور وہ پڑھتا تھا تب حدیث رسول
تھا سنانے میں اسکے بس مشغول
بیچھو اک اسکو تیں دیا آزار
نیش مارا بدن پہ سولہ بار
رنگ متغیر اس کا ہوتا تھا
قطع با ایں ہمیں حدیث کیا
منتشر خلق سب ہوی ہیں جب
جبۂ پاک اپنا جھٹکا تب
جب وہ بیچھو گرا زمیں پہ عیاں
میں کیا عرض ہو کے تب حیراں
تو یہہ بیچھو کا رنج اور آزار
کیوں سہا آہ ای امام خیار
بولا حفظ ادب حدیث کا تھا
رنج پر اسکے میں جو صبر کیا
نقل ہے اسکے گھر کوی سائل
جبکہ آتا تو مالک کامل
اپنی باندی کو جلد بھیجواتا
اور اس طرح اسکو فرماتا
پوچھ تو اس کو جا کے کیوں آیا
کیا تو چاہے حدیث یا فتوی
فتوی چہتا اگر وہ صاحب دین
باہر آتا امام نیک آئین
دیتا تھا مسئلے کا اسکے جواب
بعد کرتا روانہ اسکو شتاب
اور سائل حدیث گر چہتا
کہتے ہیں مالک اسکو بٹھلاتا
غسل کرتا تھا جلد تر وہ رئیس
پھرتا بعد از آں لباس نفیس

اور خوشبوی بھی سر پہ لگاتا تھا
ہو کے طیب وہ باہر آتا تھا
اور کرسی پہ بیٹھتا بوقار
اور پڑھتا حدیث تب ای یار

گل

اور کہا مصعب ابن عبد اللہ
جبکہ مالک امام حق آگاہ
کرتا تھا ذکر پاک پیغمبر
رنگ ہوتا تھا اس کا متغیر
اور خم اسکی پشت ہوتی تھی
حال پاک اس امام کا تھا یہی
حال استادگی میں اسکے یقیں
یا وہ چلنے کے وقت رہ میں کہیں
سخت تکرار وہ سمجھتا تھا
پوچھنا بولنا حدیثوں کا

گل

گل

تھا کھڑا ایکدن وہ اہلِ ہدا
اس سبب کوئی محدث آ پوچھا

مارنے کو اُسے دیا فتویٰ
کہ وہ یوں بے ادب ہو کیوں پوچھا

خیابانِ چہارم
در فضائل و مناقب و اخلاق جلیلہ و اوصاف جمیلہ آن امام عالی مناصب

یوں لکھا ہے بروضۂ فایق
مالک ابن انس امام بحق

تھا کثیر الصلوٰۃ اور اوراد
صاحبِ ذکر و فکر ذوالارشاد

درس و تکرارِ علم میں بسیار
مشتغل تھا سدا وہ لیل و نہار

بہ زبانِ شریف پیغمبرؐ
مدح گذری ہو اسکی جب ہی بسر

دوسرے کو ہو کسطرح امکان
مدح اسکی کرے ادا ز لسان

در سلوکِ طریقِ ربِّ انام
پس شب و روز وہ امامِ ہمام

تھا ریاضات میں بہت شاغل
اور رشد انکا تھا بہت حاصل

گل

بولتا ہے مثنیٰ بن سعد
کہ یہ کہتا تھا مالکؒ امجد

کوئی شب میں نہیں کیا ہو خواب
دیکھا اس میں مگر نبیؐ کا جناب

در کتاب الخواص غزالی
قدس اللہ سرہ العالی

لکھا اس طرح ایکدن سفیان
آ کہا نزد مالکؒ ذیشان

کہ میں دیکھا ہوں کل کی شب بمنام
سرورِ انبیا شفیعِ انام

اپنی انگشتری پاک نکال
تیری انگلی میں ڈالا با اجلال

پس ہو تو دیکھی نبیؐ کی امام
یہیں جو کچھ کیا ہے مجھ کو عطا

ہوا مالکؒ سن بہت گریاں
بار آ بولتا تھا یوں یعنی ہاں

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ اللہم ثبت مالکاً علی حالتہ ہذہ الی یوم القیمۃ

رکھ تو مالکؒ کو ثابت اے داور
تا قیامت یہ اسکی حالت پر

نقل کرتے ہیں جب بوجہ لطیف
کیا مالکؒ کتاب کر تالیف

فکر میں تھا کہ کیا رکھوں نام
دیکھا اس شب میں اس طرح بمنام

کہ رسولِ انبیا رسولِ خدا
موطا رکھ اس کا نام کیا

اس اشارہ سے وہ امام ہمام — تب موطا رکھا ہے اسکا نام

گل

یوں کہا یونس ابن عبد اللہ — کہ کہا شافعی خدا آگاہ

نہیں روئے زمیں پہ کوئی کتاب — عصمت علم میں ازروئے صواب

جوں کتاب امام دیں مالک — جو طریق خدا کا تھا سالک

اک روایت ہے تحت چرخ بریں — از موطا اصح کتاب نہیں

واقدی بولتا ہے با عزت — کہ تھی مالک کی یہ سدا عادت

پنجگانہ نماز کے خاطر — واسطے جمعہ کے بھی ای فاخر

سوئے مسجد ہمیشہ آتا تھا — اور جنازے کے ساتھ جاتا تھا

اور کرتا عیادت بیمار — اور ادائے حقوق ہر حقدار

اور مسجد میں بیٹھتا باادب — ہوتے حاضر ہیں اسکے یاراں سب

کرتا دینی امور کی تعظیم — مستفیدوں کو ازرہ تعمیم

سب کو سکھلاتا شرع کی احکام — امر اور نہی بر خواص و عوام

دیتا صلحا کو خیر کی ترغیب — زجر سے اہل شر کو سب ترہیب

ایک مدت کے بعد وہ فیروز — چھوڑ مسجد کا بیٹھنا ہر روز

کر مسجد نماز وقت ادا — گھر کو تشریف اپنے فرماتا

نہ جنازے کیساتھ آتا تھا — واسطے تعزیت کے جاتا تھا

بعد اسکے ہوا ہے جب معذور — کر دیا ترک سب یہ ہو مجبور

گل

لایا ارشاد وہ بیچ یوں سعید
لکھا مالک کو بھی ابن یزید
ہمیں سنا ہوں خبر یہ با تحقیق
پہنا کرتا ہے تو لباس رقیق
کھاتا ہے نان نرم شام و سحر
بیٹھتا ہے ہمیشہ فرش اوپر
اور تو در پہ اپنے صبح و مسا
حاجیوں کو بھی ہے کھڑا کرتا
اور تو حالانکہ علم کی مجلس
سرکے ہوتا ہے اسمیں [illegible]
ترک تجکو کئے ہیں اپنا امام
لوگ ہیں تو در حق کی روز و شب بردوام
وہیں مالک اسکے جواب لکھا
باصواب اور باشتاب لکھا
کہ ترا نامہ مجکو پہنچا اب
ہوا معلوم اسکا سب مطلب

تو

تو کیا کھاتا ہوں کہ شام و سحر
پھرتا ہوں لباس میں بہتر

اور کھاتا ہوں میں لذیذ طعام
اور مرے در پہ حاجبان ہیں مدام

اور چڑھتا ہوں میں مراکب پہ
سچ ہے کرتا ہوں میں یہ سب اشہر

پر میں کرتا ہوں حق سے استغفار
عفو چہتا ہوں میں یہ لیل و نہار

دیکھو قرآن میں تو با ادراک
کیا ارشاد حق یہ آیت پاک

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ

خیابان پنجم در بذل و سخا و جود و عطائے آں امام باصفا

گوش جاں سے سن تو ای شایق
یوں لکھا ہے بروضۂ فایق

مالک ابن انس امام اجل
جب ہوا علم و فضل میں اکمل

اسکے فیض علوم کا مذکور
ہوا عالم میں چوطرف مشہور

ہدیہ آتا تھا اسکے پاس سدا
مال و زر چوطرف سے صبح و مسا

اپنے اصحاب پہ وہ باتکریم
کرتا تھا مال و زر وہ سب تقسیم

اسکے اصحاب بھی اسکے مثال
خرچتے نیک کام میں وہ مال

کہتا تھا وہ امام اہل یقیں
رہنا بے مال و زر ہی زہد نہیں

ہے یہی زہد بلکہ ای کامل
مال اور زر سے کرنا دل غافل

گل

شافعی بولتا ہے لو سن لے
در پہ دیکھا امام مالک کے

اسپ بسیار کئی خراساں سے
ہدیہ آئے تھے انکو باندھے تھے

در پہ اسپ تھے وہ تو نہیں شمار
لکھیں دیکھا لیکن تھا میں زنہار
تب تعجب سے کہہ کے اسکو نظر
بولا گھوڑے یہ ہیں بہت بہتر
یہیں یہ سنتے ہی وہ امام کبار
سب یہ اسپاں تجھ ہی یہ دیا
میں کہا ایک اسپ تو ان سے
رکھ سواری کیواسطے اپنے
تب کہا وہ امام عالی جاہ
کہ شہ دو جہاں رسول اللہ
ہیں جس خاک پاک میں مدفون
ہیں وہاں کیوں سوار ہو کے پھروں
آہ کیوں سم اسپ بیباکی
میں کروں تشرو بر خاک
از خداوند عاصم و ناظر
شرم آتی ہے مجھ بس ...

گلدستۂ شریفہ دربیان آداب واحترام واعزاز واکرام مدینۂ سکینہ کہ از آنجناب بجلوۂ ظہور رسید

ابن خلکان کیا ہی یوں مذکور ۔ اپنی تاریخ میں جو ہے مشہور
مالک ابن انس امام شہیر ۔ تھا معمر اگرچہ پیر کبیر
پر مدینے میں وہ کبھو زنہار ۔ نہیں مرکب و پر ہوا ہی سوار
اور کہتا تھا جثۂ سرور ۔ ہووے مدفون جس زمین اندر
کبھو ہرگز وہاں نہ ہوؤں سوار ۔ یہ نہیں ہے مجھے ادب کا شعار
اور حبّ مدینۂ انور ۔ اور بتعظیم اسکی شام و سحر
کرتا تھا وہ یہاں تلک کہ یار ۔ کہ کبھو وہ امام اہل وقار
نہ مدینے سے ہی گیا باہر ۔ مگر اکبار حج کو ہی ماہر
تا مدینے سوا نہ مر جاؤں ۔ اور مدینے سوا ہوں نا مدفون
مسجد مصطفیٰ کو ہی اندر ۔ مدت العمر لے گیا ہے بسر
ای خداوند کارساز قدیر ۔ بہر آداب آن امام خبیر
اور جسکا کیا وہ حفظ ادب ۔ جو ہے تیرا حبیب وہ یارب
واسطے اسکے کر یہ عرض قبول ۔ گر توسل تو اسکا یہ مقبول
کہ فقیر حقیر احقر کو ۔ عاجز و خاکسار کمتر کو
تا مدینہ لجائیے خوشند ہات ۔ اور وہیں کیجیے اسکی موت و حیات
اسکی یہ ہشت خاک ای رحماں ۔ کر اسی خاک پاک میں [illegible]

خیابان ششم در ماجرائیکہ درمیان آن امام باصفا و امرا وخلفائے بے جفا گذشت

نقل کرتا ہے حجۃ الاسلام ۔ درخواص الکتاب باکرام

شیخ ابن وہب ہی ایک
کہ جناب امام دین مالک
فتوی دیتا تھا اسطرح بہ نقیب
بیعت جبر لازم آتی نہیں
یعنے بالجبر بات لے کوئی
خلافت کسی خلیفے کی
جب نہیں بیعت یہ ہوتی ہے لازم
کہ ہمیشہ وہ اسپہ ہو قائم
شخص تب ایک از بنی عباس
تھا مدینے کا والی و سواس
اسکو پہنچا یہ دشمناں سے خبر
سنکر ہوا برہم یہ بات وہ
اور مالک سیتیں بلا پوچھا
کیا تو دیتا ہے فتوی اکثر ایسا
ہے یہی خبر
اس سے مقصود
اصل اولاد مرتضیٰ اسکے سوا

کو دیا

کوئی خلافت کے ہے نہیں قابل — پس خلافت ہے غیر کی باطل
اسکو بولا ہے مالک اکمل — حکم یہ ہیں انہیں کیا اول
بولا حاکم یہ چھوڑ دے فتویٰ — مالک اسطرح تب اسے بولا
نہیں زنہار دین میں الحاد — دیکھ سرور کیا ہے کیا ارشاد
بولا ہے لاطلاق فی اغلاق — اس سے اکراہ مراد ہے بس شاق
پس اگر چھوڑوں قول شاہ ہدیٰ — ہوگا گمراہ میں پناہ خدا
بولا اس قول سے رجوع تو کر — ہے ترے واسطے یہی بہتر
بولا ہرگز نہ میں رجوع کروں — قول یہ حق ہے میں حق سے پھروں
سنکے حاکم یہ بات غصہ ہوا — مارنے تازیانے حکم کیا
تازیانوں سے آہ پشت اسکی — ہوئی زخمی یہی شق ہوئی پھسلی
اور شل ہوگیا ہے ہاتھ اس کا — اسلئے ہاتھ سر آ نہ سکتا تھا
اور رہا حاکم کیا ہے قید شدید — تھے نگہباں موکلان عنید
قید میں بھی امام نے یہ صفات — آشکارا یہ بولتا تھا بات
جو نہیں جانتے ہیں میرے تئیں — مالک ابن انس ہوں جانو میں
میں یہ کہتا ہوں جو کہا حاکم — بیعت مکرہ آئے نا لازم
مفسداں پھر اسے دی ہیں خبر — کہ وہ کہتا ہے اسطرح اشہر
سن یہ حاکم وہ لاعلاج ہوا — قید سے لیے اسکو چھوڑ دیا

تکملہ

ابن خلکاں ہے اور یوں لکھا — بعد اس ضرب حال مالک کا
پایا رفعت لیا ہے شان دگر — ضرب گویا اسے ہوا زیور

بعد اس حادثہ کے پھر حج میں
آیا ہارون طرف مدینہ کے
آ کھڑا اس امام کے در پر
دیر تک وہ نہ اپنا گھولا در
بعد وہ در کو اپنے گھولا
ملے اس سے کہا ہے ہارون تب
آہ حاکم تمہارا بدانجام
بے اجازت میرے کیا یہ کام
میں نہ اس کام سے ہوا مسرور
بلکہ دلمیں ہوا بہت رنجور
اسکو حاضر کیا ہوں تیرے پاس
لے تو اپنا قصاص بے وسواس
بولا مالک یہ سنکے اسکی
ہاتھ اس بات سے اٹھایا میں
درمیاں اسکے میرے روز جزا
تا ہووے گی قسمت بہ خدا
ہے

ہے وہ اک شاخ شجر سیدناس | یعنے ہیگا وہ از بنی عباس

گل

دیکھ پاس قرابت شہ دینؐ | ہیں کہاں تک کئے ائمۂ دین
ہنی عباس کا تھا ایسا پاس | ہو بنی فاطمہ کا کیا پاس
کہ علیؑ اور بتولؑ کے اولاد | ہیں وے گویا رسولؐ کے اولاد
واجب الاحترام ہیں وہ مدام | ہوں جو سادات تا بروز قیام
انکا حفظ ادب تھے لازم تر | رکھ مقدس نسبت انکے نظر
ہوں جو اولاد بادشاہوں کے | عمدگوں کے بھی اور امیروں کے
عزت و قدر ان کی کرتے ہیں | پاس آداب انکا ہر تے ہیں
پس شہ انبیا کی جو ہے آل | کسقدر ہو ویں واجب الاجلال
ہیں احادیث اس بیاں میں صحیح | اور آثار آئے ہیں بھی صریح
عربی ہیں بہت کتابی میں | اس بیاں میں لکھی ائمۂ دیں
اور ہندی میں ہا قر آگاہ | ہے ریاض الجناں لکھا دلخواہ
دلکو اس کو جزائے خیر خدا | سیر کر اس ریاض کا تو سدا
ہیں کبھی در ذکر اہلبیت خیال | لکھا یک نسخہ روضۃ الابرار

گل

حرملہ ابن یحیی با تمکیں | نقل کرتا ہی شافعی سی یقیں
ہاشمی والی مدینہ تھا | آہ مالک کو وہ بلا بھیجا
بلا دیتا ہے فتوی تو ہر گاہ | کیوں دیا ابطال بیعت اکراہ

بس پہ سینہ پہ اسکو وہ
مارنے تازیانے فرمایا
کہ وہ بیہوش ہوا زخمی ہو کے
گرتے وہ امام تا بوفات
رہا بیمار اسکے خاطر
با ندیشہ اثر اسکی
نہ ہوا درست [illegible]

گل

اور کہا شافعی نے بھی اسکا
جب تکار زبیری والی تھا
اسنے مالک سے بے ادبی عمل
کیا ہارون نے یہیں اسے معزول

گل

اور قاضی عیاض اہل صفا
لکھا اس طرح در کتاب شفا

آہ مالک بن سلیماں جب / دیا مالک کو مار رنج و تعب
آہ بیہوش ہو گیا ہے بیتاب / ہوش میں بعد آ گیا یہ خطاب
رہو شاہد ای حاضر و بخدا / میں جفا ظلم اس کا بخش دیا
کہ میں رکھتا ہوں خوف یہ واللہ / ہوؤں شرمندہ از رسول اللہ
نہ کہیں اسکا کوئی قرابتدار / ہووے ہمراہ اس کے طرف سے بنار

گل

ابن جوزی کہا ہے نیکو فن / یکصد و چہل و ہفت تھا جب سن
دیا مالک امام دین فتوی / غرض سلطان کے وہ مخالف تھا
اسلئے تازیانے وہ ستر / اسکو مروایا غصہ ہو اسیر

اُنے بولا غصہ ہو اسیر

گل

اور مقامات میں یہ لایا ہے / جب ملا بیٹے کو ہارون آیا ہے
بھیجا مالک کو یہ پیام شتاب / کیا تالیف تو جو ایک کتاب
ہے عمل اسپہ تیرا سنتا ہوں / لا مرے پاس تا کہ میں بھی سنوں
مالک اسکو نہیں قبول کیا / اور قاصد کنتیں یہ فرمایا
علم ایسی ہے چیز اک اشرف / کہ بدل لوگ آویں اسکی طرف
علم ایسی ہے چیز ہو ارزل / کہ طرف خلق کے وہ آوے چل
بیٹے اسکا بہ جو شتاب ہو کے / بحر تقدیس کے سفینے کے
یہ خبر سنکے سب ہوئے حاضر / اور گئے غرض سب کہے اسی خاطر
ہے مناسب ہی ذاتی کتاب / پاس ہارون کے جاو تو بصواب

کہ وہ عالم ہے محترم زمن
یہ مسئلہ کر اسکو نہیں بحو
بولا اگر بات ایسی ہے بیعقل
علم کو میں نہیں کرونگا ذلیل
آپ ہی ذلیل کرونگی اب
جلد پھر الیاس ہوا تب
پاس ہارون کے لیگیا آ کے
بولا ہارون سکینہ ای نام
میں نے قاصد کو ای بھیجا تھا
برسر تو مرا اختلاف کیا
بولا مالک اسی ای صاحب جاہ
ہے شرف مجکو از رسول اللہ
حارثہ ابن زید ثابت سے
سنا تو زہری کا خبر دیا ہے مجھے
زید بن ثابت یوں دیا ہے خبر
کہ میں لکھتا ہوں وحی پیغمبر

سمجھا

تھا مرے گود میں نبی کا سر | ہوئی نازل یہ آیت انور

لا یستوی القاعدون من المؤمنین

ام مکتوم کا پسر آگاہ | نام نامی ہے جس کا عبداللہ

آیت پاک جب سنا ہے جب | عرض سرور سے یوں کیا ہی تب

ہے بفضل جہاد یہہ آیہ | میں ہوں نابینا یا رسول اللہ

کیا کروں مجھ کو کیجئے ارشاد | تب کہا یوں رسول رب عباد

میں یہ کچھ جانتا نہیں زنہار | ابن ثابت یہاں کہا ای یار

خشک ابہی نہیں ہوا تھا میرا قلم | ہوا بیہوش سرور عالم

بعد ازاں جبکہ ہوش میں آیا | مجکو ارشاد ہے یہ فرمایا

لکھ یہ قرآن کی آیت اکرم | غیر اولی الضرر کیا ہی قم

دیکھ ای ہارون حرف تہا واحد | جبرئیل اور ملائک ماجد

پنج صد سال کی مسافت سے | اسقدر رنج و تعب ہیں کھینچے

مجکو لکھا ہے تو بغیر ہراس | کہ پڑھوں لا کتاب تیری پاس

جمع حالانکہ میں کیا ہوں جاں | ہیں کھینچ حدیث از قرآن

ہے سزاوار مجکو یہہ بدوام | کہ کروں اسکا عزت و اکرام

عزت منصب تجھی دیا ہے خدا | عزت علم پہلے تو نہ گھٹا

عزت علم تو گھٹاوے اگر | تیری عزت گھٹا دیگا داور

یہہ نصیحت سنا ہی ہارون جب | متنبہ بہت ہوا ہے تب

بولا آتا ہوں نہیں ترے ہی گھر | اور اٹھا ہے تبھی ہی بس مضطر

ساتھ مالک کے پاس آیا وہ جب | چاہا ہونے سوار بر مرکب

اسکو مالک نے کہا کہ بن جب
ہے روایت ز نافع ابن عمر
سے کہا ہے لبیب حبیب وہب
کہ کہوں تی علم دین کا طالب
جب چلے علم کے طلب کیلئے
تو ملک اسکے پاؤں نیچے
بچھاتے ہیں اپنی آکے ضرور
یہہ شرف ہے بغیر قصور
لے تو اب یہہ سند سوار
بس تو مرتبت اپنی مت کھو
چل پیادہ ہی پاس کے وقار
گیا ہارون پیادہ ہمرہ تب
ساتھ مالک کے باکمال ادب
جبکہ مالک کے اپنے گھر آیا
مجلس میں اسکو بٹھلایا
صدر عزت عمل جبکہ کیا
آپ جا گھر میں بہت
حسب عادت لباس لایا

حدیث

اور پیغام اسکو لکھ بھیجا
کہ ہے مدفون یاں رسول خدا
میں کبھو اس زمیں پر تا مدام
نہ پھروں تا حیات ہو کے سوار
نقل ہے پوچھا ہارون مالک سے
کیا سکونت ہے مکاں ہے کہے
بولا مالک نہ خاص گھر ہے مجھے
یا دینار تین ہزار لئے
اسکو مالک نہ خرچ میں لایا
اور امانت ہی پاس اپنے رکھا
تاکہ ہارون ارادہ بغداد
جب مدینہ سے ہے کیا دلشاد
بولا مالک کو آ تو میرے ساتھ
سوی بغداد ای گرامی ذات
تاکہ تیری کتاب باتوقیر
ہے جو اسکی کروں [illegible] تشہیر

عزو حرمت سے بیٹھے مسند پر
یوں لگا کہنے وہ گرامی گہر

روایت

که زنافع سنا ہوں میں یہ خبر
اور نافع سنا زابن عمر

اور ابن عمر پیمبر سے
شہ عالم شفیع محشر سے

که ہوں مخصوص جب خواص انام
واسطے علم کے بغیر عوام

نفع اس علم سے نہ لیں زنہار
تا عوام و خواص بے تکرار

ہے یہ ایسی کتاب ای دانا
کوئی زاہل حدیث نہیں ہے سنا

اذن دے تاکہ سب عوام و خواص
آسنیں اب حدیث با اخلاص

سن یہ ہارون اذن عام دیا
آئے اہل حدیث اور علما

بولا ہارون کو مالک ای سامع
میں سنا یہ حدیث از نافع

اور سنا وہ یقیں زابن عمر
اور ابن عمر نے پیغمبر سے

جو تو جمع کریگا علم لئے
اسکو رغبت یقیں خدا دیوے

پس تو آئیے حاضری کیا ہے
بیٹھ علما محدثین کے ساتھ

سنکے ہارون خبر یہ جلد اٹھا
ساتھ اہل حدیث کے بیٹھا

مالک آغاز تب کیا ہے کتاب
اور فارغ ہوے کہ بعد شتاب

پوچھا مالک کہ ای امام ہمام
کیا رکھا ہے تو اس کتاب کا نام

بولا نام اسکا میں موطا رکھا
تو جو چاہتا ہے نام رکھ اسکا

بعد ہارون گیا ہے لے رخصت
اور بھیجا ہے ہدیہ باعزت

نقد تھے انہیں بیحد دینار
اور تھے چند مرکیاں بھیجوائے

وہ کیا ہے قبول نقد ہی
کیا واپس ہو مرکیوں کتنی

اور تیری کتاب پر رغبت — دیویں لوگوں کو یوں ہی باعزت
کر خلافت میں اپنے جوں عثماں — دیا لوگوں کو رغبت قرآن
اور مذہب کریں ترا ہی قبول — بات مالک نے یہہ کیا مقبول
بولا مالک نہ کر تو ایسا کام — کیونکہ صحب کرام خیر انام
ہوئے ملکوں میں منتشر بسیار — کیئے نشر حدیث اور اخبار
شرع و دیں لوگ انسے پائے ہیں — فیض ان سے بہت اٹھائے ہیں
اپنی امت کا اختلاف یقیں — بولا رحمت ہے اسکو سرور دیں
ہیں تو اپنے بقدر استعداد — یہہ موطا لکھا ہوں باسناد
اسمیں امکاں ہے دمبدم ہے خطا — مجھ سے شاید ہے دوسرا دانا
اور ترے ساتھ ہی کبھو رہنا یاد — آنہ سکتا ہوں نہیں سوئے بغداد
یوں کہا ہے رسول جن و بشر — لوح دل پر تو نقش کر یہہ خبر

حدیث المدینة تنفی خبث الرجال کما ینفی الکیر خبث الحدید

مدینہ پاک کرتا ہے پلیدی کو آدمیوں کے — جیسا پاک کرتا ہے پلیدی کو لوہے کے کورہ آہنگر

کرکے دینار تو دیا ہے مجھے — ہے وہ حاضر اگر تو چاہے لے
جو ہے یہہ دنیا میں زر دنیا — ہیں نہ لوں پر مدینہ والا
زر وہ ہاروں کے پاس بھیجا — ہاروں واپس کیا نہ اسکو لیا

روایت

در خواص الکتاب اپنی جلی — یوں لکھا ہے امام غزالی
آیا اک روز ہاروں مالک پاس — کرکے ہاروں بہت کچھ اسکا پاس
خاص مجلس میں اپنے بلوایا — پڑھی یہہ آیت وہ اسکے آگے گیا

بسم الله الرحمن الرحیم
رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا ه

ہیبت و رعب ایں کلام خدا
دل میں غالب ہوا ہی اسکے بڑا
ابو یوسف امام صدق و صفا
شاگرد ابو حنیفہ کا
تھا جو ہاروں کے ایک جانب بیٹھا
پاس ہاروں کے طرف تھا اسکا لیے
بیٹھا دوسرے میں کہاں بیٹھوں
پوچھا مالک نے تب اٹھا ہاروں
تعظیم سے اپنے ان درمیاں
اپنے اور اپنے بعزت و شان
اسکو بٹھلایا ہی بعزت و شان

اور بولا کہ کوئی تیرے سوا | اس جگہ اب تلک نہیں بیٹھا
بولا مالک کہ ای بلند نسب | شجرۂ طیبہ سے ہو تو جب
تجھ سے طیب ہی ہوئیگا صادر | قول غزالی کا ہوا آخر

گل

اور ہارون کے پاس ای فیروز | مالک آیا تھا باشرف یکروز
ہوی آخر دونوں کی جب صحبت | کیا ہارون عرض در خدمت
کہ اگر ای امام تو ہر روز | کرے میرے مکاں کو زیب افروز
میرے فرزند مامون اور امین | سنیں تجھ سے حدیث سرّ و دین
تیری منت ہو ہمیشہ تب ای امام | اسے مالک سنا ہی جب کلام
بس کراہت سے اسکو ہی دیکھا | اور اسطرح اسکو فرمایا
حقنے جس چیز کو دیا قوت | پست اس چیز کی نکر عزت
علم وہ ہے کہ اسطرف جاوے | سوے طالب نہ علم ہی آوے
ہاروں انصاف سے کہا اسدم | حق کہا یہ سخن تو ای اکرم
آہ لغزش ہوی یہ میرے سے | کر کرم اس سے درگذر کیجے
پس وہ بیٹونکو اپنے بیوسوس | بھیجتا تھا امام مالک پاس
دوسرے طلبہ کو اذن دیتا جب | بار دیتا تھا انکو مالک تب
اور صف میں انہیں کے بٹھلاتا | اور احادیث انکو فرماتا

خیابان ہفتم در ذکر وفات آن امام ذو الکرامات

و منامات بشارت آیات کہ بعد رحلت از اکابر مروی ست

سن ہجری تھا یکصد و ہفتاد
اور نو سال ہی تھی اسمیں زیاد
عہد ہارون میں ای نیک خصال
اور بعمر شریف نود سال
کیا رحلت ہی مالک ابن انس
قدس اللہ سرہ الاقدس

گل

بولا ابو القاسم بلند نسب
آہ مالک کو مرض موت تھا جب
اسکی خدمت میں تب میں بیٹھا تھا
وار اور دی تب اسکی پاس آیا
بولا میں شکو ایک دیکھا خواب
پوچھا کیا ہی تو کہہ مرے شتاب
کہا میں ایک شخص کو دیکھا
آسمان سے وہ نزول کیا

اور پہنا تھا وہ لباس ہرا
ہاتھ میں اسکے ایک نامہ تھا

آسماں سے زمین پر ۳ بار
نشر کر اسکو یہہ کیا گفتار

کہ ہے مالک کی یہ برات بجا
اب نزنار سقر بفضل خدا

تھے اسی بات میں ہم ای راشد
آیا ناگہہ امیر کا قاصد

اور گذارش کیا ہے یہ پیغام
کہ موذن مدینے کا ای ہمام

آجکی شب جسے خواب اک دیکھا
کیا ہے پوچھا تو تب وہ عرض کیا

تھا وہی خواب وہ ہی تکرار
دار اور دی جو آ کہا ای یار

خواب سردو سنا یہ مالک جب
جلد تر فقرہ یہہ پڑھا ہے تب

اللہ المستعان ما شاء اللہ کان

شافعی بولتا ہے ای اکرم
کہ تھے مکے کے بیچ ساکن ہم

یوں بھی میری ایکدن بولی
کہ عجب تر یہہ خواب میں دیکھی

کہ کوئی بولتا ہے یوں آکر
جو تھا اہل زمیں میں عالم تر

آجکی شب یقیں کیا رحلت
حق کرے اسکی روح پر رحمت

جب کئے ہم حساب ای فیروز
وہی مالک کے تھا وفات کا روز

گل

یونس اسطرح سے ہی نقل کیا
کہ بشر بن بکر یہہ کہتا تھا

میں نے دیکھا یہہ خواب ای بھائی
کہ امام بزرگ باوزائی

باگروہ کثیر از علما
ہیگا داخل بجنت الماوا

پوچھا میں اس سے ای امام ہدا
مالک ابن انس کہاں ہے دکھا

بولا ہم سے بدرجہ اعلا
ہیگا مالک امام اجل تقا

بعد مالک کے نہیں دیکھا جب
میں کیا ہی سب کیا ہے تیرے رب
پوچھا جب حضرت عثمان
بولا مالک مجھکو تھا اک حجاب
کلمہ پہنچا تھا مدت سے جب
میں کیا تھا مدام وقت اور
مجھکو بخشا ہے اسلئے وہ اور
جب خدا نے دیکھا عثمان
کلمہ پڑھتا تھا ہی وہ بیچ
سبحان الذی حی لا یموت
میں سے اسکے حق باب جنت
کرو دیا مجھکو داخل جنت
گلشن سوم در مناقب امام
عالیشان نقادہ [illegible]
قرآن غریب [illegible]
بکمالات

کمالات علیہ والا حسب عباسی نسب وارث علوم نبی امام ہمام
محمد بن ادریس شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ درین گلشن ہفت
خیابان است، خیابان اول در نام و نسب تاریخ ولادت
و رحلت آن حضرت

ذو المفاخر امام مطلبی — شافعی وارث علوم نبیؐ
عامل و حافظ حدیث رسولؐ — گوہر معدن ولائے بتولؐ
علم و حکمت کے اوج کا نیّر — شرف و عزت کے برج کا اختر
مولوی باقر خدا آگاہ — رحمت حق ہو اسپہ شام و پگاہ
نسب شافعی امام ہمام — یوں لکھا ہے بروضۃ الاسلام
نام اس شاہ کا محمدؐ ہے — اسم میں بھی وہ عین احمدؐ ہے
لقب اس کا ہے ناصر سنت — کیوں نہ ہووے وہ ہادی امت
نام والد کا اس کے ہے ادریس — جو تھا افضل و شرف میں بتقدیس
ہیگا عباس اسکا والد جان — اسکا والد ہے بیگمان عثمان
والد ماجد اس کا ہے شافع — جو ہے فضل و کمال کا جامع
سائب اس کا ہے والد امجد — نہیں فضل و شرف کو اسکی حد
ہیگا صائب عبید کا فرزند — وہ ہے عبد یزید کا دلبند
از کرم انبیا کا شاہنشاہ — نام اسکا رکھا ہے عبد اللہ
ہاشم اسکا پدر ہے بے تکرار — مطلب اسکا باپ ہے ای یار
ہیگا عبد مناف کا وہ پسر — جو ہے جد رسول جن و بشر
ہے سیوم جد نبی کا عبد مناف — چار فرزند تھے اسے من صاف
ہاشم و مطلب سیوم نوفل — چارمی عبد شمس ہی کامل

ہاشم و مطلب میں نہ [illegible]
بسطرح یہی کہ تیں ہیں ہمیں یاد
اور سن ای بھائی اے مہر امام
ہاشمیات ہیں نہیں ہمیں کلام
مادر شافعی ہاں ہے ام حسن
ہی بڑی دختر حسن کی وہ امین
سائب ام نقمی بلا تکرار
ہیں خیر سے برادران ای یار
سائب ابن عبید ای امجد
شافعی کا ہی جان پیوتھا جد
جد سیوم ہی اسکا شافع نام
نسبت اسکی طرف ہی کرتے ہیں امام
دونوں پدر اور اسکے دو اجداد
ہیں صحابہ رسول کے یہ یاد

گلدستہ در بیان تاریخ میلاد و مقدار

وہ مقدار عمر شریف و سال وفات آن گرامی صفات

اہل تاریخ متفق ہیں تمام | کہ یقیں شافعی امام ہمام
سن ہجری تھا جب صد و پنجاہ | متولد ہوا ہے اے آگاہ
اور زندہ رہا ہے چون سال | دو صد و چار سن میں پایا وصال
تھی شب جمعہ وہ اخیر رجب | روح پر اسکے ہووے رحمت رب
جمعہ کے روز بعد عصر یقیں | مصر میں اسکی ہی ہوی تدفین
سال میلاد داد معلے داں | سال ترحیل او مقدس خواں
سال میلاد شافعی امیلیا | سال ترحیل بو حنیفہ جاں
بعضے کہتے ہیں روز فوت امام | ہوا پیدا ہے شافعی با نام
جب ہوا ہے وہ آفتاب نہاں | ہوا تابندہ یہ مہ تاباں
اور ولادت کی جا میں اسکے خوشحال | مختلف آئے ہیں کئی اقوال
قول ہے اک وہ آیۂ رحمت | ہوا پیدا بہ بلدۂ غزت
جو ہے بیت مقدس ای کامل | اس سے وہ شہر ہے بہ دو منزل
جب ہوی عمر اسکی دو سالہ | کہتے ہیں لائے اسکو در مکہ
اور وہب بولا وہ مہ روشن | ہوا طالع یقیں باوج یمن
اور لکھا بیہقی نیک سیر | ہوا طفلی میں شافعی کا پدر
بلدۂ عسقلان سے جد اسکا | شہر مکہ میں اسکو لے آیا
درمیان عسقلان و غزت کے | ہے مسافت چھ میل کی سنئے
اسی ہر دو بلد کو سر دو دیں | نام رکھا عروس شام یقیں

فخر رازی کہا ای نیک مزاج
تھا اوایل میں شافعی محتاج
والی اسکے جب لیجا کر اسکے تئیں
پاس معلم کے اسکو چھوڑ ہیں
تب معلم سے کچھ اجرت
پیس معلم کو اسکے دینے کی نہ تھی قدرت
اس لیے وہ معلم نہ کور
کرتا تعلیم میں تھا اسکی قصور
شافعی میں بڑی ذکاوت تھی
قدرت حفظ اور فراست تھی
دیکھے لڑکوں کو وہ پڑہاتا جو
یاد کرتا تھا شافعی اس کو
اور جاتا تھا جب کہیں استاد
ان لڑکوں کو وہ دلاتا یاد
جب معلم یہ حال ہے جانا
منزلت شافعی کی پہچانا

اجرت

خیابان دوم

در تسلیم آن امام بمعلم و تفریغ وی از حفظ قرآن کریم در سن ہفت سالگی۔

اُجرتِ درس اس سے چھوڑ دیا
دل کو الفت میں اسکے جوڑ دیا

بولتا تھا نہیں حلال مجھے
اجرتِ درس کیوں تیرے سے

گذرے اسطور سے کئی ایام
ہفت سالہ ہوا ہے جب وہ امام

ختم قرآن کیا بفضل خدا
بتقی میں وہ مبدم وہ سدا

گل

یوں حمیدی یہہ نقل اک لایا
کہ مجھے شافعی یہہ فرمایا

کہ تھا میں اپنی ماں کے پاس یتیم
میری مادر تھی مفلسہ ای سلیم

مجکو مکتب میں ماں مری بھیجی
کچھ معلم کو دے نہ سکتی تھی

مجھ سے راضی تھا وستاد مرا
گر کسی کام کو وہ جاتا تھا

کرتا تھا وہ خلیفہ مجھکو تب
میں پڑھاتا تھا دوسرونکو سب

گل

بیہقی اسطرح کیا ہے بیاں
کہ کہا شافعی امام زماں

ختم قرآں میں کیا ہو جب
آتا مسجد کو وا تھا بہ ادب

بیٹھتا تھا بہ مجلس علما
مسئلہ یا حدیث جو سنتا

حفظ کرتا تھا اسکو بیوسواس
اور میسر نہ تھی مجھے قرطاس

ٹھکریاں اور ہاڑ دانتوں کے
جمع کرتا تھا جابجا جیسکے

اور لکھتا حدیث کو اسپر
بھر گئے ہیں سبھی تھے ظروف اکثر

اور اوایل میں مجھ کو تھا میل
شعر پہ التفات تھا بسیار

اور مکے سے بادیہ کو میں آ
کئے دن صحبت ہزیل میں تھا

دو برس تھا وہ فصیح الناس
اک مدت رہا میں اسکے پاس
بعد کے جب کیا رغبت
شعر پر تھی مجھے بڑی رغبت
تا کہ پایا ہوں رتبہ برتر
شعر کے فن میں ہوگیا مشہر
ایکدن شخص کر آں زبیر
گذرا میرے پہ اور کہا با تحیر
یہہ فصاحت یہ بلاغت مرغوب
ہوئی گر فقہ میں تو کیا تھا خوب
میں کہا کون شخص ہے باقی
ہووے تا فقہ علم کا ساقی
نام مالک زباں پہ وہ لایا
تبھی رغبت میں اسپہ دل پایا

گل

اور

اور یہ شافعی دیا ہے خبر | کہ تھا میں عقبۂ منا کے اوپر
سنا پیچھے سے اپنے اک آواز | کہ تو ہو علم فقہ سے ہمراز
اور دور زیر سایۂ کعبہ | میں ہی آسجا ہے پڑھتا بس تنہا
سنا ایسا ہی اک ندا اس وقت | کہ پڑھیوں فقہ چھوڑوں شعر کی لخت
اور اک روز مسلم خالد | بولا میر سے یونہی ای ماجد

گلدستۂ شریفہ

اور اسی شب کو خواب میں دیکھا | رویتِ حضرتِ رسولِ خدا ﷺ
کیا ارشاد مجھ کو ای لڑکے | کہہ تو ہے کون سے قبیلے سے
بولا تیری گروہ سے ہوں ٹھیک | بولا نزدیک آ گیا نزدیک
بولا منہ کھول کھولا میں نے شتاب | ڈالا اسمیں مبارک اپنا لعاب
بر زبان و دہان و لب میرے | وہ کلا ہے کمال رحمت سے
اور برکت کی وہ کیا ہے دعا | حق میں میرے بجوش لطف و عطا
بعد اس واقعے کے مجھ سے کبھی | ہرگز اعراب میں خطا نہ ہوی
حرملہ شافعی سے ہے ناقل | کہ مری کودکی میں اے عاقل
دیکھا اک شب رسول کو بمنام | کہ تھا در مسجد الحرام امام
اور وہ فارغ ہوا جب نے نماز | کیا تعلیم قوم کی آغاز
میں بھی نزدیک جا کے عرض کیا | یا نبی اب مجھے بھی کچھ فرما
پس نکالا ہے وہ شہ دو جہاں | آستین سے تب اپنے اک میزان
اور عنایت وہیں کیا ہے مجھے | اور کہا ہے یہ واسطے تیرے
ہوا بیدار جبکہ میں ای خبیر | اک معبر سے پوچھا جا تعبیر

بفضل خدا
وہ کہا علم بن سہارا جب
لا و دیکھا نقیب ان سا دیکھ
لا و دیکھا امام انام
اور تو نعرہ رسول انام
و سنت
پیر ... کا وہ امام اجل
کیونکہ ... ہے یقین افضل
سب ... اشارہ ہے
اور ... بشری
کہ تو جانے حقیقت
اور کہا ہے محمد ابن حکم
ای اکرم
اور شافعی جب
حاملہ شافعی سے جبکہ ہوی
خواب ... حمل میں دیکھی
... مشتری ... امام
... اسکے شکم سے ...
بارہ نور اس سے ...
کیا اطراف خلق کو خستہ ...
یوں

یوں کہی ہیں معبران تعبیر
کہ وہ بچے سے نور فیض کثیر
پاوینگے جابجا خواص و عام
ہووینگے مستفید اس سے تمام
فخر رازی نے لکھا ہے یوں ای یار
کہ کہا شافعی امام خیار
مرتضی آیا خواب میں میرے
میں کیا تب مصافحہ اس سے
اپنی انگشتری نکالا وہ
اور انگلی میں میرے ڈالا وہ
بولا تعبیر اسکی میرا چچا
کہ مبارک مصافحہ اس کا
ہویگا باعث امان ز عذاب
اور ڈالا انگوٹھی جو وہ جناب
یمن سے نام اسکے تیرا نام
شہرۂ شرق و غرب ہووے تمام

گلدستہ در ذکر اشیاخ کبار و اساتذۂ نامدار آن امام عالیوقار

فخر رازی کہا ہے رکھ تو یاد
شافعی کے اکابر استاد
پانچ مکی ہیں اور چھے مدنی
چار عراقی ہیں اور چار یمنی
اہل مکہ سے پہلے ہی سفیان
بن عیینہ محدث ذیشان
شافعی اسکو کہتیں بولا یار
وہ نہ ہوتا تو جاتا علم حجاز
دوسرا خالد کا ہے پسر مسلم
تیسرا ہے سعید بن سالم
اور داود شیخ چارم ہے
اور عبد المجید پنجم ہے
اور شیوخ مدینۂ اقدس
پہلا استاد مالک بن انس
اور ابن سعید انصاری
اور عبد العزیز دارا ری
اور براہیم شیخ ہے چوتھا
بن محمد بن ابی یحیی
اور محمد ہے ابن اسمٰعیل
ابن نافع ہے چھٹوا شیخ جلیل
اور شیوخ یمن رفیع مقام
پہلے مطرف ہے دوسرا ہے ہشام

اور عمر از صحاب اوزاعی
یحیی ابن حسان ای بھائی
اور ملک عراق کے استاد
ہیں وکیع ایک دوسرا حماد
تیسرا استاد اسکا اسمٰعیل
عبد وہاب چارواں یعقل
جملہ نیس ہیں یہ لگے امجاد
رحمت حق ہو تو رہیں دلشاد

گلدستہ در ذکر تلامیذ آنجناب کہ از وی اخذ علم دین کردہ و روایت فقہ و حدیث نمودہ اند

ہیں جو فقہ و حدیث کے راوی
یعنی شاگرد اسکے ای بھائی
ہیں بہت ان سے اول و اجمل
ہے بلا شبہ احمد حنبل
ہے

ہے عجب شافعی کی شان عظیم
ہینگے ہر دم امام اہل ادب
یعنے مالک ہی استاد اجل
اور شاگرد شافعی کا دوم
اور تلمیذ تیسرا ایلے قبل
اور امام ربیع ہے چوتھا
شافعی کے کتب کا بالتحقیق
پانچواں حرملہ بن یحیٰی

اسکا شاگرد و استاد کریم
مجتہد سرو صاحب مذہب
اور شاگرد احمد حنبل
ہے امام بویطی اکرم
بو ابراہیم ہیگا اسمٰعیل
اسکا شاگرد و خادم والا
وہی راوی ہی صاحب توفیق
بوجہ شاگردی یقین اسکا

خیابان سیوم

در ترحیل آں امام جلیل زمکہ شریفہ بمدینہ منیفہ واخذ علوم اقدس از امام مالک ابن انس رح

بولتا ہی امام فخر الدین
شافعی از ائمہ بسیار
سب وہ علما میں اعظم و اقدس
شافعی بولتا ہے یوں پہلے
ذکر مالک سنا دریں اثنا
اسکا شوق ملازمت بسیار
تب موطائے مالکے ہیسر
میں کیا حفظ جلد ای آگہہ
لیا خط سفارش ایک اس سے

کہ ہے رازی سے مشتہر جو یقین
استفادہ کیا ہے علم ای یار
ہے بہ تحقیق مالک ابن انس
فقہ پڑھتا تھا پاس مسلم کے
کہ ہے وہ پیشوا زمانے کا
دل ہیں میرے ہوا ہے لیل و نہار
مستعار ایک شخص سے لیکر
اور گیا نزد والی مکہ
نام سے والی مدینہ کے

اور بنام امیر امام مالک ہی
پیش نے کا ہیں ہوا راہی
پیش نے کا جو کہ حاکم تھا
اور مدینے کا خط کو پہنچایا
پس ہے بلکہ وہ خط مکتوب
جب مطالعہ کیا ہے وہ مکتوب
مجھکو کہنے لگا ہے اس اسلوب
ہے سیری بطی
از زمین مبارک مدینہ والا
ای جوان تا مدینہ جانا ہے آسان
ہے مدینہ کبھی جانا ہی مشکل جان
جانا مالک کے گھر ہی
ویسے کہ وہ نہ کھولتا ہی در
کھڑے رہنا ہے منتظر در پہ
چار و ناچار ساتھ وہ میر
آیا جو نزدیک امام مالک کے
حلقہ در کو اسکو کھولا جب
باہر آئی ہے اسکی باندی تب

اسکو

اسکو یوں حاکم مدینہ کہا / کہ تو خواجہ سے اپنے کہدے جا
کہ کھڑا ہے امیر آ در پہ / گئی باندی یہ سنکے گھر اندر
دیر کے بعد پھر کے وہ آئی / اور ز مالک پیام یہ لائی
مسئلہ گر تو پوچھتا ہے شتاب / رقعہ لکھ تا لکھوں میں اسکا جواب
یا رہے گر تو دوسری حاجت / جا تو واپس مجھے نہیں فرصت
وقت مجلس کے آ تو پاس مرے / بولا حاکم جواب یہہ سنکے
بول جا کر کہ والی مکہ / بھیجا ہے نام سے ترے رقعہ
ہے مہم ضرور تیرے سے / گئی باندی یہہ بات بھی سنکے
کرسی اک لا رکھی ہے وہ باہر / بعد آیا وہ قدوۂ فاخر
تھا معمر وہ پیر مرد جلیل / اور تھا قد پاک اسکا طویل
تھے وجاہت کے سر بسر آثار / ریش سے اسکی ظاہری ہشیار
کرسی اوپر وہ آکے بیٹھا جب / خط دیا والی مدینہ تب
کھول مکتوب کو وہ پڑھنے لگا / جب یہ فقرہ یہ آکے ہی پہنچا

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِدْرِیْسَ رَجُلٌ شَرِیْفٌ مِنْ اَمْرِہٖ وَحَالِہٖ کَذَا فَتُحَدِّثُہٗ وَتَفْعَلُ وَتَصْنَعُ

آیا فقرہ یہہ پڑھتے ہی بغضب / خط وہ ڈالا وہیں میں پر تب
بولا تسبیح پڑھ وہ باعزت / آہ علم رسول کی نوبت
پہنچی اس حد تلک کہ لوگ آکے / طلب اسکو کریں وسیلوں سے
سنکے حاکم ہوا ہے یہ مبہوت / لب نہ کھولا وہیں کیا ہی سکوت
میں کہا اے امام دین نبی / کہ سو تم ہیں ایک مرد مطلبی
سن کرم سے یہ ہے مرا احوال / سنا تفصیل سے وہ با جلال

ایک ساعت میں سارا قرآن دیکھا
اور قرآن سب اپنے وہ سیکھا
اور پوچھا کہ کیا ہے ترا نام
میں محمد کہا ہے میرا نام
وہ کہا مجکو ای محمد اب
حق تعالی سے ڈر تو روز و شب
اور پرہیز کر گناہوں سے
امت شاہ انبیا میں مجھے
دیکھا شان عظیم رب غفور
قلب میں تیرے ا دیکھا کو نور
معصیت سے وہ نور کو نہ بجھا
رہ ہمیشہ بطاعت و تقوی
میں موطا کتاب کا پڑھنا
کر دیا تب شروع ای دانا
سنکے وہ حسن قرأت و اعراب
متعجب ہوا وہ نیک نصاب

قصہ

قصہ کوتاہ جب کیا آغاز
درس میں اس کتاب کا بہ نیاز

جب سبق بسکہ دن میں چھپتا تھا
ہو وہ شائق بہت سماعت کا

بولتا تھا کہ اور زیادہ کر
پڑھتا تھا اور ہو کئی ہی شتر

تاکہ گذری ہیں تھوڑی ہی ایام
میں کیا ہی ہو کتاب کو وہ تمام

جبتلک وہ امام زندہ تھا
میں مدینے میں ہی مقیم رہا

اور میں اس سے جا کی جبکہ ملا
عمر تہی میری سیزدہ سالہ

خیابان چہارم در ذکر حدیث صحیح کہ در شان آن فخر الاجداد وارد نشست و بیان بعض فضائل و مناقب آن والا مرتبت

یہہ حدیث صحیح خیر انام
لایا آگاہ بہ وضعۃ الاسلام

ہے خبر اک صحیح و بس اشہر
جسکی ہے معتبر کتب میں خبر

کہ کہا یوں نبی کہ ای مردم
کبھو آگے قریش کو ہی تم

مت بڑھو آگے انکی تم ہرگز
ہونا آگے انہوں کی نہیں جائز

اس سبب سے کہ انکا اک عالم
جسکے فضل و شرف میں نہیں کچھ کم

کریگا علم سے ہی مشہور
طبقات زمیں کو علم سے پور

یوں کہا ہے امام دیں احمد
نہیں فضائل کو جسکو ہے کچھ حد

اور ابن معین یحیی تمام
اور اسیطرح سے بہت اعلام

کہ بلا شک وہ عالم با زین
شافعی ہی نہیں کچھ اسمیں مَین

یہہ حدیث اس ہی پہ صادق ہے
اسکے مضمون کا وہ لائق ہے

قرشی کوئی علم سے بے ریب
نہ بھرا یوں زمیں کا دامن و جیب

یہہ خبر ہے صحیح بے تکرار
منکر اسکا کہیگا جہل آثار

جس نے موضوع اسکو بولا ہے
وقت اپنے جسد کا کہولا ہے
ثبت ہی اسکی ہو بے کم و بیش
ہے طرق اسکی بطیب العیش
سب وہ مشہور ہیں
جامع علم باطن و ظاہر
مستند اسکا ہے بہ خاص
گنج عرفان محمد ابن حکیم
ہے جو علم وہ فہیم
ترمذی ہے جو منبع مشتہر
تابعیت وہ
تھا با بند کوئی مذہب سے
بعد آخر ہیں با خضوع و خشوع
کیا سے لا اشیا سے رجوع
واقع ہے اسکو دیکھا ہیں
اور اسطرح اس ہی تقلید ہے جہاں میں
شرع میں تری ہو مجتہد
گذرا ہے ہیں ای شفیع ہر دو جہاں

کسکا مذہب میں اختیار کروں | قول پر کسکے میں اپنا دہروں
مجکو ارشاد تب کیا سالار | مذہب شافعی کو کر مختار
یعنے بیشک وہ مذہب منصور | میری سنت سہی ہو گیا ہے پور
یونہی تاج انام راس کرام | ہے لقب جسکا حجۃ الاسلام
جسکو احیای دیں میں جد ہی | قرن خامس کا جو مجدد ہے
فخر دوران امام غزالی | جسکا عرفاں میں رتبہ ہے عالی
قوت علم سے بوجہ سدید | چاہا کرنے کو اجتہاد جدید
استخارہ کیا بذوق و خشوع | یعنے ختم رسل طرف ہو رجوع
دیکھا ہے خواب میں کہ وہ سرور | بیٹھا ہے ایک قصر خاص اندر
چار دروازے ہیں لگے اسکے تمام | بیٹھا ہے ہر در او پر ایک امام
متوقف ہوا ہے وہ آن | کہ کدہر سے میں جاؤں پاس ان
ایسے میں جان انبیا کا مراد | اسکی تیں اسطرح کیا ارشاد
ہے محمد جدہر ادہر جاوے | اسکے در سے ادہر طرف آوے
دیکھا یہ خواب جب وہ با اجلال | دہو یا ہے دل سے اپنے تب وہ خیال
مذہب شافعی لیا فی الحال | اور یہ بیتیں کہا وہ فرخ فال

انّ المذاهب خیرها واصحّها | هذا قال لہ خیر الانام الشافعی
فاخترتہ مذهبہ وقلت بقولہ | واجعلتہ یوم القیمة شافعی

یعنے بیشبہ خیر مذہب ہا | اور صافی ترین مشرب ہا
مذہب شافعی ہے بر کم و کاست | جو ہے خیر الانام نیک صفات
اسکا مذہب میں اختیار کیا | اسکے قولوں سے میں نے بہرہ لیا
اور اس شاہ دیں کو روز جزا | میں نے اپنا شفیع گردانا

پس بنایا ہے وہ کتب بسیار
شافعیہ کا بھی ہے یہی مدار
وہ کتب ام بسیط زینت دین
ہا ہے وسیط بسیط میں جو متین
اور لکھے ہیں کتب میں کہ تحقیق
کہ جب آیا شہاب ابن بلیق
پیشوا ہے جو راہ عرفاں میں
مشتہر ہے جو کشف و وجد میں
جانب حضرۃ عطاء اللہ
علم و عرفان میں ہے جو عالیجاہ
شاذلی سے ہوا ہے جسکا سمر
مذہب مالکی سے تھا مشہر
بولا اسکو کہ ای فخار جہاں
کیا چاہتا ہو میں سلوک بیاں
ہو و لیکن میں شافعی مذہب
ہے مرا دل ہوا و ہمہ مشرب

ہے

ہے محبت مجھے امام کیساتھ | عشق میں اسکی محو ہوں دن رات
گر تو چھوڑے مجھے یہہ ہے یہ | رہوں خدمت میں تیری شام و سحر
وہ کہا و عجب یہہ کیا ہے خیال | کیوں ہوا تجکو یہہ گمان محال
تجکو مذہب ترا مبارک ہو | کہتا ہوں فائدہ میں ایک سنیو
کہا ہے ایسے شیخ پاک انفاس | پیر میرا جو ہے ابو العباس
ہیں سنا ہے شیخ سے اکبار | بو الحسن تاج اصفیای کبار
شاذلی سے جو ہو گیا ہے شہیر | جسکا دیکھا نہیں زمانہ نظیر
شافعی نیں کیا ہے جگ سے گذار | جبتلک نیں ہوا ہے قطب مدار
اور لکھے ہیں شیخ متبولی | حد سے باہر ہے جسکی مقبولی
ایسا بیدار بخت تہا وہ امام | کہ بہ بیداری دیکھتا تہا مدام
حضرت سید رسل کے تیں | کیا کہوں اسکے اس مقام کو میں
بولتا ہے کہ حضرت خاتم | کر دیا تھا مجھے بلطف و کرم
سید احمد کیساتھ بھائی پنا | جو ہے بدوی سی شہرہ ہر جا
اور کہا مجکو یوں حبیب کریم | سنیو اس رمز کو ای ابراہیم
مصر میں گر کوئی ولی نفیس | ہوتا بعد محمد ادریس
سید احمد سے افضل و اعلا | تجکو میں بھائی اسکا کر دیتا
سن تو ای یار مصر میں فون | بہت اکابر ہیں جیسے ہیں اک ذو النون
با وجود اسکے انبیا کا رئیس | بولا بعد محمد ادریس
گرچہ ذو النون کا تہا بڑا پایہ | پن وہ رتبہ نہ اسکا ہے پایا
سید الطائفہ ابو القاسم | جو تصوف میں تہا بڑا عالم
نام جسکا جنید ہے ای یار | صوفیہ کا جسے کہے سردار

یوں کہا ہے کہ شیخ نے یعنی مجھے
ظاہر و باطن امام
جو تھا در نظام ہے جمال
و رہبہ [illegible]
تھا مؤید خدا سے اسکا انتقال
تھا ہمیشہ خدا سے اس کے برادریں
شفقت سیتی یہ [illegible]
یوں کیا نصیح وہ امام
اور دنیا کو پا آزاری ہیں
[illegible] عنبر خواری
ہے گزراں گھر ہیں [illegible]
ہیں عمارات اسکی سب ویران
ہیں اسکے سب [illegible]
زائش فہم اسکی جمعیت
ہے پراگندہ اسکی نکہت و کلفت
دولت اسکی محض کمی
ہیں زیادہ اسکی عین غمی
ان و ذائقی ہے [illegible]
سید تو ہو حق سے راضی و
رکھا اور سیو اپنا کر حاصل

دار

امام ہمام کی شیرہ ہمت
و مجادلہ وی با ہارون رشید

نقل ہے کہ شافعی امام زمن
جبکہ در دین قرنا ہوا یمن
اور وہاں اسکی عمل پوچھا ہو
تھا وہاں واقع فساد و شر و شور
حاسدان لیکر حمد اسیر
یمنی تھے اہل اعتزال الکثیر
ابنا دونوں یحیی ابن عبد اللہ
بن حسن بن علی ولی اللہ
اور سادات اسکی چند صحاب
وہاں کبھی تھے خروج کا اسباب
انسے اور ان بہت جوش ہوا
ایک تھا سند نہیں اسکو لکھا
کہ جو ان اکی مجادلہ میں

شافعی

دار فانی کو چھوڑ دے ای یار
دار باقی ابر کر اپنا مدار

یہاں ترا عیش ظل زائل ہے
جینا تیرا جدار مایل ہے

روز و شب کر مداومت بعمل
اور کوتاہ کر دے اپنی امل

اس طریقے میں ایسے اسکے نکات
اور معارف میں اسکے سب کلمات

ہیں گے از بس لطیف و شور انگیز
اور ہیں سب صوفیہ کے دست آویز

بسط چاہتا ہے یہ بیان بخواہ
یہہ رسالہ تو ہے نپٹ کوتاہ

ورحبن کیلیئے یہ ہے منظوم
ان کو کیا کر سکینگے وہ مفہوم

اور مقامات اسکے ہیں بیحد
اور کرامات اسکے ہیں بیعد

تھا سب اخلاق بیچ وہ اکرم
مظہر خلق حضرت خاتم

جو تھے اسوقت اکابر اعلام
اوستاد اسکو جانتے تھے تمام

احمد حنبل آن امام ہمام
جسکو صد لقیت میں ہے گا مقام

سر و سر دو کون کے اخبار
جسکو تھے یاد و سالک ای یار

باوجود اس علوم و تقوی کے
زین پوش اکا دوش پر لیکے

دوڑتا تھا رکاب میں اسکے
ہو رکھتا تھا اعتقاد اس سے

محو تھا اسکی وہ محبت میں
تر زبان تھا نت اسکی مدحت میں

کسی بولا کہ کیا ہوا تجھ کو
کہ باین علم و فضل و زہد کی تو

شافعی کے رکاب میں چلتا
اسکو وہ مقتدا جواب دیا

تجکو بھی شوق علم گر ہوتا
اسکی خدمتمیں عمر کو کھوتا

خیابان پنجم

در خروج آن مقتداے زمین بسوے یمن پس مقید شدنش از آنجا بجہد حساد و رفتن وی به بغداد و بیان مصاعب شدیده که

شافعی نام صاحب تقدیس — ہے وہ سادات میں شریک یہاں
اسکی تیغ زبان لطیف بیان — کرتی ہے بے نیام ایسا کام
تیغ براں کرے نہ ویسا کام — اگر تو چاہے حجاز کی دولت
کہ ہو باقی ترے یہ با شوکت

جلد اسکو بلا تو اپنے پاس — ہاروں سنتے ہی یہ خبر ہراس
سب وہ سادات شافعی کہتیں — قید کرکے بلایا جلد وہیں
بولتا ہے وہ قدوۂ آفاق — جب ہمیں لے چلے ہیں سوے عراق
ہمکو ایسا کئے تھے قید شدید — نہیں آرام کچھ دیے ہیں عنید
ناخن و موے سر تراشی کی — ہمکو رخصت نہیں دی وہ کبھی
صد و ہشتاد و چار وان تھا سن — ماہ شعبان کا تھا وہ روشن
جا کے ہم جبکہ پہنچے ہیں بغداد — نیم شب گذری یہ وہ اہل عناد
ہمسے دس دس کو پاس لا رنکو — قید خانے سے لیکے جاتی تھے
بیٹھ ہارون از پس پردہ — بات اک اک کی خاطر خواہ
حکم کرتا تھا قتل کے ان کا — آہ جلاد قتل کرتا تھا
ہاروں اور بھائی اسکا بالتخصیص — قتل سادات پر بہت تھی حریص
پہنچی جب میری قتل کی نوبت — کردیا حکم وہ بھی با سرعت
میں کہا مجھسے اسلئے ای امیر — کر مرے قتل میں فوری تاخیر
مجھ پہ تہمت کہی ہیں یہ باطل — میں نہیں ہوں یہ قوم میں داخل
میں نہیں تیرے پہ خروج کیا — نہیں تیرے سے انحراف لیا
سنکے ہاروں بات یہ با غور — بھیجا زندان میں مجھے فی الفور
چغلی پھر لوگ جب کئے ای یار — پھر بلایا ہے مجکو دوسرا بار

میں کہا ای امیر اہل وفا
بالتواتر سنا ہے نہیں یہ خبر
جب سے اپنی قوم کا سر
نہیں رکھتا ہی قتل تو جانے
اور کرتا ہے انکا عذر قبول
وہ کہاں ہے یہ امر معقول
لیکہ صاحب ترا ہے انکار بیہ
یہ بغاوت کیا ہی جو اہ
اسکے لوگ اسکے تابعدار
اور تو تھا اس گروہ کا سردار
عذر باقی ہے کیا ترا صاحب
ہے جواب اسکا یوں وہاں ہو ب
میں جواب سخن یہ صاف
تو ہی لایا ہے میری تا بانصاف
اب میں کرتا ہوں بار گران
لیکہ نجیب کا ہے
مشغول ہوں اسلئے تو جان

اور توریت آئی موسی پر
اور انجیل آئی عیسی پر
آئی داود پہ زبور ہے جان
سید المرسلین پہ قرآن
جامع ان چہار قرآن ہیں
کہ محمد مبین ہے نسبت
بولا ہاروں بیان یہ سن اسکو
خوب تفصیل سے کیا ہے تو
ہے کیا میرا سوال از قرآن
جو ہے نازل بسید اکوان
تب کہا شافعی امام کبیر
کہ ہیں قرآن کے علم کثیر
کسی سے ترا سوال ہے بتفصیل
ہاں ترا شرح یا کہ از تاویل
یا ہے پھر تا آیت کا طرف
ایسے معنی کہ اس کے قبل
و بعد کے مطابق ہو ادراک
آیت

ہاروں اپنے غلام کو بولا
تب وہ زنجیر جلد آ کھولا
ہیں کہا ای امیر دانشمند
کیا نہ رکھتا ہے کام تو یہ پسند
مازنی خارجی کے زیر علم
ہیں کبھی اور مومناں نہوں قائم
ہوویں زیر لوای ابن حسن
نام عبداللہ جسکا ہے روشن
ہاروں تکیہ لگا جو بیٹھا تھا
بات سنتے ہی یہ ہوا سیدھا
بولا زیر لوائے آل رسول ص
رہنا بہتر ہے اور ہے مقبول
رہنے سے خارجی کے زیر لوا
ہے بلا شبہ افضل و اعلا
پر سنا ہوں کہ ہے ترا یہ کلام
کہ ائمہ قریشیاں ہیں تمام
کیا ہے اس قول پر تری حجت
تب پڑھا شافعی ہے یہ آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

حات اللہ یہ آ ہیں نے کہا
جھوٹھ بولا ہے کوئی تجھ سے آ
نقل ہے جب سنا ہے یہ ہاروں
ہوا خاطر کو اسکی چین و سکون
اس امام ہمام کی عزت
جا کی اسکی دلمیں باسر عزت
پاس اپنے اسے بلایا ہے
اور تعظیم سے بٹھایا ہے
اسکو پوچھا کہ در کتاب اللہ
علم کتنا ہے تیرا ای آگہ
شافعی یوں دیا ہے اسکو جواب
حق کے ہیں بھیجے چہار کتاب
چار کہلیں کتاب ہیں اکبر
اور ہیں باقی صحائف اصغر
آئے ہیں دس صحیفے آدم پہ
اور پنجاہ بہ شیث پیغمبر
تیس ادریس پہ ہیں با تکریم
اور دس آئے ہیں پہ ابراہیم

آیت اس معنی کی متحمل بھی ہو اور وہ معنی کتاب و سنت کا مخالف نہووے طریق استنباط سے ۱۲

یا ز متشابہات قرآنی [۱]		یا ہے از محکمات قرآنی [۲]

متشابہات وہ آیات ہیں جو متحمل دو معنی کے ہووے سبب سے احتمال مرجوع ضمیر طرف دو مرجع کے یا شرکت رکھنے سے کلمے کے دو معنی میں ۱۲ [۲] محکمات وہ آیات ہیں کہ عربی لغات جاننے والا اُن آیات سے ایک ہی معنی سمجھے ۱۲ منہ

یا ز منسوخ [۳] یا ہے از ناسخ [۴]		حکم جسکا دوام ہے راسخ

[۳] منسوخ وہ آیات ہیں جس کا حکم باطل ہو ۱۲ [۴] ناسخ وہ آیت ہے کہ کوئی آیت کے معنی کو باطل کرنے والی ہو ۱۲ منہ

جسکی منسوخ [۵] یا تلاوت ہے		حکم اس کا مگر سلامت ہے

[۵] منسوخ التلاوت یعنے تلاوت جسکی منسوخ ہوگئی جیسا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا ۱۲

یا تلاوت ہے اسکی ثابت اب یا جو ضرب [۶] الامثال حق لایا		حکم اسکا مگر اٹھا یا رب یا جو چیزوں کو اعتبار کیا

[۶] جیسا کمثل الحیوۃ الدنیا یا کمثل العنکبوت وغیرہ ۱۲ [۷] جیسا ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشی [۷] فاعتبروا یا اولی الابصار

یا دیا ہے جو خالق کرتار یا ز مکیہ [۸] یا ز مدنیہ [۹]		حال شیں [؟] ہیں سے اخبار لیلیہ [۱۰] بولوں یا نہاریہ [۱۱]

[۸] جیسا سورۂ بنی اسرائیل مکے میں نازل ہوا سوائے اسکے .. اور چند سورے ۱۲ [۹] یعنے وہ آیات جو مدینہ میں نازل ہوئے ۱۲ [۱۰] یعنے جو آیات کہ رات کو نازل ہوئے ۱۲ [۱۱] یعنے وہ آیات جو دن کو نازل ہوئے ۱۲

یا سفریہ [۱۲] یا ز حضریہ [۱۳]		یا ز تنسیق وصف کی آگہی [۱۴]

[۱۲] یعنے وہ آیات جو سفر میں نازل ہوئے ۱۲ [۱۳] جیسا اللہ اپنے وصف میں فرمایا۔ ہو اللہ الخالق البارئ الخ یا بدون کے وصف میں جیسا عتل بعد ذالک زنیم ۱۲ یا نیک کاروں کے وصف میں فرمایا جیسا قد افلح المومنون الذین ہم فی صلوتہم خاشعون ۱۲ منہ

یا ز منسوخیہ سو بعد لعلیں
یا ز اعراب وجوہ کہیں
یا کہ ... سے بھی کہیں
یا کہ آیات سے یا ان پر
یا وجوہ معانی اور لغت
یا وجوہ سے مختلف قرات
یا کہیں ان سے لکھوں تعداد
یا کہ آیات کا کروں زیادہ
یا کہ حرفوں کا گنیں سو عالیشان
یوں ہی قرآن کے وہ پانچ علم بیان
[۱۵] ... بعد ...
... لکھتا تھا ...
اور بھی لکھا ہے اس کا
... ہارون ...
اور لکھا ہے ...
کریں ان کے علوم سے ہی یاد
حفظ قرآن کا یقین و عہد
... سبھی کا سنا
... ان کے علوم سب کمال
پھر لکھا شافعی نے ...

کتنے ہیں فاتحہ کے حرف تمام
یوں دیا تب جواب اسکو امام

کیا تو بسم اللہ ای نکو آئین
اسکے آیات ہیں گنی یا نہیں

نہیں بولا کہا وہ با تقدیں
تو ہیں حرف اسکی کسو گنائیں

ہاروں یہ سنکے تب جھکایا سر
ہاتھ کھینچا ہے آستیں اندر

کیا تعداد ہیں وہ حرفوں کا
بے کم و بیش اتنے ہی پایا

اور بولا ہے تجہ کو شانِ عظیم
در علوم کتاب ربّ کریم

بعد پوچھا ای زبدۂ امت
علم کتنا ہے تیرا اور سنت

سنکے یہ بات وہ رفیع جناب
جلد کہہ اسطرح دیا ہے جواب

وہ احادیث جانتا ہو نہیں
وجہ ایجاب پہ جو آئے ہیں

ترک اس چیز کا یقین ہرگز
یاد رکھ تو کبھو نہیں جائز

اور بوجہ حظر جو آئی چیز
فعل اسکا روا نہیں ای عزیز

آئی جو وجہ خاص پہ باخیز
نہیں جائز ہے اسمیں شرکت غیر

اور جسکا خروج کر معلوم
ہو دبی شبہ و شک بوجہ عموم

غیر بھی اسمیں ہے جہد داخل
غور اسباب ہیں کر ای عاقل

اور جواب سوالِ سایل ہیں
نکلی جو چیز یاد رکھ دل میں

غیر کتنی بھی اسکا استعمال
نہیں جائز ہے اسکو نقل

از رہ ام علوم سے جو شئی
سینۂ مصطفیٰ میں آئی ہے

اور جس چیز پہ کیا ہے عمل
شاہِ کونین احمدِ مرسل

اقتدا اسکا دوسروں کے تئیں
پہنچتا ہے بغیر شبہ یقیں

اور خصیصہ ہے جو پیمبر کا
غیر کو پیروی انہی ہے روا

کہا ہارون سنکے یہ ای لبیب
دیا سنت کو تو عجب ترتیب

ادر اسم کو کیا ہے جاری
قاضی اسکو ملا یقین ہی پاکی
شافعی بولا یہ سب نقص غذا
پایا ہمنے اور سارے دکھ پر چھا گئی
ہمکو اور تجکو یہ شرف بقول
حقتعالی دیا بجا و رسول
پوچھا ہارون اسکو پھر اعلم
عربیت میں کیسا ہی عالم
شافعی نے اسی کہا ای جان
وہ ہمارا تو خاص ہے میدان
اسمیں ہے ہمکو سبقت و تقدم
اسپہ شاہد ہے یہ کلام کریم
قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه
نہیں بھیجا نبی یہ قوم میں داخل
ہے فضیلت یہ قوم کو حاصل
اصل

اصل تحکم ہے ڈالیاں اونچے
اصل تو او ہیں فرع ہم اسکے
بولا ہارون ہو بہت خورم
بارک اللہ فیک ای اکرم
پوچھا پھر علم شعر کیسا وہ
اسکے انواع سب سنایا وہ
جاہلیت میں کہ اور دور اسلام
جو ہوئے شاعران شہیر انام
اور جو گذرے مولدین تمام
جانتا ہوں میں سارے یہ اقسام
پوچھا ہارون ای امام ہمام
علم کیسا ہے تیرا در احکام
شافعی یوں دیا جواب اسکو
کیا عبادات پوچھتا ہے تو
یا کہ پوچھے معاملات کو تو
یا کہ پوچھے مناکحات کو تو
یا عتاق و محاربات و عقول
فقہ کے ہے کتب سے جنکا حصول
کہوں بیع و شرا و یا کہ دیات
یا کہوں اشربہ و مطعومات
اور پوچھا ہے جب زعلم نجوم
شافعی بولا ہے مجھے معلوم
نجم سائرہ بھی اور فلک دایرہ
قطب ثابت سے بھی ہوں میں ماہر
جانتا ہوں منازل نیریا
استقامت رجوع خوش آئین
اور سعود و نحوس اور ہیات
اور طبائع بھی انکے تاثرات
اور میں جانتا ہوں وے چیزیں
ابتدا جس سے بجردبہ میں کریں
اور جس سے فصول کے احوال
جانیں اور لاویں اپنے استدلال
اور جس سے نماز کے اوقات
بوجھے جاتی ہیں قرن ہے یارات
اور چیزیں جو ہیں گلے اسکو مثال
جانتا ہوں مفصل و اجمال
بھی کیا ہے وہ عرض دسعدمت
کسقدر جانتا ہے تو علم لغت
وہ کہا کیا کرو تمہیں اسکا بیان
وہ تو ہے سب ہماری زبان
بعد پوچھا طبابت و حکمت
وہ دیا یوں جواب با عزت

خون بہا

نحس

ستارہ گانی

کہ مجھے روم کے حکیموں جو
اور یونانیان کے طبیباں جو
اور بقراط اور جالینوس
مثل بقراط اور بطلیموس
اور سقراط ... ہیں یکجی
جو کہ انکے کتب میں ہیں سبھی
اور اطبا عرب کے بھی جو تھے
ہند کے بھی فلاسفہ انکے
اور حکما کے نسخوں میں ہیں خبر
اور کتب میں انکی پڑھیں ہیں
جو کہتے ہیں بنثر و نظم زبان
وہ مجھے یاد ہے نہیں تعجب ہے
پوچھا ہارون پھر تعجب سے
علم انساب کسقدر ہے تجھے
بولا میں جانتا ہوں سب اقوام
اور انساب جانتا ہوں کرام
ہے ہی میں یجانسب تیرا
اور ہی میں ہے ہاں نسب میرا

ترے اجداد اور مرے اجداد | وہی انساب سے ہیں ٹھیک نہاد

جبکہ ہارون نے سنا یہ بیان | جان و دل سے بہت ہوا شادان

وہ جو تکیہ لگا کے بیٹھا تھا | جوش فرحت سے راست ہو بیٹھا

اور کہا ای محمد ادریس | جانا ہے تو عجب علوم نفیس

خوش ہوا دل مرا بیان سے ترے | تو معظم ہوا نظر میں مرے

جلد اب کچھ مجھے نصیحت کر | تا مرے دل میں سکا ہووے اثر

ہووے ظاہر تری فصاحت اب | لوگ حاصل کریں افادت اب

موعظت میں وہ تب زبان کھولا | یوں جواہر ہے پند کی رولا

چھوڑ دیوے اپنی حشمت و ہیبت | اور تو وضع کی کر قبول صفت

دوش سے اپنے کبر کی چادر | ڈالدے عجز سے بشام و سحر

روبرو اپنے رب کے تو بہ یقیں | جان اپنے کو عاجز و مسکین

ہے اسکے طرف ترا جانا | ایکدن یاد رکھ یہ ای دانا

خوف و خشیت اسیکی رکھ دلمیں | اسکو ہی یاد کر توکل میں

جو کہ اسبات پر رکھیگا نظر | کہ موکل خدا کا اک اسپر

ہے نگہبان یقیں صباح و مسا | کرے لازم وہ آپ پر تقوی

پاس حضرت کے جبرئیل امین | ایکدن آکے یوں کہا یہ یقیں

یَا مُحَمَّدُ عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَحْبِبْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ

کہی سخن ایسے ہی نصیحت کے | بس فصاحت سے اور بلاغت سے

از رہ اختصار اور ایجاز | یوں کیا ہے بیاں وہ با انداز

جس سے ہارون بیقرار ہوا | درد و رقت سے اشکبار ہوا

بعض رسالوں میں اور تحفہ میں | شافعی نے کہکے پکارا یوں

ای جوان بولا وہ تو غضب سے | کر نظر رقت سے امیر اور پھر

تب اسکو بہت رلایا تو | دیکھ غصے سے شافعی ان کو

بولا ای اہل ظلم کے اخوان | ای امہ کے دشمن نادان

جانو دنیا ہمہ وار فانی ہے | ہرگز اسکو نہ جاودانی ہے

اسکے لذات بیوفا کیسا | پیچھے اپنے نفوس کا کم نہیں

ہیچ عقبی کیتی طرح سے | کیا ہے لوگوں کو غم تو کہی

جو کچھ آگے [illegible] | اور پیدا [illegible]

امتحان ان سے ہاں کیا تہا رب
چھوڑ اپنے نشیمن اور قصور
آخرت میں حساب باقی ہے
بعد ہاروں کو کہا ای امیر
کہ تجھے آخرت میں ہووے نجات
سن یہ ہارون بہت بسوز و گداز
اور بولا کہ ای بن ادریس
تو چلایا جو ہے یہ تیغ زباں
بولا یہ تیغ تو قبول لے اگر
ورنہ یہ تیغ ہے تری پرجاں
ہاروں اس پند سے ہو متاثر
ایک ساعت کی بعد با عزت
بعد آتا تھا پھر کے جب وہ امام
بعد چاہا کہ دیوی اسکو قضا
پوچھا ہے اور کچھ بھی حاجت
کہ بقدر کفاف جو ہے یقیں
ہاروں اسبات کو قبول کیا
اور پچاس ہزار درہم تب
اپنے گھر آئے تک وہ بابرکات
سنکے ہارون اس خبر کو کہا
اتباع نبی نہ ترک کیے

ہو گیا خوف ناگہاں وہ سب
بس تہ خاک ہو گئی مقبور
اور رنج و عقاب باقی ہے
آج کر لے تو ایسی کچھ تدبیر
اور دنیا کے عذاب کے آفات
رو دیا ہے بلند کر آواز
ای دُر بحر عزت و تقدیس
تیغ براں سی تیز ہے وہ عیاں
پاوے اس تیغ سے ہی فتح و ظفر
نفع نا دیوے بلکہ دیوے زیاں
دیر تک اپنا تھا جھکایا سر
شافعی کو دیا ہے وہ رخصت
کرتا تھا اسکا وہ بہت اکرام
عذر کر شافعی کیا ہے ابا
یوں کہا وہ امام ذی عزت
مصر میں بس ہی میں ہونگا وہیں
اور رخصت خوشی سی اسکو دیا
شافعی کو دیا بفرح و طرب
سب درہم وہ کر دیا خیرات
کہ ہی مطلب بجود و سخا
جود و بخشش کا داد لیوا رے

خیابان ششم در جود و سخاوت

ہے حبیب سخا و اہل عطا رحمۃ اللہ علیہ
الی یوم الجزا
یہہ روایت حمیدی لایا ہے
شافعی جب مکہ آیا ہے
یعنی صنعا سے ای نکوکردار
دس ہزار اسکے پاس تھے دینار
کہتے ہیں شہر سے ہی باہر
اترا تھا خیمہ دیکے وہ فاخر
لوگ آتے تھے اسکی پاس اکثر
ان کو دیتا تھا وہ بلا تاخیر
وہ زلال نوال کا ساقی
ہوا ایسا نہ کچھ رہا باقی

حکایت

بولتا ہے ربیع نیک نہاد
ایک دن آکے شخص [illegible]

مجکو بولاوے چار اسے دینار
کر کے میر سے معذرت بسیار

ایکدن ہو سوار مرکب پہ
کرتا تھا رہ سے وہ امام گذر

ہاتھ سے اسکے تازیانہ گرا
ایک لڑکا اٹھایا اسکو آ

پاک کر آستیں سے گرد و غبار
ہاتھ اسکے دیا ہی ہوشیار

کہا اپنے غلام کو وہ امام
دے ترے پاس جو کہ ہووے دام

سات دینار پاس اسکی تھے
وہ دیا جلد تر نکال اسے

اور اکدن وہ فخر اہل سخا
مسجد مصر سے نکل آیا

ٹوٹی تب اسکی نعل کی ہی ڈول
رسی دیا شخص اک سے فی الحال

شافعی تب ربیع سے پوچھا
کہہ ترے پاس مال اب ہی کیا

کہا رکہتا ہوں سات ہی دینار
وہ دلایا تبھی اسے اکی بار

حکایت

ایک درزی قمیص اسکا سیا
قدر قامت نہ اسکا جانا تھا

آستیں سید ہی اسکی تنگ کیا
آستیں ڈھانویں ہی کشادہ کہا

لوگ کرنے لگے ملامت اسے
یوں کہا شافعی نے فرحت سے

آستیں تنگ جو رکھا ہی ایک
ہی یقیں وہ وضو کیا طرز نیک

آستیں جو رکھا کشادہ دگر
اسمیں رکھنی کتاب ہے بہتر

دلوی تجکو جب آخر خدا
قاصد آیا تبھی ہی سلطان کا

لایا تھا دس ہزار وہ درہم
ہدیہ شافعی سحاب کرم

تب وہ درزی کو وہ امام کہا
اسکے سینے میں تو جگر کیا

اسکی اجرت میں یہ دراہم لے
وہ ہوا بیقرار یہ سنکے

کام سے اپنے شرمسار ہوا
اور اسکے قدم کو بوسہ دیا

اور دیتا ہی یوں جو بولو در
شافعی تھا مرا بھی خوش طور
پخت الوان نعمت ای ناشر
جاتی ہو کنیز جو
بیش قیمت سی بکو کر کے خرید
اسکو کرتا تھا سطرح تاکید
اپنے اصحاب کو جو ہو مرغوب
وہ پکا کر کھلاوے انکو خوب
پس وہ کرتے تھی جو کہ فرمائش
وہ کھلاتی پکا کے بر خواہش
اس سے ہوتا تھا شافعی مسرور
اس سے راضی رہی خدای غفور

حکایت

تھا محمد جو ابن عبد اللہ
اسطرح بولتا ہے ای آگہ

قولہ

قدوۂ شرع شافعی یک روز | گھر ہمارے ہوا ہے جلوہ فروز
اپنے گھوڑے سے وہ اترا یار | چڑھ کہا مجکو میں ہوا ہوں سوار
پھر کہا مجکو پھیر پھیرا ہیں | کہا الطاف سے مرے تئیں
کہ یہہ گھوڑا ہے سازوار تجھے | بخشا از لطف بے شمار تجھے

حکایت

بولتا ہے ربیع اہل صلاح | کہ کیا جبکہ میں نے اپنا نکاح
شافعی اسطرح مجھے پوچھا | مہر عورت کا کس قدر باندھا
میں کہا ای امام سی دینار | بولا اسکو دیا ہے کس مقدار
میں کہا دی چکا ہوں چھہ دینار | گیا وہ گھر میں سنکے یہہ اظہار
باقی دینار جو کہ تھے چوبیس | بھیجا نزدیک میرے وہ ای انیس
کہا بولو اسطرح سن تو | شافعی آیا جبکہ مکے کو
مال تھا اسکے پاس تب ای امین | میں کہا اس سے کر خرید زمین
تا ترے بعد ای امام ہمام | تیرے اولاد کے وہ آوے کام
بعد چند روز اس سے میں ملکر | پوچھا اس مال و زر کی اس خبر
بولا دریافت میں کیا ای یار | وقف مکے کی ہے زمین بسیار
پر منا میں لیا ہوں ایک مکان | جو ہمارے ہیں دوستاں یاران
حج کے خاطر جو آئینگے ہر سال | اتریں تا اس مکان میں خوشحال

حکایت

بولتا ہے ربیع ای کامل | آیا نزدیک اسکے یک سائل

کہہ دیا اس سے سب اظہار
اپنا احوال اسکی پاس نہ تھا دینار
کہا ہی اسکی وہ بھی دیدالا
حاجت اسکو وہ اسکو ای والا
بعد رخصت کے اسکو تو دیا
کر دو درہم اسکو زیادہ تھا
وصلے سی وہ اسکو کہا آیا ہی مجھ
شافعی تب سمجھ مانگے
کوئی سائل مرے حضر سے
کوئی شی پاس میرے حاضر اسکو
خجل اس سے کر دوں ندوان

حکایت

ایک حجام اسکو بلایا وہ
اسکے آ اترا شاوہ
یک شافعی جلد اسکو بو دو سو اس
دیا دینار کر شمار یکجا
اور

اور یوں بولتا ہے وہ اکرم | کہ یقیں بخشش و سخا و کرم
پردہ ہے دو جہاں کے عیبوں کا | نکتہ یہہ یاد رکھ تو صبح و مسا
اور روایات ایسے ہی منقول | ہیں بہت گر لکھوں ہو نسخہ طول

گل دربیان فراست آن امام ذوی الکرامت رحمۃ اللہ علیہ

بولتا ہے حمیدی ای فیروز | شافعی اور ہیں دو تو یک روز
آئے ابطح میں شہر مکے سے | اور وہاں ایک مرد کو دیکھے
میں کہا اسکا کسب کیا ہوگا | شافعی اسطرح مرسے کہا
یا ہے خیاط یا ہے وہ نجار (بڑھئی) | میں کیا جا کے اس سے استفسار
بولا کرتا تھا پہلے نجاری | پہ کسب اب ہے میرا خیاطی (درزی گری)

حکایت

یہہ حکایت ربیع ہے لایا | اہل صنعا سے ایک شخص آیا
شافعی اسکے تیں کہا پہچان | اہل صنعا کو ہے تو بولا ہاں
پھر کہا اسکو ہے تو آہنگر | بولا ہاں ای امام نیک سیر

حکایت

بولتا ہے ربیع بھائی مرا | صحن مسجد میں ایکدن گذرا
کچھ دیکھا نہ تھا اسے وہ امام | یوں بلا کر کیا مرسے کلام
یہ سمجھتا ہوں ہی ترا بھائی | میں کہا ہاں یہ ہے مرا بھائی

حکایت

بولتا ہے ربیع نیک صفات | شافعی با صفا کے وقت وفات
میں بویطی بھی مزنی ای آگاہ | بیٹھے تھے اور ابن عبد اللہ

ایک ساعت تک وہ دیکھا اور
اور فرمایا ای ابو یعقوب
تو مرے قید میں مر جائیگا تو
اور اسطرح بولا مزنی کو
کہ تیرا ہاتھ تو ایسا ہوگا
قیاس میں اس زماں ہوگا
ابن عبد اللہ کو کہا اس تو
ای محمد یہ بات رکھ تو یاد
مذہب پدر کے طرف اپنے
تو کرے گا رجوع میں سمجھے
اور کہا ای ربیع موجب
تو ہے نشر علوم اور کتب

سے بہت قیاس کرنے والا ۱۲

تنبیہ

متبسم ہووینگا مرا آخر | جوں کہا وہ یہ سب ہوا ظاہر

خیابان ہفتم

در ذکر وفات و وصایائی رفیع الدرجات و منامات بشارت آیات کہ بعد وفات وے از اکابر انجاد مروی است

مزنی کہتا ہے وہ امام خیار | جب ہوا مرض موت سی بیمار
تھی ہوا میں کی بڑی شدت | تھا رواں اس سے خون باکثرت
میں عیادت کو جا کے عرض کیا | کیف اصبحت یا امام ہدا
تب وہ فرمایا صبح میں نے کی | بالیقیں اور رہنی میں ہی
اور کھاتا ہوں رزق اپنا میں | منتظر بیٹھے ہوں اجل کا میں

تکمل

پوچھا اکبار پھر کہ ای استاد | کیف اصبحت تب کیا ارشاد
کہ کیا اسطرح میں صبح بجا | صدر ارتحال پر ز جہاں
دیتی بھائیوں کے بھی فراق سبب | اور پیتے ہو جام موت کے اب
اور اب حق کے پاس جاتا ہی | اور جزا بد عمل کا پاتا ہے
نہیں معلوم آہ میرا مقر | ہو وہ جنت میں یا بدار سقر
ہے جنت تو تہنیت ہی بجا | اور ہے دوزخ تو تعزیت ہی بجا
میں کیا عرض ای امام زماں | کچھ نصیحت مجھے تو کر اس آں
تب کہا وہ مجھے خدا سی ڈر | فکر رکھ آخرت کی دل اندر
اور رکھ موت کو تو پیش نظر | اور یہ یاد رکھ تو شام و سحر
کہ قیامت میں روبرو حق کے | بالیقیں ہوویگا قیام تجھے
کر تو ہر دم سی احتراز سدا | اور فرائض خدا کے کیجے ادا

دل شب وفات شافعیؒ کی
میں نے دیکھا ہوں خواب میں ایک
کہ صحرا میں ہیں شخص اک مجھ
ایسے ڈالیں ہیں جلد محمل
اور جنازے کو اسی کے رکھا
منہ مقصورہ سب کے تھیں لا
اور کوئی بولتا ہی ابھی رات
کو چلا ہی یہی جہاں سے وفات
جب ہوئی صبح میں کیا ہوں نظر
شافعیؒ کا جنازۂ اطہر
مثل اس شخص کے ہی لایا
اسپہ محمل بھی اک اڑایا ہی

گل

اور نعمان جو ہے انطاکی
اس طرح سے نکالا ہی بیت

ہو وے تیری لسان صدق سلا — اور ہو وے وفا عمل تیرا
شکر مولا ہو دطہارت تو — دائمًا حق ہو دتجارت تو
ہو محدث یقیں ترا قرآں — ہووے مونس ترا اسرار جہاں
خوف تیرا رہے ہمیشہ جلیس — حلم تیرا رہے وزیر و انیس
ورع تیرا رہے توکل جاں — اور دنیا کو جان تو زنداں
اور قرآن پاک کر لازم — اپنا سمجھا یہ جانیے دائم
جس میں ہو وینگے یہ صفات علا — اسکا ماوا ہے جنت ماوا
اک نگہہ بعد آسمان پہ کیا — اور عبرت سے ایک شعر پڑھا

گل

یوں ابو اللیث بولا نیک صفات — شافعیؒ کے یقیں وفا کی رات
میں نے دیکھا ہوں اسطرح بمنام — کہ کیا ہی وفات خیر انام
اور لاکر بمسجد جامع — غسل دیتے ہیں اسکو ہی سامع
اور کوئی بولتا ہی میرے سے — عصر کے بعد بس لیجا دینگے
جب ہوئی صبح میں سنا یہ بات — کہ کیا شافعیؒ جہاں سے وفات
اور جنازے کو اس معظم کے — بعد جمعہ سمجھ تو لاوینگے
وہیں آیا ہے دل میں میرے شتاب — عصر کے بعد میں سنا ہوں جواب
تھا تفکر یہی مجھے بضمیر — آیا ایسے میں جلد حکم امیر
شافعی کا جنازۂ طاہر — عصر کے بعد لائیو باہر
اسکے ہمراہ تا چلوں میں بھی — بس کیے حکم جیسے ویسا ہی

گل

بو علی ہی حسین جس کا نام — عبد رحماں سے یہ سنا ہی کلام

سکہ

کہ میں دیکھا بعالم رؤیا — ہوی قائم قیامت اب گویا
اور محشور ہیں خلایق سب — اور لیتا حساب سب سی رب
عرش سی اک ندا ہوی ہی تب — ابوعبداللہ کو لجاؤ اب
ابوعبداللہ میں جو ہیں جلیل — کرو جنت میں انکے ساتھ دخل
میرے نزدیک کوئی بیٹھا تھا — پوچھا میں کون ہیں وہ مجھ سی کہا
انمیں اول ہی مالک ابن انس — دوسرا سفیان ثوری اقدس
شافعی انمیں تیسرا اکمل — اور چوتھا ہی احمد حنبل رح

گل

بوالحسن بولتا ہی میں بہنام — پایا ہوں روایت شفیع انام
اور کیا عرض ای رسول خدا — اپنے نسخے میں شافعی یہ کہا

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

کیا ترے سے جزا ہی اس کو ملا — مجکو فرمایا تب شہ والا
کہ اسے موقف حساب اندر — نہ کرینگے کھڑا اہنیں ہی خطر

گل

احمد ابن محمد ای کامل — ابوعبداللہ سی ہی یوں نائل
کہ کہا شافعی جلیل الذات — بوارخانی سے جب کیا ہی وفات
بعض اخیار اس امام کیتئیں — خواب میں دیکھ کر یہ پوچھے ہیں
کہ خدا کیا ہی تیرے سات کیا — کہا رحمت سے مجھ کو بخش دیا
پوچھا پھر کس عمل سی بخشا رب — شافعی الحوتب کہا ہے تب
سرور انبیا پہ اے مسعود — بھیجا کرتا تھا میں جو پانچ درود

سب سی پہلے حق نے
مجکو اس سبب سی فرمایا
پوچھے وہ کون سی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

شب جمعہ وہ آخر رجب
تھا چار سن ہجری کا
دو صد و چار پس وصال کیا
نوش وہ شربت سب
فانی سی انتقال کیا
قرافی میں شہر مصر کے
اور قبر اس کی عصر کی
اس کی تدفین بعد
وات تھی اس کی مجمع البحرین
رضی اللہ عنہ فی الدارین

گلشن چہارم

در مناقب امام المحدثین رئیس المحققین زبدۂ زمرۂ صدیقین شیخ اجل امام اکمل امام احمد بن محمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریں گلشن ہفت خیابان است خیابان اول

در نام نسب و تاریخ ولادت و رحلت آنحضرت

مجتہد چاردواں امام ہمام
رونق افروز ملت اسلام

رازدان حدیث پیغمبر
مہر اوج شریعت انور

در یکتائے بحر ورع و تقا
گوہر بے نظیر صدق و صفا

قدوۂ اتقیائے عالیجاہ
زبدۂ اصفیائے حق آگاہ

وارث علم احمد مرسل
شیخ آفاق احمد حنبل

رضی اللہ عنہ طاب ثراہ
جعل الجنۃ لہ مثواہ

یوں امام زماں جمال الدین
اپنی تہذیب میں لکھا ہے یقین

نام اس با صفا کا احمد ہے
پدر کا نام جا ل محمد ہے

اس کے والد کا نام ہے حنبل
ہے وہ ابن ہلال ای اکمل

باپ اس کا اسد ہے شیبانی
تھا مروزی وہ پہلے ای گیانی

بعد بغداد میں رہا آ کر
یہ نسب ہے صحیح اور اشہر

اور سمجھ اس امام کی کنیت
ابو عبد اللہ ہے ای با عزت

اپنی مادر کے تھا شکم میں جب وہ
آئے بغداد کو مرو سے تب

متولد ہوا وہ در بغداد
اک جہاں اس سے ہو گیا دلشاد

جب وہ مہر ہوا روشن
یک صد و شصت چار وال تھا سن

پھر اسی شہر میں کیا رحلت
تب جہاں کا وہ نور تھا وہ با عزت

بارہویں تھی ربیع الاول کی
دو صد و چہل و اک تھا سن ہجری

بعد اب سے عرب میں یوں جیا
شہرہ ایک شہرت ہے وہاں

تاریخ وہ محمود زماں و یکتا
سال میلاد و وفات عجب دیکھ

سال رحلت آں خدا آگاہ
شد رحم صاحب جنان الہ

خیابان دوم

در ذکر علوم کی علم ہوا از

اکابر محدثین و علما و فقہا
اسلام میں اساتذہ کرام و شیوخ

حدیث کی قدوۂ امام
ذکر تہذیب میں ہے یوں مجمل

اس کے استاد کئی ہیں احمد حنبل

طلب علم کے لئے بے بیم — گیا کوفہ و بصرہ و حرمین

اور گیا ہے سوئے جزیرۂ شام — اور سوئے یمن بحمد للہ تمام

اُن کے علما سے مستفید ہوا — اور روایت حدیث کی بھی کیا

اوستادوں میں اسکے بہ اختیار — اور شیوخ حدیث بے تکرار

اک براہیم ابن خالد جان — کہتے صنعانی جس کو ای ذیشان

اور براہیم ابن سعد دوم — جس کو کہتے ہیں زہری ہاں توہم

ابن شماس تیسرا ابراہیم — تھا سمرقندی جوای باتکریم

اور داؤد ابن مہران ہے — اور ابن سعید ریحال ہی

اور سفیان بن عیینہ بھی — اس کا ہے ایک اوستاد ذکی

اور صنعا میں وہ امام ہدا — عبد رزاق سے حدیث سنا

از براہیم بن حکم بہ عدن — اور بہت عالموں سے بھی بہ یمن

اس کو اخبار کی سماعت ہے — اور ان سے کیا روایت ہے

شافعی رح سے روایت اخبار — بھی کیا ہے وہ زبدۂ ابرار

شافعی رح کے وہ خاص یاروں سے — ہے تلامیذ و دوستداروں سے

کرتا تھا شافعی کا بس اکرام — اور مصاحب تھا اسکا صبح و شام

اس کی صحبت کیا تھا وہ لازم — تاکہ وہ مصر کا ہوا عازم

گلِ ہشتم

در بیان بعض یاران و شاگردان آنجناب کہ از وے روایت حدیث کردہ اند

اور بہت سے محدثین کبار — حافظان حدیث و راوی آثار

جوں بخاری امام شیخ جلیل — جو محمد ہے ابن اسماعیل

مسلم شہیر

ابن حجاج جو ہیں نیشاپور

جو تھا ساکن ... نی

ابو داؤد امام ترمذی

ابو داؤد ... بھی

اور عبد اللہ جو تھا اسکا پسر

اور سوا ان کے عالماں بھی دگر

نقل اس سے حدیث کرتے ہیں

اسناد و اسکی ذکر کرتے ہیں

تکملہ

خیابان سوم

در مدح و ثنائے آں امام

ہمہ کردہ اند علمای کرام

وقت تاریخ نظام تر زبان بود

اسطرح ہوتا ہے عبد اللہ

... آگہ

یعنی ابن ... منصل

... جلیل

...

بیٹھا احمد بھی تھا وہاں آ کر / لوگ ہنسنے لگے ہیں کچھ سنکر
تب غضبناک ہو کے اسماعیل / یوں کہا ان کو زجر سے بے قیل
جہاں بیٹھا ہو احمد حنبل / وہاں ہنستے ہو تم ادب سے نکل

گل

اور اسی سے ہے نقل اے اکرم / جب تھی احمد کی عمر تیس سے کم
گذرا اک روز نزد اسماعیل / اٹھے مجلس میں کر کے سب تبجیل
یہی ہر شخص اس کو کہتا تھا / یہاں تشریف لائیے خالی جا

گل

اور اسحٰق راہویہ کا پسر / نقل کرتا ہے یوں وہ نیک سیر
کہ زیحییٰ سنا ہوں میں یہ کلام / کہ یہی احمد یقیں ہمارا امام

گل

یوں کہا حرملہ بن یحییٰ نے / میں سنا شافعی یہ کہتا تھا
آیا بغداد سے نکل کر میں / نہیں چھوڑا وہاں کسی کے تئیں
افقہ و اورع ازہد و اکمل / اعلم و اتقی ز احمد حنبل

گل

ابوبکر مروزی یوں بولا / پاس ابو ثور کے میں بیٹھا تھا
مسئلہ اس سے کوئی آ پوچھا / یوں ابو ثور اسکو فرمایا
کہ ہمارا امام شیخ اجل / ابو عبد اللہ احمد حنبل
کیا اس مسئلے میں یوں ارشاد / مسئلہ بولتا تھا وہ رکھ یاد
بولا یحییٰ بغیر احمد میں / جامع کل خیر دیکھا نئیں
دیکھا سفیان بن عیینہ کو / اور سمرہ بن ربیعہ کو

عبد رزاق اور وکیع دیکھا
اور نعیم بن ولید سے بھی ملا
اور بہت علموں سے ان کے سوا
مثل احمد کے نا نہیں دیکھا
فقہ اور زہد و ورع و فہم علوم
مثل احمد نتھا کسے معلوم

گل

نقل بوبکر یوں کیا ہے ٹھیک
ایکدن بو عبید کے نزدیک
مسئلہ دین کا میں اک بولا
مجھ سے کوئی پوچھا تو یہ کس سے سنا
میں کہا اس سے یہ سنا ہوں یقیں
کوئی بڑا جس سے مشرقین میں نہیں
ابن حنبل امامی فرودہ تحقیق
سن کیا بو عبید بھی تصدیق

گل

اور کہتا ہے احمد ابن سعید
کوئی جو انکو نہ دیکھا میں زنہار
غیر ذات امام دین احمد
اور علما سے دیں حق آیا یار
اور احادیث مصطفیٰ معدود
وہ کتاب شریف ای دلبر
ہفت صد و نیم لک حدیثوں سے
چن احادیث اسمیں جمع کیا

وارثی سے جو مشتہر ہے رشید
کہ ہوا حفظ حدیث کا لسیار
روح اللہ روح الامجد
اس کی مسند ہے مشتہر بسیار
اسمیں ہیں تیس ہزار سے افزود
ہے بہت سے کتب کی جامع تر
بلکہ زائد ہے اس سے بھی اس نے
ہے وہ مجموعہ اس کے نہ دیکا

گل

ابو زرعہ کہا ای نیک آئیں
بالیقیں مثل احمد حنبل
بولا در علم و زہد و فقہ اتم

کہ نہیں دیکھے میرے چشم کہیں
پوچھے کیا علم ہیچ ای اکمل
اور سب نیکیوں میں ای اکرم

گل

اور ادریس ابن عبد کریم
کہ بہت عالموں کو میں دیکھا
اور سوا ان کے اہل علم کثیر
ابن حنبل کی کرتے تھے تکریم
ابی حاتم کا بولتا ہے پسر
ابن حنبل سے جو رکھے الفت
نوح ابن حبیب فرد شہیر
سن ہجری تھا کہ صد و نود

اسطرح بولتا ہے سن ای ہیم
مثل ہیثم و مصعب و یحیی
اہل فقہ و حدیث با توقیر
کرتے اسکو سلام با تقدیم
میں سنا ہوں زہد و جود اکثر
جانیو اسکو صاحب سنت
نقل کرتا ہے اسطرح ای خیر
آٹھ سال اسپہ زاید ای امجد

ہے مذہب حنفیہ اندر
ایک ان میں خجستہ
حنبل احمد نیکا دے
بیٹا تھا سب مناقب تھے آراستہ
جمع اہل حدیث کی تعلیم
انکو فقہ و حدیث عمیم
کیا خوبی سے وہ ابو جہ علا
اور مناسک میں و الشان
فتوی انکو لکھتے تھے وہ دید
ابو اسحق شیخ فرد وحید
نقل کرتا ہے بولا ابن سعید
احمد حنبل
گر عصر اکمل
پاتے ایسے ائمہ ای مالک
یعنی اوزاعی ثوری ای سالک
لیث ابن سعید ای مقبل مرد
آئینہ
ہوتا ہے سمجہ مرد
سب میں ہوتا

خیابان چہارم
در زہد و قناعت و ورع و تقوی آں پیر اوج ہمت

نقل ہے از محمد ابن سعید
کہ مرا تھا کبھی جو میں ای شہید
تھا خراسان بیچ اک جو مرید
اسکو لکھا یوں پیر لیکے کہا
اک بضاعت خرید کر لیجا
میں یہ نیت کیا بدل ای پیا
نفع اس سے ملیگا جو میرے تئیں
ابن حنبل کو دیونگا وہ میں
نفع اس سے مجھے دس ہزار درم
لے گیا اس کے پاس میں ہر دم
کیا منت سے میں بہت اکرم
سن کہا وہ مجھے جزاک اللہ

پوچھے وہ کیا کرے ہے شاغل تو | تابعین میں امام احمد کو
کہا ہاں او یوں کہا بہ ثور | دیکھ اس باتیں تو کر ٹک غور
کہ ہے ثوری تو ہے افقہ و اکمل | احمد ابن محمد حنبل

گلدستہ

شیخ عطار قدوۂ رہبر | قدس اللہ سرہ الانور
یوں لکھا ہے کہ احمد حنبل | اہل سنت کا شیخ ہے اکمل
اور اہل حدیث کا تھا امام | ورع و تقوی میں تھا بلند مقام
نہ ریاضت میں تھا کوئی اسکا نظیر | تھی کرامت میں اسکو شان کبیر
اور وہ صاحب فراست تھا | نزد حق مستجاب دعوت تھا
اسکے انصاف سے سبھی اقوام | تھے بدل اس کے قائل اکرام
ابو داؤد بولتا ہے یقیں | ساتھ احمد کے بیٹھتا ای میں
مجلس آخرت ہے بے ہوکس | ذکر دنیا نہیں تھا ان کے پاس
اور سدا وہ کلام تشبیہ سے | تھا مبرا کمال تنزیہ سے
نقل ہے ایک روز اسکا پسر | ذکر کرتا تھا یہ حدیث مگر

خَمَّرْتُ طِينَةَ آدَمَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

کہتے ہیں ہاتھ اپنا وہ فاخر | تب کیا آستین سے باہر
یوں کہا وہ امام اسکو تب | کر ید اللہ تو کہیگا جب
کر اشارہ نہ ہاتھ سے زنہار | احتیاط ہمیں کیجئے بسیار
اور کہتے ہیں وہ امام ہمام | تھا ملاقی بہ اولیائے کرام
مثل ذو النون شیخ مصری سے | بشر حافی شیخ بصری سے
شیخ معروف قطب دوراں سے | اور کئے اولیا ذیشاں سے

ہے مجھے وسعت وغنا فی الحال
ردکیا اور نہیں لیا وہ مال

گل

اور اسحٰق ابن موسیٰ سے
نقل اسطرح آئی ہے سنئے

اموال یکبار مال بھیجا تھا
پاس میرے بھی یہ پیام کہا

کہ یہ اہل حدیث پر قسمت
کیا قسمت لئے دے یا عزت

احمد حنبل اس سے کر انکار
آپ اس سے نہ کچھ لیا زنہار

گل

بولا حماد از برائے حسن
ابن عبد العزیز ای مومن

زر خالص کے ایک لک دینار
آئے میراث مصر سے یکبار

تھیلیاں تین اس سے ای مہتر
الف دینار تھے ہر اک اندر

بھیجا ہے نزد اس امام ہمام
اور ظاہر کیا ہے یہ پیغام

کہ اجابت ہے یہ زمال حلال
خرچ کیجے اسے یہ اہل وعیال

وہ کہا اب ہے مجھے نہ حاجت ہے
جو ہے مجھ پاس وہ کفایت ہے

اور لکھا ہے امام غزالی
روح اللہ روحہ العالی

شیخ سری شیوخ کبار
بھیجا احمد کے پاس کچھ اکبار

اور بھیجا پیام ای رہبر
کر قبول اس کو اور رد مت کر

بالیقین آفت اجابت سے
آفت رد ہے سخت تر سنئے

اس لئے رد کیا ہوں وہ بولا
ہے مگر پاس قوت اک مہ کا

گل

شیخ عطار عارف اکمل
یوں لکھا ہے کہ احمد حنبل رح

گرچہ بغداد میں تھا ای دلشاد
پر نہ کھاتا تھا غلہ بغداد

اور کہتا تھا یہ ابن نعماں
سے کہا تھا وقف عیاں
عالی دلیل یہ سے کچھ وہ بھیجا آیا
بیٹے موصل کو سے منگوا آیا
اور آیا وہاں سے نان
اور اس کے لئے پکاتے نان
اور کھاتا تھا وہ امام زماں
اس کو کھاتا تھا اک اس کی
نام صالح [illegible]
سکتے ہیں اصفہان [illegible]
اصفہان کی یہ نقل قضا [illegible]
تھا مسلط وہ اس پر عجم
و کو رکھتا ہمیشہ وہ صلہ
اور رکھتا تھا تجارت سے کرم
اور زیادہ تھا وہ وسعت
نہیں سوتا تھا شب کو بارہ [illegible]
اور بنایا تھا اک مکان [illegible]
اور نہ دربان کو رکھا اس پر

دیکھو یہ حال اسکا وہ ای یار
بولا ہے پاس میرے کچھ دینار
بے تکلف مرے سے وہ لیجے
اپنی حاجت میں صرف اسکو کیجے
بولا اک شخص سے میں گر یہ قبول
کچھ کیا تب یہاں کیا ہو قبول
مجکو اجرت ملیگی اسکی جب
ایک کپڑا خرید لونگا تب
اور بناؤنگا اک قمیص و ازار
ہیں نہیں مجکو ضرور یہ دینار

نقل

نقل ہے اور ہیں کہے جو خواہر
ایک برچھی تھی اور حمید دگر
پوچھا احمد سے کون عاقل تر
بولے برچھی ہے بالقدر شہر

بیٹھا اسمیں وہ تمامی رات — آتے پاس اسکے سب ذوی الحاجات
اذن کی بھی نہتی کسے حاجت — تھی یہی ایک سال تک عادت
بعد اک سال کے وہ بحر صفا — کر دیا ہے رضا سے ترک قضا
گھر میں احمد کے الغرض یکروز — ایک روٹی پکائے ای فیروز
پاس احمد کے لار کھے وہ جب — پوچھا کیا ہے حقیقت اسکی تب
بولے آٹا تراہی ہے ای خبیر — گھر سے صالح کے آئے ہیں خمیر
بولا تا ایک سال سو راضی — صالح تھا اصفہان کا قاضی
ہو جو روٹی میں اسکے گھر کی خمیر — میں نہ کھاؤنگا وہ بغیر نکیر
پوچھے پھر کیا کریں یہ روٹی ہم — تب دیا یوں جواب وہ اکرم
کہ اگر کوئی آکریگا سوال — پہلے اسکو کہو حقیقت حال
کہ ہے احمد کے گھر کی یہ روٹی — ہیں ملی ہے خمیر صالح کی
گر وہ سائل قبول اسکو کرے — دیجو روٹی یہ بولکر پہلے
اتفاقاً ہیں گذرے دن چالیس — کوئی سائل نہ آیا ہے ای نفیس
بعد ازاں اک کنیز احمد کی — ڈالی دجلہ میں وہ بجا روٹی
جب ہوا اس خبر سے وہ آگاہ — کہتے ہیں جب تلک رہا زندہ
مچھلی اس کی نہ کھایا یہی وہ امام — رضی اللہ عنہ بالاکرام

نقل

اور سفیان بن عیینہ پاس — پھر سماع حدیث خیر الناس
آتا جاتا تھا وہ خرد آگاہ — نہیں آیا ہے ایک دن ناگاہ
اپنے شاگرد ایک کو سفیان — کیا اس پاس پھر خبر رواں
دے کسی کو لباس وہ اپنا — اپنے گھر میں برہنہ بیٹھا تھا

بولا اس سے کہ مرا پیغام | کیا اس سے نکاح پس وہ امام
تذکرہ میں ہے اولیاء کے لکھا | ابن حنبلؒ کے پاس کوئی جا
کرتا تھا باب فقہ بیچ سوال | دیتا اسکا جواب وہ فی الحال
گر حقائق میں پوچھے کوئی اگر | کرتا تحویل بشر حافی پر
کیا توکل ہے پوچھے وہ بولا | رزق میں ہو دیں معتمد بخدا
اور محبت ہے کیا اسے پوچھی | تب وہ فرمایا اسطرح اسنے
کہ بشر جب تلک رہے جیتا | میں نہ اسکا جواب بولونگا
پوچھے پھر زہد کیا ہے ای رہبر | بولا ہے زہد تین قسموں پر
قسم اول ہے زہد زہد عوام | جانئے ہے وہ زہد ترک حرام
اور زہد خواص با اجلال | ہے زیادت کا چھوڑنا ز حلال
عارفونکا ہے زہد وہ سمجھو | حق سے جو کچھ کہ چھوڑ دیں اسکو

گل

اور کہا ہی وہ امام خیار | میں جماعت کے ساتھ اکبار
آئے حمام میں ہونگے سب | نہ برہنہ ہوا مگر میں تب
یہ حدیث شریف رکھ منظر | بالیقین میں کیا عمل اسپر

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ
الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ

اور اسی شب میں خواب میں دیکھا | ایک قائل مجھے کہا ایسا
تجکو ہووے بشارت داور | کہ عمل جو کیا تو سنت پر
حق تجھے اس لئے ہی بخشدیا | اور تجھے خلق کا امام کیا
پوچھا میں کون ہے تو کہا ای خطیا | بولا میرے سے وہ ہوں میں جبرئیل

خیابان پنجم در بیان زہد و عبادت و ورع
و مجاہدات و کرامات
بعضے مناقب
آں مستجاب الدعوات
ابن خلکان نے یوں کیا ہی رقم
اپنی تاریخ بیچ ای اکرم
بیٹا احمد کا جو تھا عبداللہ
اس طرح بولتا ہی ای آگہ
کہ مرا باپ صاحب اجلال
تھا معمر تیسی ای سال
وہ باین عمر ڈیڑھ سو رکعت
پڑھتا تھا روز و شب ای با عزت
اور ہر دن تلاوت قرآن
کرتا تھا ایک سبع با عرفان

گل

بولا احمد کی درود عفو تعظیم
میں کیا ایک بار با تسلیم
اس لیے میرے تئیں یہ بخشا رب
دوستان خدا کا کرو ادب

گل

اور میری ہی کتاب نزہۃ
لایا ہے یہ حکایت خوش تر
والدہ اک جوان کی تھی بیمار
بولی اپنے پسر کو وہ ناچار
کہ اگر تو مری رضا چاہے
پاس جا تو امام احمد کے
عرض کر اس سے تا کرے وہ دعا
تا کہ برکت سے اس کے پاؤں شفا
تنگ آئی ہوں اس مصیبت سے
آج تا ایسی مرض کی زحمت سے

اور میری حیواۃ حیوان میں — یوں لکھا اس امام کی شان میں
کہ سنا جب احمد حنبلؒ — ایک فرد جلیل شیخ اجل
ماوراء النہر میں رہتا ہے — تین احادیث یاد رکھتا ہے
کر سفر اس سے جا ملا ہے امام — وہ کھلاتا تھا ایک سگ کو طعام
احمد اس شیخ کو سلام کیا — شیخ سنکر اسے جواب دیا
تھا کھلانے میں سگ کے وہ مشغول — دیکھ احمد ہوا یہ دل میں ملول
جب فراغت ہوئی آئے حاصل — ابن حنبل طرف ہوا مائل
اور بولا کہ یہ مجھے ہے گماں — آیا خطرہ یہ تیرے دل میں یہاں
کہ میں کتے طرف رہا راغب — نہوا ملتفت ترے جانب
میں کہا ہاں یہ دل میں پایا — تب وہ شیخ جلیل فرمایا
کہ حدیث ایک ابو زیاد مجھے — بولا او روہ سنا تھا اعرج سے
بو ہریرہ سے وہ سنا یہ خبر — وہ سنا از جناب پیغمبرؐ

مَنْ قَطَعَ رَجَاءَ مَنْ ارْتَجَاهُ قَطَعَ اللّٰهُ مِنْهُ رَجَاءَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَا يَلِجُ الْجَنَّةَ

اور کتے نہیں ہیں یہاں پر — نہیں اس سگ کو جا کہیں دیگر
قصد میرا کیا وہ سگ ای رشید — میں نہ چاہا کہ کاٹوں اس کی امید

گل

کہتے ہیں ایک روز وہ رہبر — وضو کرتا تھا بیٹھ دجلے پر
وضو کرتا تھا ایک شخص دگر — برکنارا اس امام کے اوپر
دیکھکر اس امام کو با ادب — نیچے آکر سری جا یہ بیٹھا تب
جب ہوا اس کو تو اکیں دیکھو — پوچھے حق کیا کیا ہے تیرے سے

وہ جواں اپنی ماں سے یہ سنکر
ٹھوکا ہے اسکے گھر کے در کو جب
بولا محتاج ہوں میں ای رہبر
اور بولا از مدت بسیار
مجکو خدمت میں تیری بھیجی ہے
سنتے ہی یہ نشاں کرامت کے
کیونکہ چھپا تھا وہ سدا یہ بات
الغرض اس جواں کے تئیں بولا
بعد ازاں غسل کرکے وہ بے نیاز
وہ جواں جاکے جبکہ پہنچا گھر
اس کی یمن دعا سے جلد خدا

جاکے پہنچا ہے اس امام کے گھر
پوچھا اندر سے کون ہے وہ تب
کھول دروازہ تب تو کھولا در
میری مادر ہے سخت تر بیمار
اور دعا وہ ترے سے چہتی ہے
ہوئے ظاہر جبیں پہ ہیں اسکے
لوگ پہنچے نہ جانیں کچھ حالات
جا تو اب اپنے گھر وہ پھر کے گیا
ہوا مشغول در دعا و نماز
جلد اٹھا اس کی ماں سے کھولی در
صحت کاملہ اسے بخشا

گلدستہ

اور اسی میں لکھا ہے وہ امجد
ایک جنگل میں گم کیا تھا راہ
وہاں اعرابی ایک مجھ سے ملا
بات سنتے ہی یہ وہ رونے لگا
نان جو میرے پاس تب اک تھا
سخت برہم ہوئے وہ امجد
کیا تو اب کرکے قصد بیت اللہ
کہ خدا راہ تجھ کو بتلاوے
اس سبب سے ہی گم کیا ہے راہ
پس یہ سنتے ہی آتش غیرت

کہ کہا یوں امام دیں احمد
اس سفر میں نہیں تھا کوئی ہمراہ
اس سے راہ کو پوچھا ہے میں پوچھا
میں یہ سمجھا کہ ہوگا یہ بھوکا
جلد میں اس کو اسکے آگے رکھا
اور مجکو کہا کہ اے احمد
نہیں راضی ہے اسپہ ای آگاہ
کس لیئے پوچھتا ہے دوسروں سے
جو کہ چاہتا ہے حق سے ہی تو چاہ
سلگی ہے دل میں میرے با سرعت

ای خالق شہاں
میں کہا تب ای صاحب جاں
بندگان تیرے ایسے پنہاں
حال چھپتا ہے خلق سے پنہاں
ایسے جنگل میں رہتے ہیں پنہاں
تب کہا وہ بزرگ ای احمد
کیا تو کرتا ہے فکر یوں بیجا
ایسے بندے ہیں حق تعالیٰ کے
کہ میں گر سوال وہ حق سے
آسمان و زمیں کو کردے زر
زر ہی کر دیویگا یقیں اور
سنتے ہی یہ آسمان و زمیں
بس یہ سنتے ہی میرے دونوں
زر خالص بنے میں انکو دیکھا جب
تھے درخشاں
بیہوش ہوگیا ہوں تب
از افاقہ میں پایا ای عزیز
کہیں سے ہوا آواز

کہ ای احمد حذر بہت کیجے / اور بحفوظ قلب کو رکھئے

کہ یہ بندہ مرا اگر مجھ سے / بالیقیں بات یہ کہیو جا سے

کہ زمیں سے سما بزمیں / ماروں البتہ ماروںگا یقیں

نقل

تذکرہ میں ہے اولیا کی لکھا / ایک شاگرد امام احمد کا

اس کے گھر سے جو نکلا تھا پھرا / گھر سے لاشا راہ میں ڈالا

اس کو فرمایا وہ امام ہمام / کہ کیا کیوں تو آہ ایسے کام

نہیں ہے اب جواز میرے تئیں / کرنا تعلیم علم تیرے تئیں

راستہ مومنوں کا سن ای یار / ایک ناخن کے گرچہ ہو مقدار

بند کرنا تجھے نہیں جائز / کام ایسا نہ کر کبھی ہرگز

اور اسی تذکرہ میں ہے یہ بات / ایک شب وہ امام نیک صفات

ایک شاگرد کو کیا ہے عطا / کوزہ پر آب ایک پانی کا

اور دیکھا ہے صبح کو وہ شتاب / کہ تھا ویسا ہی کوزہ وہ پر آب

پوچھا پانی نہیں ہوا کچھ کم / کہا وہ کیا کروں میں ای اکرم

بولا ہوتا وضو سے تو نہ راز / اور کرتا ادا نماز و نیاز

ورنہ تعلیم علم کس خاطر / علم بہر عمل ہے ای ماہر

نقل

اور اسی تذکرہ میں ہے یہ رقم / وہ امام زمن بسوز و شمیم

اک پیالہ یہ نزد دکاندار / گروی رکھا تھا ایکبار آیا نہ

پھر چھڑانے گیا اس کو جب / دو پیالے رکھا وہ لا کر سب

اور کہا کونسا ہے تیرا لے / کہ پہچانت نہیں پڑتی ہے مجھے

دیے پیالے امام پر بھی آہ / مشتبہ ہو گئے ہیں تب ناگاہ

پس وہ مرد و پیالے چھوڑ دیا / اور نہ ان کا ایک بھی نہ لیا

نقل

اور مزنی یہ نقل ہے لایا / کہ مجھے شافعی نے یہ فرمایا

نزد ہارون میں گیا ہوں جب / ظاہر اس سے کیا تھا یہ مطلب

ایک حاکم ضرور ہے یمن / مجھ سے ہارون نے کہا یہ سخن

کر جلیس وکل تیرے بہر خدا / کر پسند اس کو ہی میں بھیجوں گا

گھر کو آیا میں جب وہاں سے نکل / دیکھا بیٹھا ہے احمد حنبل

اس سے ظاہر کیا حقیقت حال
کہ قضائے یمن کے خاطر میں
چل خلیفے کے پاس شافعی نے
دیا مجھکو جواب وہ دانا
ہے اسی واسطے تو کچھ معلوم
اور پوچھتا ہے آہ اب تو مجھے
شافعی بولا میں یہ سن گفتار

اور بولا ای مرد فرخ فال
اب کیا اختیار تیرے تئیں
تا مسلط کرے قضا پہ تجھے
کہ ترے پاس یہ مرا آنا
کہ کروں اقتباس نور علوم
کہ گرفتار اس قضا میں کرے
منتشر سارا اس سے ہو گیا سب حال

خیابان ششم

در بیان آفات فراوان و بلیات بے پایاں کہ بسبب عدم اقرار قدوۂ اخیار بخلق قرآن از احکام جفا کار و اہل اعتزال بد شعار بر سر وے آمد

نقل کرتے ہیں جب ہوا ہارون
سر اٹھائے ہیں سارے معتزلہ
اہل سنت پہ غلبہ کر آخر
لیا مامون عقیدۂ باطل
کہتے ہیں غیر احمد حنبل رح
چاہا ہے یہ اہل اعتزال تمام
مامون ترغیب سے انہیں کے وہیں
ان کی ترغیب سے ہی حکم کیا
احمد اس بات سے ہوا آگاہ
اور کیا عرض اسطرح کہ اے رب

حاکم اسکا پسر ہوا مامون
پائے مامون کے پاس عزت و جاہ
اپنے مذہب کو کر دئے ظاہر
خلق قرآں کا ہوا قائل
کوئی بغداد میں نہ تھا اکمل
کہ موافق ہوا ہے ساتھ امام
ہے بلایا وہ با صفا کے تئیں
کریں حاضر یہاں یہ اسکو لا
اس کے شر سے لیا خدا کی پناہ
ایک ایسا سبب تو کر دے اب

اور نہ مامون ہنوز پہنچی تھی
اور اسی وقت وہ امام کو
اور اسی وقت تھا خارج بغداد
سر پہ تیغ ... جب
توڑ کے مامون کے پاس ... طلب
مر گیا مامون ... بسم اللہ
تب کہا وہ امام ...
اب تو کل کیا ...
پس بلا شک ...
ابھی بغداد کو نہ پہنچے تھا
جلد مامون گیا ہے از دنیا
یہ اسے وہ ...
وہ خلافت کا امر ... استقرار
پائے تنگ و ...
بھیجے احمد کو قید میں ...
دو برس تھا ...

پیرہن تب تھا ایک پہنا ہوا
جلد تر وہ نکال مجکو دیا
اور اس خط کا مجھے جواب لکھ کر
مصر کو میں سوار ہو کے شتاب
اور لیجا شافعی کو پہنچایا
شافعی دیکھ مجکو فرمایا
کیا دیا تجھ کو احمد حنبل
میں کہا پیرہن قمیص ای اکمل
شافعی بولا مجکو وہ دیکر
وہ قمیص اپنی آب میں تر کر
اسکا پانی نچوڑ مجکو دے
تا کہ ہوں میں تبرک سے بہرہ ور

نقل

نقل ہے بیہقی نے فرمایا
سنا سلمہ سے جو کہ اسنے کہا

بولتا ہے ربیع یوں ای یار
شافعی قدوۂ اولی الابصار

جب گئے تو مصر سے روانہ ہوا
میں بھی تھا ہمرہ رکاب اسکا

ایک مکتوب شافعی نے لکھا
نامہ وہ ہات میں مرے دیا

اور فرمایا یوں کہ احمد کو
یہ رقیمہ لیجا کے پہنچا تو

مصر سے جب گیا ہوں میں بغداد
گیا احمد کے پاس ہو دلشاد

صبح کی وہ نماز پڑھتا تھا
میں بھی ساتھ اسکے وہ نماز پڑھا

جب کے فارغ ہوا وہ نیک اسلوب
میں دیا اسکے ہاتھ وہ مکتوب

پھر کہا شافعی امام ہمام
یہ رقیمہ تجھے دیا ای امام

جب پڑھا اس کو احمد حنبل
ہو گیا اشکبار ای اکمل

میں کیا عرض اسسے ای اکرم
کہ وہ اس خط میں کیا کیا رقم

بولا ایسا لکھا ہے مجکو اب
کہ یہاں خواب میں مرے اک شب

کیا ارشاد احمد مرسل
کہ تو یہ لکھ یہ احمد حنبل

کہ پیمبر تجھے کہا ہے سلام
اور لیجا سلام ہے یہ پیام

کہ یقیں عنقریب ای احمد
تجھ پہ آویگی اک بلائے اشد

امتحان ہے یقیں وہ تیرے ساتھ
صبر کر تو بہت دراک آفات

دیوینگے رنج وہ سر جان کو
کہ تو مخلوق بول قرآں کو

تو نہ ہرگز قبول کر یہ بات
بلکہ کر لے قبول وہ آفات

حشر میں تیرے علم کو ڈور
ہاں کریگا بلند اور برتر

میں کہا واقعے کو یہ سنکر
کہ بشارت ہو تجکو ای رہبر

تو یہ پایا ہے نعمت عظمی
یہ بشارت ہے دولت کبری

عصر میں معتصم کے بیو سو س | بیٹھا تھا میں امام احمد پاس
پوچھا اک شخص آ کے ای اکمل | ہے یہاں کون احمد حنبل
رہے خاموش ہم یہ سنکے تمام | بولا احمد کہ میں ہوں رہا تمام
کہہ مرے سے کیا تری حاجت | وہ کہا ای امام با حرمت
قطع کر میں چہار سو فرسنگ | بحر و بر کر کے طی بہ نیک آہنگ
تیری خدمت میں جلد آیا ہوں | اور سعادت کا نقد پایا ہوں
ایکشب جمعہ کی ہی میں سویا | اور دیکھا بعالم رویا
پوچھا اک شخص آ کے میرے تئیں | کیا تو احمد کو جانتا ہی یقیں
میں کہا جانتا نہیں اسکو | سوے بغداد وہ کہا جا تو
جب ملیگا تو اس سے کہہ یہ پیام | کہ تجھے خضر نے کہا ہے سلام
اور بولا ہے وہ کہ رب ودود | اور ملایک ترے سے ہیں خوشنود
اس سبب سے کہ تو ہوا صابر | واسطے حق کے محض ای فاخر
جب سنا اس سے یہہ کلام امام | پڑھا یہہ فقرہ ای نکو انجام

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

پوچھا ہے اور کچھ بھی حاجت | کہا اور کچھ نہیں تا باعزت
محض کہنے یہ بات آیا تھا | بول اسطرح وہ چلا ہی گیا

گل

ابن خلکان نے ای وہ تو شم | اپنی تاریخ میں کیا ہے رقم
کہ کیا نقل ایک اعرابی | میں ہوا زائر مزار نبی
اور سویا مجھے ... روز | دیکھا اس شکو واقعے اندر

کہ بلا کر کے یاروں کو بھی
سو رہی جگایا ہی اور اٹھایا بھی
اور پکڑ کے گیا ہے ہاتھ مرا
روضہ و دیوار
تب سنا سوں میں زینب پہ دیوار
صوت سالار انبیا شہ ابرار
کہ ہوا اسطرح مجھے ارشاد
جا تو اب جلد جانب بغداد
ابن حنبل سے ملکے کہہ ای
کہ ہوئے ہیں قاصد ستو لیکن
اب وہ کہتا ہی تیرے پاس بھی
اور بولا ہے وہ سلام مجھے
سے کہا اس کا ہی تیری نہیں
اور کہا تجھکو اب ای ابیا
مبتلا حق کر یگا مصیبت ہیں
امتحان کی وہ ایک ہیں
کہے جب تک آزمائش ہیں

جب یہہ پہنچی بشارت نبوی
قلب احمد کا ہو گیا ہے قوی

گل

راوی کہتا ہے معتصم باللہ
جب خلیفہ ہوا ہے اور گمراہ

ابو داؤد کا پسر احمد
کہ وہ معتزلی ہو گیا تھا اشد

یہہ یہ اندیش تب ہوا قاضی
کر بہت معتصم سے ہمرازی

ابن حنبل کیتیں بلانے پر
آہ اسکو بہت ستانے پر

معتصم کو بہت ہی پھسلایا
اسکو دام فریب میں لایا

الغرض معتصم کے فرمان سے
ابن حنبل کو لائے زنداں سے

جو دیا تھا خبر وہ اعرابی
حسب حکم محمد عربی ﷺ

بعد بچیس روز ابی ماہر
حادثہ آہ یہہ ہوا ظاہر

احمد ابن مرج کہا ہے جان
کہ جب آیا ہے وہ امام زماں

پاس تھا معتصم کے میں اسوقت
کرسی زر پہ وہ کیا تھا نشست

بولا کرتا ہے زعم جو بدوام
کہ کرے جارحہ سے حق ہے کلام

لاؤ دیسے کو پاس میرے اب
گئے احمد کو اسکے آگے تب

پہنا تھا اک قمیص تب وہ نیک
اوڑھا تھا طیلسان ازرق ایک

یاد نہیں اسکے چار تھی زنجیر
پوچھا دیکھ اسکو معتصم کی ہیں

کیا ہے کہہ تو ہی احمد حنبل
ہیں ہوں ہاں بولا وہ امام اجل

پھر کہا کیا تو بولتا ہے سدا
غیر مخلوق ہے کلام خدا

بولا ہاں ہے یہی مرا مقصود
رشتہ بداء کہا الیہ یعود

پوچھا کیا ہے سند یہہ عقیدے پہ
بولا قرآن و قول پیغمبر

پوچھا کیا ہے حدیث مصطفوی
بولا احمد کہ ہے حدیث یہی
عبد رزاق سے روایت ہے
از معمر اسے سماعت ہے
وہ سنا ہے زبان سے زہری
اور زہری سنا ہے سالم سے
باپ سے اپنے ہے سنا سالم
پدر اسکا ہے حضرت عالم
خاتم الانبیا کہا ہے خبر
ہے یہی وہ حدیث پیغمبر
ان اللہ تعالیٰ کلم
موسیٰ علیہ السلام یوما
الف کلمۃ وعشرین
الف کلمۃ وثلثمائۃ الف
کلمۃ وثلثۃ عشر کلمۃ
وکان الکلام من اللہ

تعالیٰ والاستماع من موسیٰ علیہ السلام فقال
موسیٰ ای ربّ انت تکلمنی ام غیرک قال اللہ
یا موسیٰ انا اکلمک لا رسول بینی وبینک

معتصم سنکے یہ کہا اسکو — کہ نبی پہ کیا ہے بہتان تو
ابن حنبلؒ کہا معاذ اللہ — کون تہمت کرے گا یہ گمراہ
جانے بارے اگر اسے تہمت — کیا تو کہتا ہے اندریں آیت

لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

معتصم بولا اپنے علمائے سے — کیجو تم مناظرہ اُس سے
تب کہے اسکو اب تو قتل ہی کر — خون ہے اسکا ہمارے گردن پر
راوی کہتا ہے تین دن آیا — کئے اس سے مناظرہ بسیار
ہوا آخر امام ہی غالب — ہوگئے سب وے خاسر و خائب
معتصم حکم یوں کیا ہے تب — کہ کریں ضرب اس امام کو اب
آہ وہ ہاتھ اسکے تب باندھے — تازیانے سے مارنے کو لگے
بولتے تھے وہ گنج عرفاں کو — کہ تو مخلوق بول قرآں کو
بولتا تھا وہ میں نہ بولونگا — لب پہ یہ حرف سے نہ کھولونگا
مار یہ اسکے صبر کرتا تھا — حق کہا یاں کلام و ہر تا تھا
یافعی بولتا ہے در طبقات — مار یہ جو اس امام کو ہیہات
دو صد و بیست ان تھا سن ہجری — عشرہ ثالثہ تھا در رمضان
شافعی اسکے آگے حق سالی — نوش فرما ہوا ہے جام وصال

شیخ عطار عارفِ اکرم
ابن حنبل کو جبکہ زنداں سے
ایکدن بات اسی خلیفے کا
کہ تو رکھ استوار اپنا دل
آہ دزدی کیا تہا میں یکبار
نہیں اقرار میں کیا ہرگز
تھا میں حالانکہ محض باطل پر
تو تو ہے حقیہ ای امام بحق
یہہ کلام اس امام کو ہو معیں

یوں کیا تذکرہ میں اپنے رقم
لے چلے ہیں طرف خلیفے کے
پیش آکر اس امام کے یہ کہا
بہی ہو صبر و شکیب میں کامل
مجکو مارے ہیں چوب یکہزار
اور کیا صبر سب ہوئے عاجز
دیا آخر خلاص وہ داور
رنج پہ صبر ہے تجہے الیق
اسکے دلکو وہیں دیا تسکین

گل

ابو جعفر کہا ہے ای ای خبیر
حکم ماموں سے لاتے ہیں جس حال
پہلے رود فرات پہ گذرا
میں کہا ای امام فرخ پے
مومنوں کا تو مقتدا ہے اب
گر تو قرآں کو بولے اب مخلوق
اور اگر اس سے تو کرے انکار
گر خلیفہ نہ مارے تیرے تئیں
موت ہرگز کسے نہ چھوڑیگی
ابن حنبل یہہ سن ہوا گریاں

ابن حنبل کو آہ کرکے اسیر
میں یہ سنکر گیا ہوں استقبال
اور سراپا میں اسکتیں دیکہا
اب تو ماموں کی پاس جاتا ہے
کرتے ہیں اقتدا وہ تیرا سب
بولینگے یوں ہی اسکو سب مخلوق
رہے انکار اس سے ہر دیندار
آخر اک روز تو مریگا یقیں
رشتۂ عمر اس کا توڑیگی
ماشاء اللہ سے ہوا گویاں

اور بولا کہ ای ابا جعفر
پھر تو اس قول کا اعادہ کر
پھر میں اس قول کی کیا تکرار
ماشاء اللہ پہر کہا دو بار

غنچہ

اور بخاری کہا ہے ای خوشتر
ابن حنبل کو آہ مار جب
امام مجھے بصرے کے شہر میں تجہا
میں سنا بو الولید کہتا تھا
کہ کبھو حادثہ بڑا ایسا
آل یعقوب میں اگر ہوتا
تو زمانے کا ہوتا افسانہ
ہو سکے مضمون خوش بیگانہ

گل

اور محمد جو تھا علی کا پسر
وہ علی تھا شعیب کا پسر

ذکر کرتا ہی وہ کہ میں نے سنا
اپنے والد سے یوں وہ کہتا تھا

کہ بلاشبہ احمد حنبل
ہے مقرر وہ شخص سے اشل

حق ہیں جسکے یقیں سو لکھا
یہہ حدیث صحیح فرمایا

کَانَ فِی اُمَّتِی مَا کَانَ فِی بَنِیْ اِسْرَائِیْل حَتّٰی اِنَّ الْمِنْشَارَ لَیُوْضَعُ عَلٰی فِرَاقِ رَاسِهٖ مَا یَصْرِفُهٗ ذَالِکَ عَنْ دِیْنِهٖ

کام پر ایسے وہ امام ہمام
گر نکرتا قیام با اکرام

تا بروز شمار سرو جہار
ہمکو ہوتا پڑا ہی ننگ و عار

غنچہ

اور ابوبکر سہروردی نے
نقل کی اسطرح سے ہی سنئے

روبرو معتصم کے سیاطین
مارے تھے اس امام کو جو لعین

دیکھا اعضا میں ایک کے ان سے
برص سے ریزہ ریزہ ہو کر گرے

گل

اور لکھا ہے ہلال ابن علا
کہ اس امت پہ بالیقیں مولا

چند اماموں سے رکھا احساں
ان سے ہی ہیں یہہ جا بجا عالیشاں

ان سے ہی ایک احمد حنبل
رہا ثابت جو رنج میں اول

گر نہ رہتا وہ ثابت و صابر
لوگ ہوتے تھے ضال اور کافر

دوسرا شافعی ہے مطلبی
کہ لکھا فقہ از حدیث نبی

کذب کی نفی وہ کیا از جب

خیابان ہفتم

در بیانات عجیبہ و روایات نعا

غریبہ

دیکھا اک شخص نے بنی عصمت
کہ ہر اک قبر پہ ہر ایک قندیل
ہاں تو نور بہت وہ جو تہتا ہے
پوچھا ... کیا ہے یہ ... ہیں ہوا
کیا بجا نور ایک ہے یہ نور
آیا ہے ... اہل قبور
میں ہوی اس امام کے بصوب
اور ہمارے سے اٹھ گیا ہے عذاب

کہ میں احمد کو خواب میں دیکھا — اور یوں اس امام سے پوچھا
کہ خدا کیا کیا ہے تیرے سے — تب وہ کہنے لگا کہ میرے تئیں
بخشش مجھ کو دیا ہے رب صمد — اور فرمایا مجھ کو ای احمد
کہ میرے واسطے تو کھایا مار — میں کہا ہاں ای خالق دادار
کہا رویت ہے ہو مرے خوشتر — میں کیا ہوں مباح تجھکو نظر

ابن مجمع کہا ہے سن ای فرد — میرے ہمسایوں میں تھا ایک مرد
سو وہ قزوین میں ہوا مقتول — اسکو بخشے خدا بجاہ رسول
اور جس شب میں احمد حنبل — گیا عقبی کو اس جہاں سے نکل
بھائی مقتول کا وہ میرے پاس — صبحدم آیا دوڑتا بہراس
کہا میں شب کو خواب دیکھا ایک — کہ برادر مرا بہ صورت نیک
آیا ہے ایک اسپ پہ ہو سوار — ہے نہایت وہ اپنے خوش رفتار
میں تعجب ہو بولا ای مقبول — بھائی جان تو تو ہو گیا مقتول
پھر تو کسطرح زندگی پایا — اور یہہ عالم میں کسطرح آیا
وہ کہا اہل آسمان کو سب — اور شہیدوں کو حکم تھا رب
کہ جنازے پہ ابن حنبل کے — نعش پہ اس امام اکمل کے
جائیو آسمان سے بہ زمین — کھائیاں میں ابھی ہے اپنی نصیب
راوی کہتا ہے جبکہ میں یہ سنا — جلد تاریخ اسکی لکھ کے رکھا
بعد آئی خبر کہ اس ہی رات — ابن حنبل نے کیا جہاں سے وفات

اور محمد پسر جو تہ... تھا
کہا کہ شب میں خواب میں دیکھا
کہ حضرت ... احمد حنبل
میں کیا عرض ای امام اجل
دل کیسی ہے یہ تری رفتار
تب کہا مجھکو وہ امام ...

ابن مجیاں جو تھا بزرگ بڑا — بولا جب وہ امام فوت ہوا

آپ کو

ہووے داخل جو کوئی در جنت
اسکی رفتار سے یہ با فرحت

میں کہا کیا گیا تو سے خدا
وہ کہا ہی خدا نے مجھے بخشا

اور رکھا ارم سے وہ دادر
اک کرامت کا تاج میرے سر

در و یاقوت کی بہ زینت و زین
تھے مرصع جو خوب تر نعلین

پاؤنمیں پہرنے دیاہے مجھے
اور مغفور وہ کیا ہے مجھے

اور بولا ای احمد حنبل
یہہ کرامت ہے تجکو اسکے بدل

کہ تو قرآن کو بستر و عیاں
غیر مخلوق ہے کہا ہر آں

گل

اور کہتا ہی حبش نیک نصاب
دیکھا اک شب نبی کو میں خواب

اور کیا عرض یا رسول اللہ
کیا ہے احمد کا حال کر آگہہ

بولا سرور کہ پیچھے اب میرے
موسی آتا ہے پوچھ تو اس سے

آیا ایسے میں ناگہاں موسی
حال احمد کا اس سے میں پوچھا

بولا احمد یہہ آشکار و نہاں
فرحت و رنج میں بھی ہر اک آں

آزمائے گیا بصدق و یقیں
ہوا داخل بجمع صد یقیں

گل

شیخ عطار عارف اکمل
یوں لکھا ہے کہ احمد حنبل

اپنے زخموں کے ہی سبب سے بجا
جو تھے موصل بدرجۂ شہدا

جبکہ پہنچا وفات کے نزدیک
حالت نزع میں وہ اپنے ٹھیک

ہاتھ سے اپنے یک اشارہ کیا
اور لا بعد منہ سے اپنے کہا

تب کیا عرض اس سے اسکا پسر
کیا ہی یہہ قول تیرا کہا ای پدر

بولا وقت خطر ہے یہہ دریا
نہیں فرصت مجھے دینے تیرا جواب

یہاں شیطان ہے کھڑا زیر پای
ڈالتا ہے ہی اپنے سر پے خاک
اور یوں بولتا ہے وہ مجھ کو
کہ میرے سے نجات پایا تو
کہا لا بعد ابھی نہیں جان
ابھی یکدم ہی باقی میرا ایماں
اور وہ تو خطر میں ہی سن لے
نہیں امن میں ہنوز تیرے شر سے

گل

اور اسی تذکرہ میں ای اکرم
شیخ عطار یوں کیا ہی رقم
کہ جنازہ امام احمد کا
جب اٹھائے وہ شیخ امجد کا
شہید ولکے آ فوج پرندے
آ رہی در پہ ...

اور وہ سب ہوا میں جمع ہوئے
ایک دوسرے پروں کو جمع کئے

سایہ انداز ہو نعش امام
نوحہ کرنے لگے ہیں آپ یہ تمام

گل

با صفا احمد ابن ابی خالد
اسطرح بولتا ہے ای ماجد

کہ نعش امام ای فاخر
جمعہ کے روز ہیں ہو حاضر

تھا محمد جو ابن عبد اللہ
وہ امامت کیا ہی ای آگاہ

جب جنازہ کی پڑھ چکے ہیں نماز
بولا کیجے شمار اور انداز

شخص کتنے کیئے نماز ادا
تب کئے ہیں حساب ان سبکا

مرد اسی ہزار تھے ای یار
اور تھے عورتیں ہی شصت ہزار

گل

کرتے ہیں اور یوں قلم رانی
کہ مجوس و یہود و نصرانی

روز ترحیم آں امام ہمام
ہو گئے ہیں مشرف اسلام

جب ان اشخاص کا کئے ہیں شمار
ہوے محسوب سب وہ بیست ہزار

جا رحلت کر لوگ ہو یہ غم
کئے ہیں اس امام کا ماتم

اہل اسلام اول ای مسعود
اور نصارا مجوس اور یہود

کہتے ہیں معتصم بھی دیکھ یہ حال
پھر گیا اعتزال سے فی الحال

جتنے تھے اہل اعتزال آخر
کر دیا ان کو شہر سے باہر

اہل سنت کا بستر اکرام
سے لگا کرنے بس وہ صبح و شام

لیو چھے اک شخص سے کہ ای اکمل
کیا محبت کرتے تھے سب اہل ملل

بولا احمد تھا مستجب دعا
وہ دعا یہ ہمیشہ کرتا تھا

یا الہی جسے نہیں ایمان
اسکو اپنے کرم سے دے ایمان

دولت ایمان کی دیا ہی جسے
پھر وہ دولت نہ لے ای آپ اسسے

لو ساعیون الکلام ودوعا
کوئی امر تازہ ایک دوست ہوا
اور بعد وفات اسکی عیاں
لا کہ انتی ہزار ہیں ایماں
اور بھی لکھا ہے جو اب انکا
ہوا ارشاد یہ کہ کسی روز
بجز النّاجون دھلک
الھالکون
ہیں کیا عرض یا حبیب اللہ
ناجیاں کون ہیں وہ کر آگاہ
بولا سرور ہے احمد حنبل
اور اصحاب اسکے ہیں اہل

گلدستہ

اور علی

اور علی بن موفق اسے دلدار ۔ بولا حج کو گیا تھا میں اکبار
دیکھا اک شب بہ عالم رویا ۔ کہ قیامت ہے آئی اب گویا
اور محشور ہیں خلایق سب ۔ اک منادی ندا کیا یہ تب
کہ علی بن موفق ہیگا کہاں ۔ ناگہاں دو فرشتے آئے وہاں
تندرو اور درشت خو تھے وے ۔ بحضور خدا مجھے لے گئے
روے حساب کے آفات ۔ یہ گماں تھا مجھے نہ ہوگی نجات
بعد ازاں کردگار از رحمت ۔ کر دیا مجھکو داخل جنت
دیکھا جنت میں ایک مرد کو میں ۔ کہ اسے سفرے پہ بٹھائے ہیں
ایک ملک بیٹھے اس کے سوئے یمیں ۔ ہے کھلاتا طعام اس کو وہیں
اور ملک دوسرا لیسوئے یسار ۔ بیٹھ پانی پلاتا ہے ای یار
کم نہوتا ہے وہ طعام و آب ۔ اور نہوتا وہ سیر اور سیراب
اور نہیں اس ملک کو رنج و تعب ۔ دیکھ یہ میں گیا ہوں آگے تب
دیکھا اک شخص کو کہ سوئے خدا ۔ دیکھتا ہے ہیں چشم اس کے وا
اور ایک شخص کو بھی میں دیکھا ۔ کہ وہ اجلا لباس ہے پہنا
در جنت کے اندروں بیروں ۔ آوے جاوے وہ مثل اہل جنوں
انا اللہ میں پڑھا ہوں تب ۔ پوچھا مجکو فرشتہ کیا ہے سبب
تب کہا میں جو حالتیں دیکھا ۔ دیکھ آیت یہ اس لیئے میں پڑھا
پس بحسرت کہا ہے وہ دانا ۔ شخص اول ہے کون تو جانا
میں نے بولا نہیں آ فرخ پے ۔ وہ کہا تب یہ بشر حافی ہے
بھوک اور پیاس میں بہت فوت ہوا ۔ اور اس حال میں ہی حق سے ملا
اسلئے دو ملک کے تین داور ۔ کر دیا ہے موکل اب اسپر

وہ کھلاتے ہیں اسکو آب طعام
نہ وہ آب و طعام ہووے تمام
اور سیری نہ اسکو ہووے بسیار
نہ ملک کو ہووے رنج اور آزار
یوں ہی گذریگا تا بروز جزا
ہے یہ اسپر بکمال فضل خدا
پوچھا کیا دوسرے کو تو جانا
میں کہا اسکو بھی نہ پہچانا
بولا معروف ہی وہ عارف حق
وہ کبھی حق کی بندگی مطلق
خوف دوزخ سے شوق جنت سے
نہیں کرتا گیا یہ تب سے
محض از بہر رویت مولا
بندگی وہ کیا ہے صبح و مسا
اسلئے ہے وہ شاغل و بیدار
ہے ایسا ہی تا بروز شمار

کہ نہیں تھا وہ بحث نفسانی
انکا علم و عمل تھا حقانی
انکا وہ وجہ بحث نا سمجھا ل
بعض انکے حسد پہ کرکے گماں
کرگئے ہیں کتب میں اپنے رقم
تو کیا شرم آہ ان کا قلم
جیسے بحث شافعی کی بات
بوحنیفہ کے صاحبین کے ساتھ
محض وہ امتحان تھا باہم
نہ تھا کچھ اور وجہ ای اکرم
مجھے بے اصل باتیں ایسی جو
لایق اعتماد نہیں ہے او
پر تعصب حکایتیں ویسے
بے تحقیق روایتیں ایسے
انہیں لایا نہیں کبھی یاں
ہیں نہیں اس بوستاں میں وہ خس و خار

بعد پوچھا کہ شخص ثالث کو / بول کیا مجھ سے پوچھتا ہے تو
میں کہا میں کہا ہے تب وہ اجل / ہے بلاشبہ احمد حنبل
جو دخول و خروج کی کثرت / اس کی دیکھا بروضۂ جنت
اہل سنت کو وہ بچھاتا ہے / انکو جنت میں کبھی لیجاتا ہے
ذکر اطہر یہ اہل سنت کا / اور انکے دخول جنت کا
جبکہ پہنچا یہاں بعون کریم / ہوئی نسخہ کی صورت تتمیم

دراختتام این رسالۂ فرح فرجام و مناجات بدرگاہ رب العلام

للہ الحمد یہ رسالہ خوب / اہل حق کے قلوب کا مرغوب
شکر حق یہ رسالہ نیک انجام / آئینہ دار ذکر چہار امام
شکر للہ یہ روضۂ ریاں / کہ میں گل جس کے تازہ و خنداں
شکر حق یہ حدیقۂ انور / جس کے شاخ و شجر ہیں تازہ و تر
شکر للہ یہ نامۂ روشن / اہل سنت کا جو ہے من ہون
شکر للہ اب یہ گلشن چار / ختم کا لائے آب و رنگ بہار
یکہزار و دو صد و سی ہجری / اور بتعداد و شش تھے زاید بھی
شب جمعہ تھی از مہ رمضاں / لیلۃ القدر تھی وہ ای ذی شان
اس کے ابیات جملہ تین ہزار / اور اک سو پہ تین ہیں بشمار
میں یہ چاروں امام کا احوال / بے تعصب لکھا ہوں بالاجمال
جو کتب میں صحیح پایا ہوں / نظم میں صاف اسکو لایا ہوں
اور تعصب سے بعضے نے تحقیق / رطب و یابس کئے ہیں جو تلفیق
تاکہ اپنے امام کی تفضیل / ہووے دوسرے امام پہ تقلیل
اور ائمہ مناظرہ جو کئے / محض تنقیح حق سخن کیلئے

سب ائمہ سے حسن ظن رکھ تو — دور اپنے سے کر تعصب کو

شیخ عارف امام شعرانی — رازدان فیوض ربانی

اپنے میزان میں بوجہ لطیف — خوب لایا ہے یہ بیان شریف

دیکھ با غور کر اسے مفہوم — تا ائمہ کا ہو ادب معلوم

یا الٰہی بہ یمن شرع رسول — اس رسالہ کو کیجئے مقبول

جو ائمہ ہوے شریعت کے — جو اکابر ہوے طریقت کے

انسے دے حسن اعتقاد ہمیں — انکی دے پیروی کا زاد ہمیں

اہل سنت میں ہی رکھ ہمکو تمام — اہل بدعت سے دور رکھ بدوام

ہمکو عامل کتاب و سنت پر — رکھ ہمیشہ سلف کی سیرت پر

ہم کو اعدائے دیں پہ رکھ منصور — اور کر دے انہوں کو سب مقہور

کر شہادت پہ تو ہماری ممات — قبر اور حشر میں ندے آفات

اور زیر لوائے پیغمبر — ہمکو محشور اپنے فضل سے کر

ساتھ کر اسکے داخل جنت — دے سدا اپنی نعمت رویت

بھیجئے ہم سے اب صلوٰۃ و سلام — بہ محمد و آل و صحب کرام

اور چارو امام پہ بے حد — اور محبوب پر ترے بے حد

روح الله روحهم ابدا
جعل الجنة لهم مثوى

تمت

تاریخ تصنیف

از نتائج افکار مدقق علوم عقلی و نقلی مولانا مولوی

حسب التماس علیم صاحب
فضیلت مناسب
خلف الرشید حضرت مصنف رح

ان هذا الکتاب تصنیف
سیدی ملا طلحة الشعرانی
في بيان الائمة الاربع
روح الله روحهم ومنازل
راح كالشمس فيه ذكرهم
كاللآلي تلالا الاحوال
عند في الكون مثله شيء
بل عديم النظير والامثال
في التمادي تبليل منتجل
وصفه شاع بين كل رجال
من يرد ان يعرف مناقبهم

اور مجلس اہل کمال
یعنے ارباب نظر و استدلال
اور اہل مواعظ و تذکیر
علم دیں کے مصنفین کبیر
حافظان حدیث مصطفوی
عاملان شریعت نبوی
یعنی یہ دین کے ارکین ہیں
شرع و ملت کے سب آئین ہیں
ان کو کہہ طلیعہ الی گیانی
جو ہوئے عالمان ربانی
ورثۃ الانبیا ہیں کہ اخیار
پائے میراث انبیا اخیار
انبیا نائباں خدا کے ہیں
نائباں یہ بھی انبیا کے ہیں
واسطے سے انہوں کے رب مجید
دین اسلام کو دیا تائید

فليرجع اليه بالاحتفال

بسواد العيون يكتبه	كل من صادق الرموز ونال
مثل ما فيه من صنف انتظما	ليس يأتي الزمان حتى المحال

فبلا ريبة يقال له
روضة ماء نهرها سلسال
١٢٧١ھ

ایضا

گل باغ دیں مولوی عبد حی	جناب معلی فضائل پناہ
زہی گلستاں بیار استہ	برنگ مناقب بفضل الہ
چہ فردوس گلی چہ جنات عدن	برشک اندر آمد چو گردش نگاہ
بہستی درآئی زبوی گلش	بسیرش چو پرداختی گاہ گاہ
چوں رضواں جنت نگہ کرد و گفت	زہی نبخہ ان گلستاں واہ واہ ١٢٧١ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت رسول	تذکرہ نامور کا ہے مقبول
فقہا اور محدثین کرام	صوفیہ اور محدثین عظام

زینت ان سے لیا ہے دین متیں
انکی تیغ زباں کرے جو کام
اور جو نیزہ قلم اونکا
نیزۂ آہنی سے بھی ہے پار
کرامات دلیل و برہان انکی
انکی جو خامۂ زباں سے ہوئی
انکے ارشاد و ہدایت سے
لائے ایماں بے عدد کفار
بادشاہاں مطیع ان کے ہوئے
یوں سلاطین کو زیر فرماں ہے
اور ایسے کئے ہیں تصنیفات
کوئی ایسا ہوا ہے ان سے خبیر
ہو گئے یکہزار جلد کلاں
کوئی ایسا ہوا ہے عالی جاہ
ہوئے انیس اسکے جلد ضخیم
اسکا جیلان وطن اصلی ہے
کوئی ایسا ہوا بلند نصاب
جلد کوئی کتاب کے ہفتاد
ہیں کے مبسوط جامعین کبیر
انکو لکھا وہ پیشوائے زمن
جو ہے شاگرد فرد اکرم کا

اسنے محکم ہوئی ہے شرع مبیں
تیغ براں نکر سکے وہ کام
کرے ہنگامہ بر صف اعدا
کام ویسا نہو سکے زنہار
اور تردید کفر و طغیاں کی
کہاں وہ تیغ اور سناں سے ہوئی
انکی تکمیل اور کرامت سے
ہوئے کامل بھی ناقصاں بسیار
عجز کے اپنے سر خمیدہ کئے
کئے برپا کے دین کے جھنڈے
جسکے باقی ہیں حشر تک برکات
کہ وہ قرآن کی جب لکھا تفسیر
ابن شاہین تھے وہ گرامی شان
کہ لکھا جب وہ شرح بسم اللہ
نام اسکا رکھا ہے کہف رقیم
نام عبد الکریم جیلی ہے
کہ وہ ایسے لکھا ہے پانچ کتاب
اور سکے ہیں جلد با ہشتاد
اور زیادات ای لکھو مختصر
ہے امام محمد ابن حسن رح
بو حنیفہ رح امام اعظم کا

کوئی ایسا ہوا لبیب
صاحب کشف و صاحب عرفان
صاحب مسئلے وہ ادراک
کہ نکالا وہ ادراک
سورۂ فاتحہ سے با ادراک
والیا ہے سید ابراہیم
فوائد کہتے ہیں ابن فقیہ
جسکو بستوی کہتے ہیں شعراوی
سر کتاب منن ہیں شعراوی
اس سے اس کا نکلا سواد اوی
غرض ایسے ہی فاضلان کرام
ہوئے اکثر مہمات اسلام
خاص کر چار ائمہ مجتہدین
دین احمد کے چار ارکان
چار چشمے کتاب و سنت کے
چار شہر ہیں شریعت کے
چار شمع اراستہ گل
چار گلزار سے بلبل
چار باغ فقہ میں

بو حنیفہ

بو حنیفہ و مالک اکمل
ہوئے ایسے یہ چار عالیشان
سب کمالاتِ باطن و ظاہر
تھے ظہور و بطون کے جامع
اہل ظاہر و اہل باطن سب
کیا فقیہ و محدث و صوفی
بلکہ اقطاب و اولیائے کرام
الغرض سب یہ اہل علم و کمال
ہیں کے سب ہادیاں ہیں امت کے
گرچہ ہر اک کی اک جدا ہی طریق
یعنے وہ قرب معرفت حق کی
قول اور فعل اور عبادت میں
پیروی کا نبی کے لیکے شرف
کرنا حاصل نجات کا ساماں
اہل فقہ و حدیث اور تفسیر
صوفیہ سارے اہل کشف و شہود
اک ہے دین محمدی سب کا
لیس یعنی ہر طریق و ہر مذہب
پس وہ سارے محمدی ہیں جان
اک ہے جس کی تو راہ لیوے گا
جبکہ ہیں وہ خواص خیر امم

شافعی اور احمد حنبل
ساری امت پہ جنکا ہے احسان
جمع تھے جنکی ذات میں فاخر
اک سے انوار فضل تھے لامع
تھے لقیں ہیں جنکے تابع مذہب
اور متکلم و مفسر بھی
ہیں ہے سب میں جنکے با اکرام
علما صوفیہ ذوی الاجلال
اور مظاہر ہیں سب ہدایت کے
لیک مرجع ہے سبکا اک تحقیق
اور خوشنودی رب مطلق کی
عادت و خلق اور سیر میں
پہنچنا درگہ خدا کی طرف
یہی مقصد ہے سبکا سر و عیاں
اور متکلمین با تفسیر
انکا سب اصل ہے یہی مقصود
ہر طرق اور مذاہب انکے جدا
نکلے دین محمدی سے ہی سب
دین ہے اسکے مہتدی ہیں جان
اصل مقصود کو نہ کھوویگا
نائبان رسول عرب و عجم

یعنی وہ سب صالحین عالی رتبہ
مورد رحمت انکا ذکر ہے جا
ذکر میں انکے از عنایت رب
دیکھ لکھا ہوا ہے یہ بسیار رب
خاص بجھنے محدثین کا حال
حال و قال انکا اور علم و کمال
جو کرامت میں ہیں شہیر جہاں
جنکا ثانی نہ رکھے نام و نشاں
تا جو ہیں مہتدی انکا ہی
طالبان علوم دین مبین
بالضرورت پڑھا کریں انکو
رات اور دن سنا کریں انکو
تا زیادہ ہو انکو شوق علوم
اور حاصل ہو انکو ذوق علوم
جن بزرگوں نے علم کے مانند
... پہنچے ... واقف

بلکہ گھر بار اپنا چھوڑے ہیں
اور گئے ہیں جو وے سفر بسیار
کم سنی میں ہی اپنے وے تحصیل
اور اس علم کے ہی دولت سے
کہ کوئی خلق کا امام ہوا
کوئی بیٹھا بہ کرسئ تذکیر
اور کوئی بیٹھ کر بعہد قضا
بیٹھے کوئی بہ مسند افتاء
اور ہوا کوئی استاد کبیر
ایک عالم گئے ہیں اسپہ ہجوم
اور کوئی از جماعت علماء
کیا خواص و عوام پیر و جوان
اس کے اتباع کو نہیں ہے سنبھالہ
اور ہوا کوئی عارف باللہ
صاحب علم و فہم و کشف و کمال
موشگافی ہے جسکو عرفاں میں
اس کے ارشاد اور ہدایت سے
طالبان خدا الوف و لکوک
جو ہیں اس رہ کے منزل و مقام
ان بزرگوں سے کوئی ایسا تھا
ہوا غوث و قطب کوئی نامور

رشتہ حب وطن کا توڑے ہیں
جو پھرے ہیں بہت سے شہر و دیار
کس قدر علم کی کئے تحصیل
پائے ہیں کیسے بلند تر درجے
مرجع کل خاص و عام ہوا
فیض اسکا ہوا ہے عالمگیر
بسکہ فرماں روائے خلق ہوا
کیا جاری جہاں میں ہے فتویٰ
جس کی آفاق میں ہوئی تشہیر
پڑھتے ہیں انواع کے سارے علوم
رتبۂ اجتہاد کو پہنچا
تابع مذہب اسکے ہیں بیحساب
پُر ہیں ان سے بلاد اور امصار
ہادی و مرشد خدا آگہ
صاحب حال و قال با اجلال
اور رہا ذوق و شہود و وجد انہیں
تربیت اور فیض صحبت سے
کر رہے ہیں رہ خدا کا سلوک
کر رہے ہیں وہ طے انہوں کو تمام
پایا رتبہ نفیس ولایت کا
اور کوئی ہوا ہے قطب ارشاد

فیض حق اسکے اسطرح ہی سبھی
پہنچے ہیں بفیض جہاں کو
الغرض ہیں یہ علم کے ثمرات
اور حسن عمل صفا حالات
عالموں کی ہے یہ باعث ترقی درجات
اور ان کے غور و فکر سے
دیکھیں اور غور و فکر کریں
علم اور عالموں کی قدر کریں
عالموں کو خدا نے عزت و شان
جو دیا ہے وہ خسرواں کو کہاں
بادشاہاں بھی آ کے انکے پاس
پاتے ہیں عزت و شرف کا اساس
عالموں کی ہے یہ جاہ و عزت و شان
اور ایسے وقار کا سامان
لیکن یہ سب ہی ہے دنیا میں
اس سے بہتر ہے عقبیٰ میں

بس نہیں مقدور جو ہووے وہی پاوے
جو مقدر ہو نہ ہاتھ آوے
گرچہ دنیا کبھی ہاتھ آوے گی
لیک تیرے نہ ساتھ جاوے گی
مال و دولت متاع فانی ہے
نہ کبھی اس کو جاودانی ہے
مال اک شے ہے چھوڑ جاوے گی
شے یہ نہیں ساتھ وہ جاوے گی
علم بیشک ہے نعمت باقی
ساتھ آوے گی دولت باقی
نعمت علم ہے بڑی نعمت
اس کو پہنچے نہ دولت و حشمت
جنکا احوال میں کروں تحریر
دیکھ کر اس سے ہو تو عبرت گیر
پیروی انکی کر تو علم و عمل
ہاتھ آوے گا نیک اسکا پھل

خون اطہر جو ہے شہیدوں کا
تو لے جاوینگے جبکہ یہ ہر دو
علما محشر میں جب آوینگے
ہو الوف و لکوک انکا شمار
انکی اس روز ایسی عزت و شاں
ساتھ حضرت کے خلد میں آویں
کہ نہایت ہے طول جسکا بیاں
حق کا دیدار سب سے ہے بہتر
دیں کے جو ہیں عالم و عامل
الغرض علم و عالموں کی جاہ
اس سے ہونگے مراد وے علماء
خشیت حق ہو انکو شام و پگاہ
پس تو اب علم دیں کا طالب ہو
علم کسب معاش میں ہشیار
طمع دنیا کے واسطے حاشا
غم دنیا نخور کہ بیہودہ ست
کہیں شیطاں جو ہے عدو تیرا
کہ تو راہ حرص و طمع پڑے
طمع کا یہ خیال خام ہے جان
کیا نہیں دیکھتا تو اے ہشیار
پڑے ہیں فکر معاش میں حیراں

اور سیاہی بھی عالموں کی بجا
عالموں کی سیاہی بھاری ہے
ساتھ جو ہوں ان کے تابعان انکے
پیچھے حضرت کے سب ہیں قطار
دیکھ کر خلق ہووینگے حیراں
اور وہاں ایسی نعمتیں پاویں
اس کی تفصیل ہو سکے نہ بیاں
کہ ملے خاصگو نکو شام و سحر
وے یقیں خاصگو نہیں ہیں داخل
دیکھ ثابت ہے کیسی عند اللہ
عالم دیں نہ عالم دنیا
پیرو سنت رسول اللہ
اس کی تحصیل کا ہی راغب ہو
عمر ضایع نہ اپنی کر زنہار
پڑھ نہ زنہار علم دنیا کا
ہیچکس در جہاں نیاسودست
دیکھ تجھ کو فریب دیویگا
غیر اسلامیاں کا علم پڑھے
یہ بھی شیطاں کا ایک وہم ہے جان
لوگ ایسے ہیں جا بجا بسیار
سیم و زر کی تلاش میں حیراں

انکا احوال پڑھنے سننے سے
پھول ایسے چمن کے چننے سے

ہووے تحصیل علم کی ترغیب
بس ہے یہ بات تجربے کے قریب

تذکرہ جو ہے اولیا کا اے یار
جسکا جامع ہے شیخ دیں عطار

صاف ہندی میں ترجمہ اس کا
دیکھئے نظم سلیس میں نے لکھا

جسکو پڑھنے سے اور سننے سے
دل میں خوف خدا بہت آوے

اور ترغیب ہو عبادت کی
زہد و تقوے کی اور ریاضت کی

علما کے یہ تذکرے سے بھی
رغبت علم اور عمل ہو بڑی

اولیا کا وہ تذکرہ ہے سبھی
علما کا ہے تذکرہ یہ بھی

تذکرہ وہ تو عارفیں کا ہے
تذکرہ یہ محدثیں کا ہے

پس سعادت کے ہیں یہ دو گلزار
فیض کے دو چمن ہیں تازہ بہار

سیر انکا تو بس سدا کیجے
فیض کے ان سے گل لیا کیجے

کر صلاح و سعادتِ دارین
ہووے حاصل سمجھ تجھے بے بین

یا الٰہی تری عنایت سے
اور تیرے نبی کی حرمت سے

رکھ یہ ہر دو چمن کو تازہ تر
انکو رکھ فیض بخش تا محشر

دیکھ ہر امر میں مجھے اخلاص
جمع کرنے میں اس کتاب کے خاص

اسکو اپنے کرم سے کر مقبول
الطاف سے دے مرا تو ہر مامول

خاتمہ کر مرا شہادت پر
بہ محمد و آلہ الاطہر

اب یہاں سے کروں میں اے دمساز
ذکر کبرائے صالحیں آغاز

ذکر ان محدثین زمانہ خیر القرون کا جو علم حدیث میں اعلیٰ درجہ کو پہنچے مجتہد مسلم الاجتہاد ہیں اور درجۂ اجتہاد مطلق کو پہنچے

ذکر امام اعظم کہ اول و اکمل ائمہ محدثین مجتہدین است

بحر فقہ و حدیث خیر انام
صاحب اجتہاد و ذوالاکرام

فخر و اکرم سراج خیر امم
مقتدا و شفیق اعظم

بو حنیفہ امام اعظم ہے
انکا نعمان نام اکرم ہے

در علوم و کمال و عقل و ذکا
در عبادات و خلق و زہد و تقا

سب کمالات میں یگانہ تھا
شہرہ او وحید زمانہ تھا

نادر روزگار ہے دلبند
نہیں ایسا ہوا ہے جس فرزند

لیجئے بعد اس کے پر شرف ایسا
مجتہد دوسرا نہیں ہوا پیدا

پس وہی افضل الائمہ ہے
اول و اکمل الائمہ ہے

ہیں

ہیں بلا شبہ جتنے ہیں اسکے — جو ائمہ کہ اسکے بعد ہوئے
مستفید اسکے علم سے ہیں تمام — اور ثنا خواں ہیں اسکے با اکرام
بلکہ فضل و کمال پر [illegible] — متفق اس کے ہیں یقین جمہور
یہ ہی چاروں امام عالیشان — عصر میں اپنے بے نظیر تھے جب
جو ہوئے انکے بعد اہل کمال — [illegible] اُس سے ہیں نیکو سوال
اور جو انکی فضیلتیں ہیں کثیر — ہیں وہ خارج ز حیطۂ تحریر
کیونکہ ثابت ہیں انکے حق درباب — چار شخص لکھا ہوں ایک کتاب
دیکھ اسکو اگر ہے تو خواہاں — بیان کرتا ہوں مختصر تبیان
تذکرے جو تمام انکے ہیں سب — ہوا پیدا ابو حنیفہ تب
[illegible] — تب وہ بغداد میں کیا رحلت

کہتے ہیں کہ پچاس ہزار آدمی آپ کے جنازے کی نماز میں حاضر تھے۔ بہت [illegible] کیا۔ اور منصور خلیفہ آپ کی قبر پر نماز پڑھا اور باقی [illegible] تک آپ کی قبر پہ نماز ادا کرتے تھے

کیا ہے [illegible] تابعین کرام — ہاں ہے از تبع تابعین ہمام
[illegible] — تابعین سے ہے وہ بقول صحیح
کہتے ہیں بعض اس امام کو تابعی — تابعین سے نہیں گئے ہیں شمار
لیکن اکثر ہیں متفق بصواب — عصر میں اس کے چند تھے اصحاب
اور یاروں نے اس امام کے ہاں — کیا ثابت بغیر شبہ و گمان
کہ صحابہ کی ایک جماعت سے — کی ملاقات ابو حنیفہؒ نے
اور روایت حدیث کی بھی لیتیں — ان صحابہ سے وہ کیا اسے امیں
ہے جو مسند ابو حنیفہؒ کی — اسمیں ہیں وہ حدیث بھی مروی

ماوراء النہر و روم میں سب / ہند میں بھی اسیکا مذہب
وسے ملکوں میں مختلط ہے سبھی / وہ بھی اور دوسرے مذاہب بھی
علما اور اولیائے کثیر / ہوئے مذہب میں اسکے با تشہیر

مسند امام اعظم رح

لکھا اسطرح صاحب بستاں / شاہ عبدالعزیز قطب زماں
کہ موطا امام مالک کی / جو کتاب ایک معتبر ہے بڑی
نہیں اس کے سوا کتاب کوئی / خاص کوئی امام سے ہوگی
مسندیں دوسرے ائمہ کے / اب جو مشہور خلق میں ہیں گے
ان اماموں نے خود ہی کی تالیفاں / جمع انکو نہیں کئے ہیں جہاں
بلکہ بعد ان کے عالماں دوسرے / ہیں روایات انکی جمع کئے
رکھے یوں نام اسکا ذیشاں / کہ یہ مسند امام کی ہے فلاں
لیک مسند امام اعظم کی / اب جو مشہور خلق میں ہے گی
کیا تالیف اسکی خوارزمی / بو المؤید محمد نامی
جبکہ ہجرت سے ششصد و ہفتاد / اور تھے چار سال اسپہ زیاد
تب وہ مسند کو ہے رواج دیا / دیوے اسکی جزائے خیر خدا
اور مسانید بوحنیفہ رح کے / آگے اس کے لکھے تھے جو دوسرے
ہیں وہ چودہ عدد تلک کے ہمام / بلکہ سولہ عدد تلک ہیں تمام
اپنی مسند میں انکو سب لایا / بلکہ اسطرح سے ہی نظم کیا
بوحنیفہ کے جو ہیں مرویات / نہیں چھوڑا ہوں اس میں سے کوئی بات
اور آگے بھی اسکے جانو تم / مسندیں اس امام کے ہر دم
جمع یوں ہی کئے تھے اسے امجد / لیک مشہور اب ہیں دو مسند

پہلی مسند وہی ہے خوش اسلوب / کہ محمد جو ہے بن یعقوب
حارثی حافظ حدیث ہوا / [illegible] جسکو جمع کیا
[illegible] دوسری ہے یہیں / مسند ہے دوسری جسے [illegible]
اور وہ حافظ حدیث حسین / شیخ بن [illegible] جسکو جمع کیا
بن محمد ہے مشہور بیچ / تینوں مسندیں [illegible]

احوال امام مالک رح

دوسرا وہ امام مالک ہے / علم میں اسکا [illegible] ہے
ہے انس اسکا والد امجد / اور آگے جانو اسکا جد
اسکے اجداد میں ہے ابو عامر / تھا نبی کا صحابی فاخر

سن تھا نوے پہ جانو تم اب جب
عدت حمل اسکے تھے دو سال
اپنی لڑکائی سے بھی تھا وہ سدا
ابتدا میں وہ بنوا تھا جب
سایہ وہ اپنے گھر کا تڑواتا
تھوڑے عرصے کے بعد ازاں ہوا
لگے ہونے بہت فتوح عظیم
اور لڑکائی میں ہی اسکو خدا
جب ہوئی عمر اسکی سترا سال
بیٹھکر وہ بمسند تعلیم
ایک زن تب زمرۂ عورات
غسل میت کو دینے والی جو تھی
جب پڑا اوسکے شرمگاہ پہ ہاتھ
کیا زنا کار شرمگہ یہ تھی
وہیں چسپاں ہوئے اسکا ہاتھ
گرچہ چھڑوانا چاہے ہیں بسیار
آخر کار لاعلاج ہوئے
اس لئے یوں لگا ہے ہاتھ اسکا
ورثہ بہشت او اسکو نت جاتے
تب سے شہرت امام مالک کی
اور اس ابتدا کی شان کبیر

ہوا پیدا امام مالکؒ تب
بعض ستان بھی لکھتے ہیں سال
طلب علم میں حریص بڑا
ایک گھر کے سوا نہ تھا کچھ تب
اسکو بیچا کے خرچ میں لاتا
اسپے دروازہ قفل کا کھولا
ہدیہ آنے لگا بہت زر و سیم
حافظہ بھی بڑا کیا ہے عطا
تب بالطاف قادر متعال
درس دینے لگا بلطف عمیم
ناگہاں در مدینہ پائی ممات
آنکہ اس کو غسل دینے لگی
حق میں اس کے کہی ہے یہ بد بات
آہ یہ بات اسنے کہتے ہی
لسپر اس کے شرمگاہ سے ساتھ
لیک چھوٹا نہیں ہے وہ زنہار
علما کے طرف رجوع کئے
اسپہ حد قذف کریں اجرا
گالی کا حد
وہیں ہاتھ اسکا چھوٹ گیا اس سے
جا بجا خلق میں ہوئی ہے بڑی
خلق کے دلیں ہوگئی جاگیر

یہ ایک زن پر حرام کا بہتان
سخت تر اس سے معصیت ہی کہاں
شرع میں اسپہ او سا صد قذف
گو نہ دیکھا ہو پاوے حد قذف
آنحضرت نے یہ حد کی ہے جاری
اسپہ از حکم حضرت باری
یہ بڑا سخت زشت تر ہے گناہ
اس سے حق تو بچا کے ہم کو پناہ
ابن مسعود ایک تابعی تھا
جو کہ تھا ان کا بڑا صحابی
تھا مدینے میں اک مکان اسکا
مالک اس کے مکان میں رہتا تھا
اور مقرر مسجد نبوی
کہتے ہیں واں تھا نشستہ الیکی
اس معظم مکان میں تھی آپ
عمر فاروق بیٹھتے تھے جناب

اور سفر میں بھی مدینے کے
نہوا ہے سوار وہ گاہے

اور حرم کی جہاں تلک تھی جا
نہیں بول و براز اسمیں کیا

کرنے حاجت مدام اپنی قضا
بس وہ باہر حرم کے جاتا تھا

عز و اکرام وہ مدینے کا
اور ادب اسقدر بجا لاتا

اور مجلس امام مالک کی
غایت ہیبت و وقار کی تھی

سب کے سب بیٹھتے باادب مساز
کوئی کرتا نتھا بلند آواز

اور حدیث شریف کرنے بیاں
ہوتا جب مستعد وہ عالیشاں

غسل کرتا تھا تب وہ باتقدیس
بعد ازاں پہنتا لباس نفیس

عطر پوشاک کو لگاتا تھا
اپنے حجرے سے باہر آتا تھا

بکمال خشوع و عز و وقار
بکمال سکون و چین و قرار

ایک مسند مکلل و بستر
ڈالتے اس کے واسطے لاکر

پس وہ مسند پہ رکھکے وہ تشریف
کرتا تھا قرأت حدیث شریف

اور کئے تک حدیث پاک بیاں
عود مجمر میں کرتے تھے سوزاں

اور کمال ادب سے وہ حاشا
کبھی زانو نہیں بدلتا تھا

اور حدیث رسول کی تعظیم
کرتا تھا اسقدر سدا وہ فہیم

دیکھ اس کے عجائب حالات
پڑتے حیرت میں سب پاک صفات

اور بلا شبہ وہ امام ہمام
ایسا تھا ذوالوقار باکرام

کہ کسی وقت میں اسے اعلا
کھانے پینے بھی کوئی نہیں دیکھا

کھاتا پیتا تھا اسکا خلوت میں
آشکارا نہیں تھا جلوت میں

باوجود اس وقار و تمکیں کے
باوجود اس شعار و آئیں کے

اہل و اولاد و خادمونکے سات
حسن اخلاق سے ہی تھا ذوالبرکات

اور کہتے ہیں وہ امام ہمام | پہنتا خوش لباس ہی بدوام
شہر مشہور ایک ہے اعدن | شہر واقع ہے وہ ممالک یمن
کپڑے اس شہر کے انیک شعار | بیش قیمت نفیس تھے بسیار
اور خراسان و مصر کے کپڑے | قسم اعلیٰ سے جو کہ ہوتے تھے
پہنا کرتا تھا وہ صفا مظہر | اسکا پوشاک تھا سپید اکثر
اکثر اوقات وہ صباح و مسا | عطر پوشاک کو لگاتا تھا
ذکر کرتا تھا پھر حدیث نبی | اس سے تعظیم اسکی تھی مرعی
اور بھی کہتا تھا وہ جلیل الذات | کہ نہ رکھتا ہو دوست ہیں یہ بات
کہ خدا دیوے از رہ منت | کسی بندے کو نعمت و ثروت
اور اس نعمت خدا کا اثر | ہو اظہار حق کے بندے پر
کیونکہ کتمان نعمت منان | ہووے کفران نعمت ذیشان

فائدہ

سلف صالحین کا حال ہے عیان | اندریں باب مختلف ہے بیان
پہنتے تھے کوئی نفیس لباس | اور دون کوئی بلا وسواس
انکے ہر دو طریق بھی تھے نیک | ان سے ہر ایک کی نیک نیت و نیک
پہنتے تھے جو فاخرہ پوشاک | تھی یہی انکی بس کہ نیت پاک
کریں اظہار نعمت مولا | تا ادا ہووے شکر نعمت کا
اور جو کوئی لباس کم قیمت | پہنتے تھے یہ انکی تھی نیت
کر تواضع کا اپنے ہووے شعار | اور شہرت نہ اپنی ہو زنہار
پس ہر ایک ان میں سے مصیب ہے جب | اجر ہر ایک کو نصیب ہے جب
بسط سے اس بیان کی تفصیل | اور ہر ایک طائفے کی دلیل

در کتاب فوائد فارسی میں صفحہ [illegible] لکھا ہوں دیکھا ہے کہ [illegible] وہ امام عالی شان علم میں تھا یگانہ اور اس [illegible] میں لکھا ہے [illegible] اوقات خاص [illegible] اور اکثر [illegible] اور بہت [illegible] اس

اس زمانے کے اولیا ذیشان — تر زباں اسکی مدح میں ہے جناب
اور جب اس امام نے اے شریف — کی موطا کی ابتدا تصنیف
علمائے مدینہ بھی اکثر — طرز پر اس امام کے خوشتر
لگے کرنے کو خود بھی تالیفات — لوگ مالک سے تب کہے یہ بات
کرتے کیوں ایسے امر میں محنت — دوسرے دیکھو بھی جنہیں ہے شرکت
دیکھا نسخوں کو سب وہ منگوا کر — کہا اسطرح پھر وہ نیک سیر
کہ ہے نزدیک جان لیویں گے — کونسا تھا عمل خدا کے لیئے
پس کتب سے انہوں کے اے ذیشان — نہیں پیدا کسی کا نام و نشان
ہاں وہ سارے کتب ہیں جیسے ابھی تک — ہیں ابن ابی ذئب کی موطا ایک
اور موطا امام مالک کی — دیکھ مخدوم ہے جو انہیں سبھی
اسکی صحت میں کہتے ہیں اکثر کی — کہ وہ امام ہے بخاری مسلم کی
علمائے کبار کی بصواب — مایہ اجتہاد ہے وہ کتاب
اور مقرر قبولیت کی نشان — ہوئے ہر قدر حسن نیت جاں
اور موطا امام مالک سے — جانو ہے رشید قیمت ہیں سکے
سند اس سے کئے ہیں جو اخیار — ہے قریب ہزار انکا شمار
اہل فقہ و حدیث اور امرا — صوفیہ نامدار اور خلفا
بر طریق تبرک اے راشد — کئے ہیں با صفا سے اسکی سند

حکایت

یحییٰ ابن خلف کہا اے یار — کہ تھا مالک کے پاس میں یکبار
پوچھا ایک شخص آ کے اے ذیشاں — کیا ہے مخلوق یا نہیں قرآن
کہا مالک یہ سن کے ایکدم — ہے یہ زندیق اسکو مارو تم

اور کرنے لگا نظر بہ زمیں
دیر تک فکر میں رہا ہے حزیں

عرق اسکی جبین پہ آیا
بعدازاں اسطرح سے فرمایا

الاستواء معلوم الکیف مجہول والایمان
بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ -

ترجمہ یعنے لفظ استوا جو حق تعالی قرآن میں فرمایا وہ معلوم ہے اور کیفیت
اسکی نامعلوم ایمان اسپر واجب سوال اس سے بدعت ہے ۱۲

پس کیا حکم مالک فاخر
اسکو مجلس سے اب کرو باہر

کیونکہ یہ بدعتی ہے اور گمراہ
پوچھا یہ بات جو معاذ اللہ

حلیۃ الاولیا میں ہے اکرم
اصفہانی نے یوں کیا ہے رقم

سہل ابن مزاحم ماجد
مرو میں تھا وہ جو بڑا عابد

بولتا ہے کہ میں بعالم خواب
دیکھا اک روز مصطفےٰ کا جناب

اور کیا عرض یا رسول خدا
آپ کا عصر پاک جب گذرا

دین کے گر امور میں گاہے
ہمکو خاطر میں شبہ و شک آوے

کریں تحقیق اسکی کس سے ہم
کئے ارشاد تب وہ شاہ امم

ہمکو جس امر بیچ مشکل ہو
مالک بن انس سے جا پوچھو

اور ہے اس ہی کتاب میں لکھا
ابو عبداللہ اک بزرگ جو تھا

بولتا ہے کہ خواب میں اکبار
پایا میں رویت شہ ابرار

بیٹھے مسجد میں وہ شاہ جہاں
اور ہیں اطراف آپ کے لوگاں

اور مالک امام ذوالاکرام
روبرو آپ کے کیا ہے قیام

اور حضرت کے روبرو آ جہاں
مشک تھوڑا دھرا ہوا تھا وہاں

قبضہ قبضہ وہ اس سے لیتے تھے
مالک با صفا کو دیتے تھے

تب نظر کی شاہ دو عالم [illegible]

یعنے وارث ہے میرے علم کا او | یہی اس کی مراد ہے سمجھو

رحلت

وہ امام ہمام جب ای بار | مرض سے موت کے ہوا بیمار
لوگ خدمت میں اسکے آتے تھے | اور وصایا سن اسکے جاتے تھے
علمائے دوسرے بھی شہروں کے | تب ملاقات کو جو آئے تھے
یہ خبر سن وداع کے خاطر | ہوئے اس کے جناب میں حاضر
شیخ یحیی جو تھا ابن یحیے | ایک شاگرد اس معظم کا
بولتا ہے کہ میں حساب کیا | الکسو بیس تک تھے سب علما
لگے کرنے وداع جب وہ آہ | ان بزرگوں کے میں بھی تھا ہمراہ
جا کے ہم سب پیش گاہ امام | لگے کرنے ادب سے اس کو سلام
اور تب بات ہم یہ چھپنے تھے | تا ہمیں دیکھ کچھ او فرمائے
کھول آنکھیں وہ تیس ہمیں دیکھا | اور یہ فقرہ زبان پر لایا

الحمد لله الذي هو اضحك وابكى وامات واحيا

پھر کہا اب قضا سے پہنچی آ | اور نزدیک ہے لقائے خدا
بات یہ سن کے ہم قریب ہوئے | اور اسطرح سے ہیں عرض کیئے
کیا ہے کہ حال تیرے باطن کا | کہا خوشحال ہوں میں شکر خدا
اب ہے حاصل مجھے کرو معلوم | صحبت اولیائے اہل علوم
اور پیغمبروں کی نزد خدا | ان سے بہتر نہیں کوئی حاشا
اور اسباب سے بھی ہوں خوشحال | کہ یقیں میری عمر کے ستر سال
وفضل سے حق کے علم پڑھنے میں | ہوئے مصروف اور پڑھانے میں
اور اب دیکھتا ہوں غیر قصور | بالیقیں اپنی سعی کو مشکور

لکھا ہے
کیونکہ بیشک ہے [illegible] غوث جلی
وہ سنی ہے سب ہمیں یہ غیب
سب پیغمبر بھی اسکا
اور اجر و ثواب کرنے سے ہی
او ہے یہی پیغمبر خدا
جیسے حکم حج و نماز
اور ان سے ثواب کا اندازہ
غیر علم پیغمبر سے نہ کبھی آئے
نہیں ممکن میراث کہا گیا
لیس یہ علم حدیث نبوت کی
کہ میراث ہے نبوت
جو ہیں دو علوم عقلیات
او دینیات اور ریاضیات

دین کا اک مقتدی میں کہیں
کرے اک مشورت مرید کوئی
اور میں غور فکر کرکے شتاب
اس کو بتلاؤں راہ حق و صواب
تاکہ ہو اس کے دین کی اصلاح
پاوے دارین میں وہ فوز و فلاح
رابطہ راست اسکا ہووے بیں
حق تعالیٰ کے اور اس کے بیں
بات یہ ہے کہ پاس اد لبر
ہے یقیں سو جہاد سے بڑھ کر
یہ کہا ہے امام مالک رح کا
تھا یہی آخری کلام بجا

احوال امام شافعی رح

تیسرا وارث علوم نبی
شافعی رح ہے امام مطلبی

نہ علاقہ رکھیں نبوت سے
بخلاف ان علوم کے دریاب
انبیا کے بیاں سوا ای یار
پس یہ علم شریف کے بدوام
اک کرامت بھی اک ثواب عجیب
انبیا کے یقیں کرامت کا
کنہ اس کا یقیں سوا حق کے
پھر کہا یہ حدیث اب سنئے
اب تلک اس حدیث اقدس کی
کہا مجھ سے ربیعہ اکرم
گر کسی سے نماز میں ہو خطا
اور پوچھے مرے آ وہ سلیم
یعنے اس کے فرائض و مسنون
اور نشاں دوں ثواب ہے اس کے
کہ مجھے دیوے ساری یہ دنیا
اور قسم ہے خدائے واحد کی
یا روایت میں کوئی حدیث ہو
فکر میں اس کے ہی نہ آوے خواب
پوچھوں پس جا کے کوئی عالم سے
اہے بہتر ہے پاس میرے یہاں
اور کہا میں سنا از ابن شہاب

ہیں وے ثمار ج نبی کی دعوت سے
یعنے علم ثواب و علم عقاب
وے نہ حاصل کسیکو ہوں زنہار
جو ہیں خدام واجب الاکرام
فضل سے ہے خدا کے انکو نصیب
ہے سفینہ ثواب کا بھی بجا
نہیں زنہار کوئی بیان سکے
نقل کرتا ہوں میں ربیعہ سے
نہ روایت کیا تھا میں نے کبھی
حق تعالیٰ کی ذات کی ہے قسم
اور بجانے کہ کیوں کرے وہ ادا
اور کیونکر نماز کی تعلیم
اور آداب اس کے بتلاؤں
تو یہ بہتر ہے اس سے پاس مگر
صرف کردوں اسے براہ خدا
علم کے مسئلہ میں شبہ کوئی
گذرے خاطر میں میرے اے لوگو
اور رہوں تا صباح در تب و تاب
اور وہ شب بھر سے رفع شبہ کروں
جو معقول ایک سو سے جا کر
کہتا تھا بارہا وہ نیک نصاب

کہ محمد ہے نام پاک اس کا
سن ہجری تھا یکصد و پنجاہ
عالم حمل میں ہے ماں اسکی
مشتری سا ستارۂ رخشاں
مصر میں جا پڑا وہیں سے تبھی
اور بہ خواہش خدائے کریم
عمر دو سال اس کی تھی کہ اوسے
عمر تھی سات سال اس کی جب
عمر دس سالگی میں حفظ ہوئی
اور اسوقت مسلم خالد
شافعیؒ اس سے علم فقہ پڑھا
اپنے قبل بلوغ وہ یکتا
اس کے منہ میں لعاب پاک اپنا
بارک اللہ اس کو فرمائے
حفظ و علم حدیث تھی اس کا
اور ہوا جب وہ پانزدہ سالہ
پس مدینہ گیا بلا وسواس
وہ کہا جب میں اس کے پاس گیا
ایک ساعت تلک وہ پا کے سیر
حق تعالی نے اپنی رحمت سے
پوچھا میرے سے کیا ہے تیرا نام

ابو عبد اللہ کنیت والا
ہوا پیدا منا میں وہ آگاہ
کہتے ہیں خواب اسطرح یکھی
باہر اس کے شکم سے ہو کے عیاں
روشنی اس کی ہر بلد میں گئی
حال طفلی میں وہ ہوا ہے یتیم
جدّ و مادر بہ مکہ لے آئے
ختم قرآن وہ کیا ہے تب
سب مؤطا امام مالکؒ کی
جو تھا مکے کا مفتی جیّد
ہوا فی الوقت فقہ میں یکتا
خواب میں پایا مصطفیٰؐ کا لقا
ڈالے حضرت وہ اسکو چوس لیا
یہ خطا اس سے پھر ہوئی کہاں
اسی برکات سے ہی پڑھنے لگا
اذن فتوے اسے دئے علمائ
رہا جا کر امام مالک پاس
جبکہ مالک مرا کلام سنا
خوب تکبیر طرف کیا ہے نظر
اک فراست بڑی دیا تھا اوسے
میں محمد کہا ہے میرا نام

تب کہا مجھکو وہ تو نحو خضر
بہر بیت خدا سے دور
سر تعمیر بیت رب کبیر
امت احمدی میں رب عظیم
تجھکو دیویگا ایک شان عظیم
پس رہا میں اسی کی صحبت میں
ایک مدت فیض صحبت میں
علم جو اس کے پاس تھا ہے قبل
فضل سے حق کے سب کی تحصیل
پس سفر کی جب اس کی رخصت لی
اس نے تب مجھکو یہ وصیت کی
رکھو اللہ تیرے دل میں تدبیر
نور ڈالا ہے اس پہ لطف عمیم
اس کو مت ظلمت گنہ سے بجھا
راکھ آپ کو گنہ سے بچا
پس ہیں امام شافعیؒ ذو الاجلال
شغل علم و فضل و کمال
ہوا

سو احفظ حدیث میں یکتا — اور بعلم حدیث بے ہمتا
بعلوم کتاب اور سنت — لے گیا تھا یہاں تلک سبقت
درجۂ اجتہاد کو پہنچا — مجتہد مستقل ہوا وہ بجا
پس گیا شافعیؒ سوئے بغداد — اور رہا دس برس وہاں دلشاد
علما واں کے اسپہ جمع ہوئے — اور اس سے حدیث و فقہ لیے
اور کتاب قدیم اپنی وہیں — کیا تصنیف وہ نکو آئیں
بعد مکہ طرف گیا اے یار — اور بغداد آیا دوسرے بار
پس گیا سوئے مصر وہ مقبول — ہوا نشر علوم میں مشغول
اور کتاب جدید کی تصنیف — مصر میں ہی کیا بطرز لطیف
کتب اسکے اصول دیں میں ہاں — ہیں گے چودہ مجلد اے ذیشاں
اور مقرر فروع میں رکھ یاد — وے عدد میں ہیں اکسو سے زیاد
اور کہا ہے محمد ابن حسن — مدح میں شافعیؒ کے اے ہمن
جو ہے اوسط ابو حنیفہؒ کی — شافعیؒ مستعار مجھ سے لی
یک شب و روز میں وہ حفظ کیا — حافظہ اسکا تھا قوی ایسا
کہتے ہیں شافعیؒ کے پاک اوقات — اسطرح صرف ہوتے تھے دن رات
فیض بخش علوم تھا بہ نہار — ذکر اور فکر میں تھا شب بیدار
اور فضائل میں اسکے رکھیے یاد — ہیں یہ تیرہ کتاب سے بھی زیاد
جمعہ کا دن سلخ رجب کی تھی — دو صد و چار وہ سن ہجری
مصر میں شافعیؒ نے رحلت کی — عمر چوّن برس کی تھی اسکی
زاہدیں اس سے پاتے ہیں برکت — حق تعالے نے کی اسپہ رحمت

احوال امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

اور پڑھا ہے وہ امام اجل
احمد ابن محمد حنبلؒ
ابو عبد اللہ کنیت والا
پہنچے عدنان کو نسب اسکا
ایک سو ساٹھ پر چہار برس
جبکہ گذرے ز ہجرت اے یار
متولد ہوا وہ در بغداد
پایا بغداد اس سے فخر زیاد

پایا

ح ربیع بن سلیمان نے کہا کہ میں امام شافعی کے جنازے سے فارغ ہو کر لوٹ آیا تو ہلال شعبان کا نظر آیا اسی شب امام شافعی کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھ کو سونے کی کرسی پر بٹھلایا اور مجھ کو رطب مجھ پر سے نثار کروایا رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۲

پایا بغداد میں ہی نشو و نما
اور وہاں کے شیوخ سے تحصیل
کر چکا وہ امام فرخ پے کے
گیا حرمین اور یمن وہ ہمام
علما سے وہاں کے وہ مقبول
یاد تھے اس کو اسقدر اخبار
یعنی دس لاکھ تک ہیں درج تعداد
ابن ہارون اور سفیان سے
تھے وہ راوی حدیث نبوی کا
مثل شیخین اور ابو داؤد
اور بہت سے ائمہ والا
اس کی مسند ہے خلق میں مشہور
عصر میں اس کے وہ کتاب اسکی
کہ زیادہ ہیں تیس ہزار
اور کہا سات صد و پچاس ہزار
میں سے سب ان سے انتخاب کیا
کہتے ہیں اس کی مجلس پرنور
ان میں تھا نہ ذکر دنیا کا
اور کیا تھا وہ اختیار ای یار
اس پہ تھا میں وہ صبر کیا
ورع اور احتیاط اور تقوی

اور وہیں اکتساب علم کیا
جب سماع حدیث پیغمبر
جلد اپنے وطن سے نکلا ہے
کوفہ اور بصرہ اور جزیرہ و شام
کیا حاصل بہت حدیث رسول
کہ عدد جنکا ہے ہزار ہزار
جو حدیث اس امام کو تھے یاد
شافعی اور شیوخ ذیشان سے
اس سے راوی بہت ہیں علما
ابو زرعہ امام فیض آمود
بہت اس کی کئے ہیں مدح و ثنا
مسند عالم کی ہے پرنور
جانو سب کتب میں عمدہ تھی
جمع اسمیں کیا حدیث سے یار
جو کہ حاضر حدیث تھے بے شمار
جانو جمع یہ کتاب کیا
مجلس آخرت تھی غیر قصور
جانو ستم کبھی نہ آتا تھا
فقر کو ہی مدام لیل و نہار
اور کسی سے نہ کوئی چیز لیا
اور توکل بھی صبر و استغنا

جو دیا تھا اوسے کرم سے خدا
نہو اسکا بیان قلم سے ادا
ہیں سب عجیب و غریب
سر حکایات ہیں یہ ایسے لبیب
آئے ہیں اس میں بیت قطعہ
تاج کو اسکے جائے تقبیل
مختصر ہے یہ نسخہ
یہ لکھیں حالات
ہیں یہ چار امام کے
گلشن میں یہ لایا
چار سے ہی تھا وہ
سن ہجری تھا
کیا رحلت وہ معدن
جمعہ کا روز تھا وہ وقت ضحی
عصر کے بعد اسکا دفن ہوا
اسکی بغداد ہی میں ہے مرقد
روح اللہ روحہ الاعلی
الغرض یہ چار امام ہمام
ہوئے ایسے محدثین کرام
ورجہ

درجۂ اجتہاد کو پہنچے — مجتہد مستقل و مطلق تھے
درجۂ اجتہاد مطلق سے — نہیں علما سے درجہ کوئی سے
بعد ان کے نہ کوئی ہوا ایسا — کوئی محدث نہ درجہ پایا
کہ ہیں یہ چہار صاحب مذہب — ہینگے برحق مذاہب انکے سب
ہوئے یہ چار در زمان سلف — نہ سلف کی بزرگی پاوے خلف
کہ ہے خیر القرون سلف کا زماں — وے حدیث اسکو خیریت کا نشاں
جعل الجنۃ لہم مثوا — رضی اللہ عنہم ابدا

احوال امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مقتدائے محدثین عظام — سر اہل حدیث خیر انام
نا ودان فیوض باری سے — شیخ و علامۂ بخاری ہے
اس سبب سے اسے بخاری کہیں — کہ وہ پیدا ہوا بخارا میں
عصر کے وقت روز جمعہ کا تھا — گذرے شوال سے تھے دن سولا
ہجرت مصطفیٰ سے آ خوشحال — صد و نود اپر تھا چوتھا سال
حق تعالیٰ کے فضل سے ایجاب — ہوا پیدا بخاری ذیشاں
اور لفظ بخاری یا تو قیر — دیکھئے اس قدر لیا تشہیر
کہ مؤلف کا اور کتاب کا نام — وہی مشہور ہے در خواص و عوام
اور محمد ہی نام خاص اسکا — ابو عبد اللہ کنیت والا
اس کے والد کا نام اسمٰعیل — اور براہیم نام جد اسکے خلیل
اسکا فر جد مغیرہ جعفی — وہ مجوسی تھا پہلے ای کھائی
ہاتھ پر بس یمان جعفی کے — وہ مشرف ہوا ہے ایماں سے
تب یمان والی بخارا تھا — اور تھا معمول اس زمانہ کا

لاوے ایمان جو ہاتھ پر جسکے
اسکو منسوب اسی کی کرتے تھے
پس مغیرہ کو اسی لئے ہی جہان
جعفی کہتے تھے لوگ ذیشان
اور بخاری محدثوں کا تمام
تھا بلا شبہ مقتدا و امام
علما اسکی کرتے تھے توقیر
اور کرتے تھے اس کی بہت تکریم
وہ صحیح الحدیث مسلم تھا
جانو شاگرد تھا بخاری کا
جب بخاری کے پاس وہ آتا
ادب اسکا بہت بجا لاتا
بولتا اذن اب مجھے دیجئے
تا کہ دوں بوسہ پاؤں کو تیرے
اور اسطرح ترمذی نے کہا
کہ نہ مانند اس کے میں دیکھا
حق

حق نے بخشا ہو جسکو زینت و زیں
کہا ابن خزیمہ اے مسعود
در علوم حدیث پیغمبر
نہیں ظاہر ہوا بخاری سے
اور بعضوں نے اسکی ثنا میں کہا
ایک آیت تھی ہاں بروئے زمیں
اور لکھتے ہیں اسکی یہی ثنا میں
اور فہم کتاب و سنت میں
اور در وقتِ نظر اے امیں
اور تمیز اصل فرع میں بھی
عصر میں اپنے بے نظیر تھا وہ
والد ماجد اسکا اسمٰعیل
تھا جو ابن مبارک والا
جو تھے یاراں امام مالک کے
مستجاب الدعا تھا وہ ذیشاں
کہ بخاری بحال لڑکائی
جو اطبا تھے اس زمانے کے
اس کی مادر نے تب توجہ لا
خواب میں دیکھی اپنے ابراہیمؑ
کہے تیرے پسر کی بینائی
وہ ترے کثرت دعا کی سبب

امت مصطفیٰؐ کو سب ہے یقیں
کہ کہیں زیر آسمانِ کبود
کوئی داناتر اور حافظ تر
اس نے پایا یہ فضل باری سے
حق تعالیٰ کے آیتوں سے بجا
وہ بخاری کی ذات پاک یقیں
کہ حدیثوں کے حفظ و اتقا میں
ذہن کی حدت اور جودت میں
قوت اجتہاد میں بھی یقیں
اور تقویٰ میں زہد و ورع میں بھی
سب کمالات میں شہیر تھا وہ
تھا معظم زراویانِ جلیل
فیض صحبت یہ اس نے پایا تھا
تھا یہ راوی حدیث کا ان سے
اور بخاری کی والدہ بھی جب
جبکہ کھویا تھا اپنی بینائی
پسر اس سے لاعلاج ہوئے
در گہِ حق میں دل سے کی یہ دعا
آئے ہیں وہ خلیل رب کریم
حق تعالیٰ نے پھر عنایت کی
کثرت درد اور بکا کے سبب

لیکن بخاری کی عجب صبح سویری اٹھا
حق نے فضل و کرم سے بینا تھا
عمر دس سال میں وہ اکرم
ہوا حفظ حدیث کا تمام
عمر سولہ برس میں وہ اپنے
جو کتب تھے ابن المبارک کے
اور کتابیں وکیع کے بھی تمام
حفظ وہ کر گیا انجام
جو کتب تھیں اہل اجتہاد کے تھے
پس وہ واقف ہوا سب ان سے
پس گیا بہر حج بیت اللہ
اپنے ماں اور بھائی کے ہمراہ
عمر اسکی ہوئی اٹھارہ سال
تب وہ از فضل قادر متعال
کیا تصنیف اس نے نفیس کتاب
در قضایائے بعض و صحابہ

بعد ازاں

بعد ازاں در مدینۂ انور
کیا تالیف اک کتاب کبیر
اور لکھا تھا وہ رفیع جناب
اور صحیح بخاری بھی اے شریف
جو حدیثیں صحیح جمع کیا
کہ صحیح بخاری ہے وہ کتاب
یوں کہے ہیں محققین فہیم
سب کتب سے صحیح تر بصواب
اسکی تصنیف کا سبب ہے یار
کہ جو تھا ابن راہویہ ذیشان
اسکی مجلس کے بیچ آ فاخر
کہا یاروں نے آپکو ای الیق
مختصر اک کتاب فیض انصاب
اور حدیثیں صحیح پر ہے مگر
تا بلا دغدغہ بغیر خطر
پس بخاری کے دل سے اکھا لی
اور چھے لک حدیث ہو سوال
انتخاب ان سے تب شروع کیا
اور حدیثیں صحیح تر لیسے
خوف تطویل سے مگر نہ لکھا
اس کی تالیف کا سبب دوم

جا کے نزد مزار پیغمبر
جو ہے تاریخ میں کبیر و شہیر
چاندنی شب کے درمیاں وہ کتا
کیا تحقیق سے وہیں تالیف
اولاً وہ یعنی بخاری تھا
سب کتب سے صحیح تر دریاب
کہ از بعد کتاب رب کریم
ہے صحیح بخاری لب لباب
یہ لکھے میں محققین کبار
شیخ اسحٰق جسکا نام ہے جا
تھا بخاری بھی ایک انکا حاضر
کہ اگر کوئی صاحب توفیق
کرے تالیف اب کتب میں شتاب
گر کرے اکتفا ہے کیا بہتر
عاملاں سب عمل کریں اس پر
پس اسوقت بات یہ آ ئی
تب تھیں موجود جو کہ اسکے پاس
جن بہت ہی صحیح لکھنے لگا
گرچہ ان کے سوا بھی حاضر تھی
لاجرم اکتفا اسی پہ کیا
اور یہ بھی لکھے ہیں حیا انکو

کہ بخاری کہا ہے میں نے خواب
میں نے دیکھا رسول حق جناب
آپ کے روبرو کھڑا تھا میں
اور پنکھا ہلا رہا تھا میں
دور کرتا تھا مکھیوں کو جب
خواب سے جاگ میں اٹھا تو جب
اک معبر سے جا کیا تقریر
سن کے اس نے کہا ہے یہ تعبیر
کذب حضرت سے تو کریگا دور
یعنی اخبار کاذبہ بہ ضرور
کر کے ہر آئینہ جدا جن کے
تو صحیح و قوی حدیثوں سے
پس بتالیف اس کتاب شریف
امر اس خواب کا ہی تھا ای حنیف
اسکی تالیف پس شروع کیا
جن احادیث جمع کرتے تھا
اسکی

اسکی تصنیف وہ نحو عنواں
اور تحریر پر حدیث سے لئے
اسکے پھر در مقام ابراہیم
اور کوئی حدیث بھی نہ لکھا
تھا یہ لکھنا مسودہ اس کا
منبر و روضۂ شریف کے بیچ
تب بھی لکھنے کو ہر حدیث یقیں
اور جب تک نہیں بکشف یا رویا
اذن وہ جس حدیث پر پاتا
ہوا معلوم اس سے وہ فاخر
اللہ اللہ وہ کتاب ہمام
کی ہے پس اسکی نسبت اشرف
یوں کہا بو یزید پاک شعار
بیچ رکن و مقام ابراہیم
کہے مجھکو تو کیوں نہیں دیتا
کہا حضرت سے میں نے عرض جناب
کہ کیے ارشاد سیدا کو اس
جسکی تالیف ہے کیا قبل
یعنی وہ نسخۂ بخاری ہے
کہیں حضرت جناب کو اپنی کتاب
اور میراث پر آمد حاجات

کیا ہے مسجد الحرام میں جا
غسل کرتا تھا آب زمزم سے
پڑھتا تھا اک دوگانہ وہ فہیم
جب تلک وہ نہ استخارہ کیا
اور بعد اس کے جب مدینہ گیا
کیا اسکا مبیضہ ہے بیں
پڑھتا دو رکعتیں وہ نیک کیش
شاہ عالم پہ عرض کرتا تھا
کہتے ہیں وہ حدیث لکھتا تھا
تھا ز ارباب باطن و ظاہر
ہے بلا شبہ ایسی با اکرام
سرور انبیاؐ نے اپنے طرف
کہ میں کعبے میں سویا تھا اکبار
پایا ہوں رویت رسول کریم
در میں میری کتاب اقدس کا
کونسی آپ کی ہے خاص کتاب
کہ وہ میری کتاب ہے پہچان
جو محمد ہے ابن اسمعیل
لیکہ مقبول رب باری ہے
رتبہ کیا اسکا ہوویگا دریاب
اور دفع حوادث و آفات

[illegible]
کرتے ہیں اسکا تجربہ [illegible]
کہتے ہیں اسکا [illegible] جو تھا
کہ فتح [illegible] جمال دین جو تھا
نقل استاد سے ہے اپنے کیا
نقل استاد اصیل الدین
ہاں اسکا جو تھا ہے یقین
اسطرح وہ خبر دیا [illegible]
کہ مہمات سنت میں اپنے
سیر و [illegible] کیواسطے لکھے
اور دو [illegible] بار تک ہی پڑھا
اکیس [illegible] بار [illegible] والا
وہ صحیح بخاری سے پایا
حق تعالیٰ نے سر فضل الٰہی
بس وہ حاجت روا ہوئی [illegible]
حل شدہ [illegible]
لکھے ہیں [illegible]
بس [illegible] کتاب [illegible]
اور جس [illegible]
[illegible] حرق و غرق [illegible]
سنت

اور بخاری تھا بلا انداز مرد
کہ وہ میراث پدر پایا تھا
اور جو افزود یا سخاوت تھا
متقی صاحب مروت تھا
سب کمالات میں وہ پاک انداز
اپنے اہل زماں سے تھا ممتاز
وہ مساکین اور فقرا پر
صدقہ کرتا تھا اپنا مال اکثر
جو بھی علم حدیث کے طالب
رہتا ان کے طرف بہت راغب
ان سے اکثر سلوک کرتا تھا
لطف و اشفاق اپنے دہر تھا
اور قلیل الغذا تھا وہ بدوام
کھاتا تھا ایک یا کہ دو بادام
اور چالیس سال تک زنہار
نہیں سالن کیا کو نوش ای یار

سخت ایسی بلا سے شام و پگاہ
اور بخاری امام قدس شعار
جو کہ ہوا اس کتاب کا قاری
کی ہے اس نے دعائے خیر بجاں
اور بزرگوں سے ایک پاک نصاب
کی بخاری رہ ادب سے عیاں
جس جگہ سے قدم اٹھاوے نبی
یعنی در تتبع سنت اکرم
بس سماع حدیث کے خاطر
جیسے بے شبہ خود بخاری نے
کرلی استفادہ اختیار
اور بصرہ کو چار بار گیا
اور گیا جو کوفہ و بغداد
راویوں سے حدیث با اسناد
سب کہ راویوں کا ہے تعداد
ہر حدیث ان سے جو سنا ہوں میں
اور کہ راویاں پاک شعار
اور بخاری سے ایک خلق کثیر
جیسے مسلم ہے ترمذی ہے جاں
اور ان کے سوا بہت اخیار
کہ بلا واسطہ حدیث نبی

حق تعالے رکھیگا اسکو نگاہ
مستجاب الدعا تھا جب سے یا
حق میں اس کے پدر کہ یاری
یاد سے اکثر قبولیت کی شان
دیکھا اسطرح سے پیا علم خواب
پیچھے پیچھے ہے مصطفےٰ کی رواں
وہیں رکھے قدم بخاری بھی
رہے حضرت کے وہ قدم بقدم
کیا سفر بلاد وہ فاخر
یوں خبر دی ہے حال سے اپنی
میں گیا شام و مصر کو دو بار
اور شش سال در حجاز رہا
ہیں سو وہ کتنے بار نہیں ہے یاد
میں نے سن کر جو کرلیا ہوں یاد
جانیو اکہ زاد بر ہشتاد
لے کے ہم وبس وہ لکھا ہوں میں
سب کے سب تھے محدثین کبار
بھی ہیں راوی حدیث کے اسی ہیر
اور ابن خزیمہ عالیشان
کہ ہے نو ہزار جبکا شمار
وے بخاری سے ہی سنے ہیں سبھی

سخت بیمار آہ جب وہ ہوا — تب اطبا نے دیکھا اسکو کہا

چھوڑ دینے سے دائماً سالن — آئی بیماری خشک ہوکے بدن

لوگ جب حد وکد کرنے میں آئے — تب وہ شربت سے اختیار کیا

بضرورت وہ شوربہ تھوڑا — ساتھ روٹی کے نوش فرمایا

ایکدن تھا نماز میں اکبار — بار از زنبور نیش ستر بار

باوجود اسکے وہ نحو انداز — نہیں ہرگز کیا ہے قطع نماز

قصہ کوتاہ انہی نے یکمدت — طلب علم میں ہے کی محنت

اور پھرا ہے بہت سے شہر و دیار — اور ملا اہل علم سے بسیار

اور انکی ملازمت میں رہا — اور ان سے بہت حدیث سنا

پس بخارا طرف کیا رجعت — اسکی آمد کی جب ہوی شہرت

تب بخارا کے لوگ با اجلال — ایک فرسنگ آئے استقبال

ایک فرسنگ تک سبھی اسکے لیے — جابجا ہیں نصب کیئے خیمے

جائے آراستہ سبھی کروائے — شامیانے دیے فرش بچھوائے

سیم و زر اور درہم و دینار — کیئے طبقوں سے لاکے اسپہ نثار

پس بخارا میں لایا جب تشریف — معتقد اسکے تھے وضیع و شریف

فیض پاتے تھے اس سے خلق کثیر — کیا خواص و عوام امیر و فقیر

تب کیئے حاسدان زشت سیر — آہ باندھے حسد میں اسکے کمر

جو کہ تھا حاکم بخارا تب — ورغلائے اوسے یہ ملکر سب

کہیے حاکم سے بخاری پر — کہ تکلیف وہ آئے تیرے گھر

اور صحیح بخاری لے آوے — پڑھکے مجلس میں تیرے سنوادے

وہیں حاکم نے اسکو بلوایا — تب بخاری نے یہ جواب دیا

سنکے حاکم یہ ہو گیا برہم
کہ بخاری وطن سے باز آوے
تب بخاری نے ہے بد دعا یہ کیا
جو کئے میرے حق میں اہل جفا
یہ دعا اسکی مستجاب ہوئی
اک مہینہ ابھی نہ گذرا تھا
اور ہوا تھا یہ حکم سخت اسیر
اسکو ذلت سے شہر گشت کریں
یہ اہانت یہ ذلت و خواری
بعد اسکو رکھے میں قید میں لا
اور دوسرے ہوئے تھے جو بدخواہ
ان ہر ایک پر ایک سخت بلا
نقل ہے جب بخاری رح والا
تب سمرقند میں گئی یہ خبر
اسکی خدمت میں اک رقعہ لکھے
تب سمرقند کے طرف وہ چلا
نام فرتنگ تھا وہ قریہ کا
اسی قریہ میں یہ سنا تحقیق
اپنے رکھنے میں اور نرکھنے میں
وہ توقف کیا اسی خاطر
اسکے سبب وہ بہت ہی فکر میں تھا

اور یہ حکم کر دیا ہے بہم
شہر سے جلد تر نکل جاوے
کہ الہی پروردگار ارض و سماء
جلد اس کی سزا سے پہنچا
دشمناں کو سزا شتاب ہوئی
ہوا معزول پس وہ اہل جفا
مادۂ خر پہ اس کو بٹھلا کر
اور علانیہ یہ ندا کردیں
ہے سزا یہ اس زشت کرداری
اور آخر وہ قید میں ہی موا
کیا ان سب کو بھی خدا نے تباہ
اس جہاں میں اٹھا جہاں سے اٹھا
جب بخارا کے شہر سے نکلا
لوگ اس جا کے سبھی ملکر
بڑی خواہش سے اسکو بلوائے
ایک قریہ میں جا کے جب پہنچا
کہ سمرقند کے قریب ہی تھا
کہ سمرقند میں کئی ہیں دو فریق
ہیں وہ آپس میں اختلاف پڑا
دیکھو تا آمد کے کیا ظاہر
کہ ہے لوگوں میں اختلاف پڑا

چوتھے نفرتے کا
تا نہ فتنہ ہو دیں طرف منجر
اس خطر سے بہت ملول ہوا
پس تہجد میں یہ کیا ہے دعا
یا الہی میں دیکھتا ہوں یقین
باوجود اس کشادگی کے زمیں
مجھ پہ سب یہ تنگ ہوئی ہے
دلکو میرے یقین اٹھالی ہے
پس زرو زمیں اٹھا مجھکو
اور اپنے طرف بلا مجھکو
کہ با مقبول حق نے اسکی دعا
وہیں دنیا سے وہ وفات کیا
شب شنبہ تھی غرہ شوال
گذرے دو سو اور چھپن سال
سبح وال خطیب بغدادی
عبدالواحد سے نقل کی ایسی

که نظر میں کیا یه عالم خواب
اور صحابه کی اک جماعت بھی
کس نے دیکھا که سید ابرار
ہیں نے جاکر کیا سلام شتاب
میں کیا عرض نے شاہ جہاں
کیے اسکا ہوں منتظر ہے قبل
راوی کہتا ہے میں ہوا بیدار
که امام بخاری والا
تھا وہی وقت و روز رحلت کا
نقل ہے دفن جب کئے اس کو
ایک مدت تلک وہ خوشبو بی
جو زیارت کو لوگ آتے تھے
اس سبب ہے یہی اسکے نزد مزار
مشتہر محترم ہے وہ جگہه
برکتیں اس سے پاتے ہیں عالم
اس کے مذہب کے بالکل اچھے خبیر
ہے وہ طبقات شافعیہ سے
لیس وہ ہے منتسب الی المذہب
کیونکه مذہب کے جو ہیں منتسبیں
جو محدث ہیں اور مجتہدین

حضرت شاہ انبیا کا جناب
آئی تھی ہمرہ رکاب نبی
منتظر تھے مجھے کہ تب اے یار
دئے اپنے کرم سے اسکا جواب
که توقف کا کیا سبب ہے یہاں
جو محمد ہے ابن اسمعیل
تھوڑے عرصہ میں ہی سنا ایار
دار فانی سے انتقال کیا
که جو وہ خواب میں نے دیکھا تھا
آتی تھی اسکی قبر سے خوشبو
اسکی تربت سے بس مہکتی تھی
کر تبرک اسے لیجاتے تھے
پڑ گیا کہتے ہیں بڑا اک غار
اور ہے خلق کی زیارتگہه
روح الله روحه الاکرم
کی ہے علما نے اس طرح تحریر
کہا بعضوں نے مجتہد بھی او
مجتہد بھی ہو کچه نہیں ہے عجب
ہو ائمہ بھی بعض مجتہدین
سب په ہو رحمت خدائے متین

احوال امام مسلم رحمہ

امام مسلم ہے
وہ پیارا وہ امام مسلم ہے
فیض بخش انام اے بھائی
نام مسلم ہے اسکا اے بھائی
ابو الحسین ہے اسکی
کنیت ہے وہ فرخ ہے
ابن حجاج ہے وہ قشیری ہے
ابن مسلم ہے نسبت اسکی طرف
وہ بنی قشیری کی
اور بنی قشیر طرف
ہے متقدم بنی تھا سنئے
اک قبیلہ عرب میں تھا اسے
بولتے تھے بنی قشیر
وطن ہے مشہور
مسلم کا ہے سنئے نیشاپور
یہی آبا اسکا اس میں
اور آبا کا عظیم الشان
ایک شہر ہے کلاں
ملک کے ہے سرخیل میں
وہ خراسان کے ملک چار
سن ہجری تھا دو صد و چار
سن ہجری شش صد و
[illegible]

ہیں احادیث کے کتب جو تمام
اور اسطرح سے کہا وہ تمام
کہ کتاب صحیح مسلم سے
کوئی کتاب آسماں کے نیچے
جو اصح ہیں صحیح ہووے نہیں
وہی ہیں سب سے صحیح تر بیقین
اور اس کے سوا بھی اسے سعید
اور ہیں اس کے مصنفات مفید
شیخ ابو زرعہ رازی سا عالم
اور شیخ احمد ابو حاتم
کہے مسلم محدثین کا تمام
ہے بلا شبہ مقتدا و امام
اور ابو بکر و ترمذی کے یار
ابو حاتم بھی اور کئے اخیار
شیخ مسلم سے با وجہ قوی
ہیں حدیث رسول کی راوی
اور

فخر اسلام و مسلمیں مسلم
جبکہ سن شعور کو پہنچا
طلب علم میں ہی اسے ہشیار
مصر و شام و عراق اور حجاز
اور اکثر ثقات سے وہ ملا
آیا بغداد کی طرف کئے بار
علم و فضل و کمال میں ہوا
کہ ہوا از ائمہ اعلام
اور یہ علم حدیث تحقیقات
فرق کرنے میں دی صحیح و سقیم
بلکہ اس فن میں وہ یگانہ تھا
جب بخاری گئے شہر نیشاپور
مسلم اس کے حضور آتا تھا
اور احادیث وہ گرامی تھا
وے احادیث سب زرو شمار
ان سے سب انتخاب کر کے انہیں
یعنی ہے وہ صحیح مسلم جان
ایسی خوبی سے اسکی تالیف
حسن ترتیب کی اسے ایسی
جو ہیں علم حدیث کے ماہر
اس لئے شیخ بو علی افصح

ہوا پیدا افتخار دین مسلم
علم پڑھنے میں وہ کمر باندھا
وہ پھرا ہے بہت سے شہر و دیار
اور ایسی ہی ملک دور و دراز
اور حدیثیں صحیح ان سے سنا
اس سے راوی ہیں بس وہ اخیار
اسکو بخشا ہے ایسی شان علا
اور حفاظ ملت اسلام
عجب اسکی ستائش وے ہیں پا
اسکو سب عالموں پہ تھی تقدیم
قدوہ کمل زمانہ تھا
آ اقامت کیا ہے قائض نور
اور اس سے فیوض پاتا تھا
بیوسطہ تھا ز راویان ثقات
تھیں بلاشبہ تین لاکھ ای یار
اس نے لکھی ہے وہ کتاب نفیس
بے نظیر و مثیل اور بے قیاس
اسمیں ایسی رکھا رموز لطیف
کہ نہیں کوئی کتاب ہے ویسی
انپہ یہ امر خوب سے ظاہر
دیا اسکی کتاب کو ترجیح

اور تھا متقی بڑا مسلم
جو ہیں اس کے عجائب حالات
کہ نہیں اپنی عمر بیچ کبھی
اور نہ مارا ہے وہ کسی کو کبھی
ایسے اوصاف پاک وہ مولا
دو صد و شصت و ایک تھا سن جب
شام یکشنبہ اس نے نقل کیا
پس ہوئی عمر اس کی پچپن سال
ابو حاتم محدث والا
پوچھا کیا حال ہے ترا وہ کہا
پس یقیں جس جگہ میں چھپا ہوں
اور جو تھا ابو علی زاغونی
کوئی دیکھا اس کو خواب میں پوچھا
کہا یہ جزو جو ہے تیرے ہات
جزو تھا وہ صحیح مسلم کا
کہا تھا مذہب امام مسلم کا
ہے وہ طبقات شافعیہ سے
مجتہد بھی تھا کوئی درجہ کا
ہم طریقہ تھا یہ بخاری کا
روح اللہ روحہ ابدا

اور محتاط با صفا مسلم
سوا نہیں حالتوں سے یہ بات
نہ کسی کی کبھی اس نے غیبت کی
اور کسی کو نہ اس نے گالی دی
لطف سے اپنے اسکو بخشا تھا
بست و پنجم تھی وہ زماہ رجب
اور دو شنبہ کے روز دفن ہوا
خوش رہے اس سے قادر متعال
شیخ مسلم کو خواب میں دیکھا
حق نے جنت مباح مجھ کیا
دار جنت کے بیچ رہتا ہوں
جب یہ دنیا سے اس نے رحلت کی
کس عمل سے تو رستگار ہوا
اس کی برکت سے میں نے پائی نجات
دیکھئے اس کتاب کا رتبہ
لکھے اسما ہیں یوں علماء
منتسب شافعی طرف ہیں کئے
یا نہیں - یہ نہیں نظر آیا
درجہ اس کے قریب رکھتا تھا
جعل الجنۃ لہ مثوا

احوال امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق مسعود
وہ سلیمان ہے ابوداود
کنیت جس کی ہے وہ کہ سنئے
ابن اشعث ہے وہ جان
ابن اسحق بن اشیر ہے وہ جان
ابن بشیر ہے وہ ابن عمر
ابن شداد ہے ازدی اشعر
ابن عمران ازدی سجستانی
اسکو لکھے ہیں جو سجستانی
یا یقیں وہ غلط ہے سنجری
وہ سجستانی ہے صفا کہو
سجستان ایک ملک ہے مشہور
وہ ملک ہے بلاد سند سے جا
ہے وہ سند و ہرات کے درمیاں
متصل ہے قندھار کے پار
سند کے ہے قریب ملک قندھار
اور وہیں شہر ہے حشمت بھی اک
تھے بزرگان جشتیہ حسن جا
نسبت

نسبت سیستاں کو عریاں
ہجرت شاہِ دیں سے جانو تم
ابو داؤد تب ہوا پیدا
طلب علم میں کمر باندھا
کہ حجاز و عراق و مصر اور شام
پڑھا علم حدیث شوق سے وہ
اور صلاح و عبادت و تقوی
آستیں اک کشادہ رکھتا تھا
لوگ پوچھے ہیں جب سبب اسکا
آستیں اک کشادہ رکھتا ہوں
دوسری اسقدر ضرور نہیں
اوستاد اسکا احمد حنبل رح
اور سماع و روایت اخبار
اور راوی ہیں اس سے ای بھائی
بلکہ راوی ہے اس سے شیخ اجل
اور تھا موسی جو یک بزرگ بڑا
ابو داؤد سے ہوا پیدا
اور برائے بہشت در عقبی
اور کتاب سنن بوجہ لطیف
ابن حنبل رح کو لاکے دکھلایا
وقت تالیف اسکے یہ ہوا آن

کبھی کہتے ہیں سنجری پہچان
سال دو سو پہ جبکہ تھا دوم
اور جب وہ شعور کو پہنچا
اسی خاطر بہت سے ملک پھرا
اور خراسان اور جزیرہ تمام
کیا حفظ حدیث ذوق سے وہ
اور رکھتا تھا احتیاط بڑا
دوسری آستیں تنگ سدا
تو انہیں اسطرح وہ فرماتا
تاکہ اجزا کتب کے اسمیں رکھوں
بلکہ اسراف ہے زیادہ یقیں
اور ہے شیخ طیالسی اکمل
سے بہت عالموں سے اسکو آیار
ترمذی ایک دوسرا النسائی
اسکا استاد احمد حنبل رح
وقت ہیں اس کے حق میں اسنے کہا
ازبرائے حدیث درد بنا
دیوے اسکو جزائے خیر خدا
ابو داؤد جب کیا تالیف
دیکھ کر وہ پسند فرمایا
پنج لک تھے حدیث اسکے پاس

انتخاب اس سے کر وہ فرزن
دیا ترتیب اس کتاب سنن
چار ہزار آٹھ سے حدیث شریف
جمع اسمیں یعنی کیا وہ ضعیف
جو حدیث صحیح یا ہو حسن
دی اسمیں جگہ وہ نیکو فن
اور ایسا کہا وہ عالی شان
کہ جو ہیں اس کتاب کے درمیان
آٹھ سے اور چار ہزار حدیث
ان سے عاقل کو بس ہے چار حدیث
ان سے پہلی حدیث آفرین فال
ہے بلا شبہ انما الاعمال
انما الاعمال بالنیات
یعنے اعمال نیتوں کے ہی ساتھ
اجر پاوے مطابق نیات
الخ

اک عمل ہے جو نہیں جیتنی — نیکتر اجر بھی ملیں اتنی
دیکھ اکثر محدثین کبار — اس حدیث شریف سے ہی آیار
کیئے اپنے کتاب کو آغاز — فیض کا در کیئے اسی سے باز
اور اسکو رکھے پاک سیر — سب احادیث کی ہے سر دفتر
چوں بخاری شیوخ اجل — یہی لایا حدیث ہے اول
وہ بخاری کی ایک شرح ہے نام — جو ہے ہندی میں فیض باری نام
اس حدیث شریف کی بیقیل — دیکھ اسمیں کیا ہے شرح طویل
اور دوسری حدیث آ بہائی — دیکھیئے ہے بغیر شبہ یہی

من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه

یعنے از خوبی مسلمانی — چھوڑ دینا ہے امر لایعنی
یعنے جس قول و فعل میں کہ ہو — دنیا یا آخرت کا نفع نہ ہو
چھوڑنا ویسا کام یا ہو کلام — ہے مقرر زخوبی اسلام
اور تیسری حدیث ای ذیشان — ان حدیثوں سے بس یہی جان

لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه

کم سے ایمان نہیں کوئی لایا — جب تک سکا نہ حال ہوا ایسا
کہ یقین اپنے واسطے جو چیز — چاہتا ہے شبہ اور رکھے عزیز
بھائی مومن کے واسطے اپنے — بس اسی چیز کو وہ دوست رکھے
جیسی چاہتا ہے اپنی تو عزت — ہر مسلمان کی کیجئے حرمت
جیسے اپنا ضرر نہ چاہیگا — کسی مومن کو مت ضرر پہنچا
اور چوتھی حدیث پیغمبر — ہے یہی رکھ مدام پیش نظر

الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات فمن

اتقی المشتبهات
استبرأ لدینه وعرضه
ترجمہ
ہے حلال ظاہر
جو کچھ ہے حرام ای یار
اور ہے ظاہر
درمیان ان دونوں کے ہیں شبہات
جو بچا ان سے احتیاط کیسی
جسکا ہے پاک وہی
دین اپنا اور آبرو اپنی
اور لکھا ہے شاہ عبد الغنی عالیشان
پیشوائے محدثین زمان
یہاں لکھتا ہے اسطرح ایک
بوستان محدثین میں دیکھ
کہ کہا بس جو ہے ابوداؤد
یہ حدیث ہے اسکی مقصود
کلیۂ قاعدے شرع کے
اور احکام دین وملت

بعد تجدید بخاری و مسلم
وہ مقدم ہیں سب پہ اے اسلام
ابوداؤد کے ہی وقت میں جان
اک محدث بڑا تھا ذی شان
نام اسکا تھا شیخ ابراہیم
دیکھ اسکی سنن کہا بانعیم
ابوداؤد کے لئے مولا
نرم اسطرح سے حدیث کیا
نرم لوہا کیا تھا جونکہ داؤد
بہر اعجاز حضرت داؤد
ابوطاہر سر آمد اخیار
جو کہ تھا حافظ حدیث اے یار
اس سخن کو بہت پسند کیا
عربی اسکو نظم میں لایا
اور وہ شیخ دیں ابوطاہر
ہے حسن بن محمد فاخر

نقل

معرفت انکی جب کہ آدمی پات
بعد ان کے جو ہینگے جزئیات
جاننے کیلئے اے نیک نہاد
یہ مبارک جو ہیں حدیث چہار
کہ نیچہ تصحیح طاعت اے عاقل
اسلئے ان کی قبولیت کا مدار
اور سدا اپنی عمر کے اوقات
ہووے حاصل یہ تا لیل و نہار
اور رعایت حقوق مومن کی
اور اہل معاملہ کی تمام
اور رفع شکوک بھی سمجھو
ہووے چوتھی حدیث سے حاصل
بس بلاشبہ یہ چہار حدیث
عاقل ہوشیار کے حق میں
شاہ عبدالعزیز عالیشان
قول اسکا ہوا یہاں آخر
ابوبکر جلال با اجلال
کہ احادیث کی عبارت میں
وقت میں اپنے سب سے اقدم تھا
اور خطابی یہ کہتا ہے کلام
علم دیں میں ہے وہ کتاب ایسی

ہووے معلوم سارے مشہورات
انکی تفصیل شرح و بسط بیات
نہیں چنداں ہے حاجت استاد
ان سے معلوم کرسکے ہشیار
ہووے پہلی حدیث سے حاصل
نیک نیت یہ ہے اے نیک شعار
جو بچاتا ہے لغو سے دترات
یعنی دوسری حدیث سے آیا ر
خویش و احباب دوستوں کی سبھی
آوے تیسری حدیث سے اہتمام
علمائے کے ہوا اختلاف سے جو
بات دے احتیاط آئے کامل
ہینگے گویا چہار ہزار حدیث
پیر و استاد کا وہ حکم رکھیں
پیشوائے محدثین زمان
دیکھ بستاں میں اسکے اے ماہر
شانمیں اسکے یہ کیا ہے مقال
زہد اور ورع اور عبادات میں
خلق کا پیشوائے اکرم تھا
ابوداؤد کی کتاب ہمام
کہ نہ کوئی کتاب ہے ویسی

نقل لایا کہ اس نے فرمایا
حضرت شاہ انبیا کا لقا
کہ تمسک سنن کی جو چاہے
اور بولا ہے ابن اعرابی
اصل اسلام ہے کتاب اللہ
ابو داؤد کی سنن ہے جہاں
اور کہے ہیں کسی کے پاس اگر
اصل قرآن با صواب سوا
نہیں حاجت کسی کتاب کی ہو
ابو داؤد کے سوا ہے تمام
مستقل کوئی نہیں کتاب لکھا
اس نے جب یہ کتاب کی تصنیف
شیفتہ ہو گئے سب اس سے
نہیں کوئی مخالف اسکا ہوا
ابو داؤد کا تھا کیا مذہب
بعض کہتے ہیں شافعی تھا او
ابن خلکان نے اسی ستودہ شیم
ابو اسحٰق شیخ پاک صفات
تھے جو یاران احمد حنبل
ابو داؤد کو بھی وہ آیا ر
سن ہجری تھا دو صد و پنجاہ

کہ میں دیکھا بعالم رؤیا
کیا ارشاد آپ نے ایسا
ابو داؤد کی سنن دیکھئے
کنیت بوسعید ہے جسکی
اور اسکا ستون اے آگہ
ہر دو کافی ہیں دین میں پہچان
نہیں کوئی کتاب ہو حاضر
ابو داؤد کی کتاب سوا
اسکو کافی ہیں بس یہی ہر دو
جانئے در مجرد احکام
وہی اس فن کا فتح باب کیا
اسکو لکھے ہیں جب وضیع و شریف
مثل قرآن نفع لینے لگے
بلکہ ہر ایک اس سے بہرہ لیا
اسمیں ہے اختلاف یہ سن آپ
بعض بولے ہیں حنبلی سمجھو
اپنی تاریخ میں کیا ہے رقم
فقہا کے جو ہے لکھا طبقات
علم فقہ و حدیث میں اکمل
دیکھئے وہ کیا انہیں ہے شمار
اور کھٹے پانچ سال اسپہ زیاد

۱۶ سطر

ستودہویں وہ کشتی از سنہ شوال
کیا رحلت وہ معدن اجلال
تھی یہ سالہ
عمر نقیاتہ اور وہ در بصرہ
اور مدفون ہوا وہ بصرہ میں
جنت عش نزول ہو
تا قیامت بہشت سرو
احوال امام ترمذی رح
تھا محمد جو وہ بن عیسیٰ
ابن سورہ ہے وہ بن موسیٰ
ابو عیسیٰ ہے کنیت اسکی
اسکو کہتے ہیں ترمذی اک
اور ترمذ ہے ایک شہر
ہے وہ سرحد ہے
ب وہ شہر ہے

ماورا النہر سے بھی رکھ یاد
بس یہی نہر ہے بلخ کی مراد

اور یہ ترمذی امام ہدا
عالی نشان گرد تھا بخاری کا

وہ اسی کے روش میں سمجھا تھا
عصر کا اپنے وہ یگانہ تھا

اور از مسلم و ابو داؤد
انکے اشیاخ سے بھی اسکے وجود

رکھتا ہے وہ روایت اخبار
اور بہت سے بلاد اور امصار

علم پڑھنے لئے پھرا ہی وہ
استفادہ بہت کیا ہے وہ

واسط و رے و کوفہ و بصرہ
اور خراسان اور حجاز میں جا

سالہا عمر لگیا ہے بسر
پڑھا علم حدیث پیغمبر

اور اس فن کے درمیاں ای یار
بس تصانیف اسکے ہیں بسیار

اور یہ جامع کبیر اسکی
ترمذی جسکو بولتے ہیں سبھی

ہے یقیں بہترین تصنیفات
اسکے عمدہ ترین تالیفات

بلکہ بعضے وجوہ سے بہتر
ہے کتب حدیث کے یکسر

عدم تکرار وجہ ہے پہلا
ہر مذہب مذاہب فقہا

مذہب ہر اک امام کا خوشحال
از حدیث صحیح استدلال

خوبتر جانبو کیا ہے وہ
داد اس امر کی دیا ہے وہ

اور انواع حدیث کے از تعریف
در صحیح و حسن غریب و ضعیف

اور معلل جو ہے علل کیساتھ
خوب لکھا ہے وہ گرامی ذات

اور حدیثوں کے راویوں کا نام
اور القاب و کنیت ای ہمام

اور کئے فائدے آفرخ فال
جو علاقہ رکھے بعلم رجال

بسکہ خوبی سے وہ لکھا ہے حال
بس کتاب اسکی بے نظیر ہے یہ

اور وہ حفظ میں یگانہ تھا
اوحد و اشہر زمانہ تھا

ورع اور زہد اور خوف خدا
رکھتا وہ بہت ہی رکھتا تھا

سالہا خوف حق سے رو رو کے
تابجا لیا چشم کھو بیٹھے

اس نے وہ جامع کبیر و لطیف
فضل سعی سے جب کی تالیف

تھے جو ملک حجاز کے علما
پہلے ان سب کے اسکو پیش کیا

دیکھا اس کو پسند فرمائے
اور بہت اسپہ آفریں وہ کئے

اور تھے جو عراق کے علما
بعد انکے بھی لا کے بتلایا

دیکھی سب تو خوش ہوئے تو صفحوں کر
بعد لوگوں میں اسکو دی تشہیر

اور کہا جس کے گھر میں وہ ہو کتاب
گویا اس گھر میں ہے نبی کا جناب

کہ

کہ وہ اس سے کلام کرتا ہی — فیض بخشی مدام کرتا ہے

اور کتاب شمائل نبوی — بحر اوصاف پاک مصطفوی

دیکھئے ہے اسی کی تالیف — ہے بلاشبہ وہ کتاب لطیف

گنج حسنات معدن برکات — بالیقین ثمین و مخزن خیرات

کہ برائے بر آمد حاجات — اور دفع مصائب و آفات

اسکا پڑھنا مجربات سے ہے — اور عمدہ توسلات سے ہے

کرتے آئے ہیں تجربہ اسکا — یقیں اکثر اکابر علمائ

یونہی لکھا باشعۃ اللمعات — دہلوی جو ہے شارح مشکوٰۃ

سن ہجری تھا دو صد و ہفتاد — اور نون سال ہی تھے اس پر زیاد

اور وہ سیزدہم رجب کی تھی — روز دوشنبہ اس نے رحلت کی

شہر ترمذ میں اسکی ہے مرقد — روح اللہ روحہ الامجد

احوال امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

پانچواں وہ امام فرخ پے — احمد ابن علی نسائی ہے

لفظ نسائی بہمزہ مکسور — ہے بلا مد صحیح جاں مذکور

نسأ اک شہر ہے خراساں — نسبت اسکی طرف ہے وہ سن لیں

سن ہجری تھا دو صد و پندرا — فضل سے حق کے وہ ہوا پیدا

وہ ہوا جبکہ پانزدہ سالہ — طلب علم کیلئے نکلا

وہ قتیبہ کے پاس پہلے گیا — اک برس دو مہینے مکث کیا

کسب علم حدیث اس نے کیا — بہت اس باصفا سے فیض لیا

پھر گیا ابن راہویہ کے پاس — جا پڑھا علم دیں بلا وسواس

اور علی ابن حشرم و محمود — ابن غیلان اور ابو داؤد

ہیں یہ پس اس باصفا کے استاد — جان

کیا اخذ روایتیں ان سے — اسکے

ابن عبد اللہ عالم بر — وہ

ابن احمد حنبل کی

جو کہ تھا ابن ہانی ملا ہے جا کے

شیخ نسائی نے

فائدہ علم کا لیا اس سے

طلب علم میں وہ نیک شعار

پھرا ہے بہت سے شہر و دیار

وہ حجاز و عراق و مصر تمام

اور خراسان اور جزیرہ و شام

طحاوی طبرانی

ابو بکر و

تینوں شاگرد اس کے ہیں گزرے

بہت فہمی وہ رکھتا تھا

اسکے مداح ہیں بہت علما

کہ تھا وہ حافظ حدیث کبار

اور تھا از ائمہ فقہ

رحم ہو مارنے لگا اسکو
اور لگد کوب کر دیئے اسکو
ضرب اک خصیتین پر جو لگا
وہ اسی سے نیم جاں ہوا
مسجد سے باہر اسکو کئے
اس کے خدام گھر اٹھا لائے
بعد ازاں اسکو جب افاقہ ہوا
اپنے خدام کو یہ فرمایا
کہ سوئے مکہ شریف ابھی
لے چلو لے چلو مجھے جلدی
تاکہ مکے میں ہووے موت مری
یا کہ مر جاؤں اسکی راہ میں ہی
پس سے لیگئے اسی ساعت
پایا مکے میں آ کے وہ رحلت
بعض کہتے ہیں وہ برملہ ہوا
سوئے مکہ وہاں سے لا رکھا
درمیاں

فدوۂ عصر اور امام زماں — سب کمالات میں تھا عالیشاں
شیخ حاکم کہا کہ اسکا کلام — جو ہے فقہ و حدیث میں اہتمام
زایدالوصف ہے بہت احسن — اسکی دیکھیگا جو کتاب سنن
ہاتھ دیویگی اسکو حیرانی — دیکھ کر اس کی حسن تبیانی
اور اسمیں بڑا تھا ورع و تقا — صوم داؤدی رکھتا تھا وہ سدا
تھا کثیر الجماع وہ بایں — چار زن اسکے عقد میں تھیں یقیں
پاس ہر اک کے ایک شب رہتا — اور کنیزیں بہت تھیں انکے سوا
اور لکھا بو سعید پاک شعار — دیکھ تاریخ مصر میں اے یار
ابن خلکان لکھا ہے یوں آ زکی — مصر میں آ کے جب رہا نسائی
پائے لوگ اس سے فیض اور برکات — ہوئیں مشہور اس کے تصنیفات
بعد ازاں سوئے دمشق گیا — اور اس شہر تک مقیم ہوا
طول مدت سے ملک شام میں سب — تھی حکومت بنی امیہ کی جب
لوگ اس ملک کے بہت ایمیاں — مذہب ناصبی (خارجی) لئے تھے جہاں
اس لئے اس نے اک لکھا نسخہ — نام اسکا خصائص کبریٰ
مرتضیٰ کے مناقب والا — بسط سے اس کتاب میں ہے لکھا
اور وہ جامع دمشق میں لا — پڑھ کے لوگوں کو جب سنانے لگا
پڑھا تھوڑی کتاب وہ لصواب — پوچھا ایسے میں ایک زشت نصاب
کہ مناقب معاویہ کے بھی — کیا تو لکھا ہے کچھ کہا وہ تبھی
بس نہیں کیا معاویہ کو یہ بات — کہ ہو قرد النصیب اسکو نجات
پھر مناقب لکھے اسکو کہاں — بس یہ کہتے ہی وہ نکو عنواں
جو تھے حاضر عوام اور اشرار — آہ شیعی تب اسکو دیکے قرار

درمیاں الصفا و مروہ کے — نعش اس باصفا کی دفن کئے
پیر کا دن صفر کی ستر دہم — سن ہجری تھا سہ صد و سیوم
آہ مظلوم وہ شہید ہوا — روح اللہ روحہ الاصفیٰ

احوال امام ابن ماجہ رح

اور محمد امام حق آگاہ — پسر زید ابن عبداللہ
ابو عبداللہ اسکی کنیت ہے — ابن ماجہ سے جسکی شہرت ہے
ماجہ اس کے والدہ کا ہی نام — اور قزوینی ہے وہ شیخ ہمام
شہر مشہور ایک ہی اکرم — ہے وہ قزوین در عراق و عجم
سال دو سو یہ جبکہ نواں تھا — ہوا پیدا وہ تب بفضل خدا
علم پڑھنے لئے وہ جب نکلا — شوق سے وہ بہت سے ملک پھرا
کوفہ اور بصرہ اور عراق و شام — واسط و مصر و ملک رے بھی تمام
اور حجاز شریف اور بغداد — اور اسلام کے بہت سے بلاد
ابن عمار اور ابن نمیر — ابن منذر بھی تھا جو فرد شہیر
اور ابوبکر بن ابی شیبہ — ان بزرگوں سے استفادہ کیا
سب علوم حدیث میں اشہر — فضل حق سے ہوا ہے تب سے
حنبلی تھا وہ قدوۂ آفاق — پاکر رکھتا تھا مذہب اسحٰق
اور ہوا ہے وہ صاحب تصنیف — اسکی ہی فیض بخش ہیں تالیف
ہیں از انجملہ یہ سنن سنئے — ایک ہے وہ صحاح ستہ سے
اسکی تالیف سے بشان عظیم — جبکہ فارغ ہوا بفضل کریم
ابوزرعہ کے پاس لے آیا — اور اسے وہ کتاب بتلایا
دیکھ اسکو کہا وہ پاک انصاف — پہنچے لوگوں کے ہات جب یہ کتاب

کتب اس فن کی سب ہی جو ہیں خوب
تو رہا حاجت نہ ان سے بستاں
بیاں کتاب سے صاحب شیخ زماں
شاہ عبدالغنی شیخ جلیل
در حقیقت میں یہ کتاب بے عدیل
کہ نہیں ہیگی غیر عدیل
کرتے بالعموم ہے اختصار ایراد
حسن ترتیب و اختصار ایراد
حسن ترتیب و حدیث بے تکرار
اور سرد کتاب میں جیسی
نقش اس میں ہیں ایسی
ہے یہ کتاب میں ویسی
نہیں کوئی کتاب سے نظیر
اور ابوزرعہ اسے سراہتا
اور ابوزرعہ اسکی صحت پہ
دی گواہی ہے سے یہ فرمایا
کہ وہ اسطرح سے ہے
ظن غالب ہے بس مرا ایسا
نہ احادیث ایسی ہی اکمل
سر احادیث ایسے ہی اکمل
اسکے اسناد میں ہو جن سے خلل

شعر

منتہم ہا کر سات وضع کے سو — یا شدید النکارت ای کو سنو
تیس تک کبھی نہ اسمیں ہیں آئے زیر — اور اسمیں کتاب ہیں بتیس
اور ہیں اسکے ضمن میں دریاب — اکہتر اور دیا لنسے ابواب
اور احادیث اسمیں آئے ہیں شمار — ہینگے جملہ سمجھہ چہار ہزار
جبکہ ہجرت سے دو صد و ستر — اور زیادہ تھے تین سال اسپر
بست و ہفتم تھی از مہ رمضان — پیر کے دن کیا ہے نقل وہ جان
روز شنبہ اسکا دفن ہوا — رحمہ اللہ روحہ الاصفی

خاتمہ

جانو یہ چھے ائمہ اخیار — جو ہوئے ہیں محدثین کبار
پیشوائے محدثین ہیں یہہ — مقتدائے محدثین ہیں یہہ
اہل سنت سب انکو ہیں مانے — دین ملت میں معتمد جانے
جامعین و مبلغین حدیث — حامیین اور حافظین حدیث
کی تبلیغ وے حدیث و اثر — انکا احسان ہے ساری امت پر
یہ اٹھائے مشقتیں بسیار — کیے جمع حدیث اور اخبار
قاعدے اور ایسے ٹھہرائے — سقم اور صحت حدیث کی وے
کہ احادیث کاذبہ ہوں دور — ز احادیث صادقہ [illegible]

مخفی نہ رہے کہ ان چھے ائمہ محدثین میں جو اکثر مذہب شافعی اور بعض مذہب حنبلی کی طرف منسوب ہیں سو ایسے مقلد محض نہیں ہیں جیسے کوئی غیر محدث و غیر مجتہد مقلد ہووے۔ بلکہ وے منتسب و موافق ہیں اونکے مذہب کے کیونکہ وے اپنی کتابوں میں وہی احادیث لاتے ہیں جو مؤید ہوں اونکے مذہب کے دلیں۔ چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں

کہ صاحب الحدیث قد ینتسب الی احد من المذاہب لکثرۃ موافقتہ لہ کالنسائی والبیہقی ینتسبان الی الشافعی ج ۲ انتہی
بہر حال یہ محدثین مذاہب مجتہدین کی راہ نہیں چھوڑتے ۱۲ منہ

بعد بھی ان ائمہ دین کے ہوئے کتنے محدثین بڑے جن کے نام اور کتب حدیث کی بھی ہیں بہت مشہور خلق میں وے بھی جیسے امام بیہقی دار قطنی حاکم طبرانی ابن ابی الدنیا ابن ابی شیبہ۔ اور ان کے سوا بہت سی جیسے اصحاب جوامع و مسانید و آثار و مؤطات و مستدرکات و معاجم وغیرہا ۱۲ منہ

اور

اور محدث جو ہیں سوا ان کے
مو شگاف اور نکتہ دان حدیث
کہ عجائب ہیں جن کے تحقیقات
جو بہ غواصی حدیث و اثر
اتقا و ورع و تقا و علم و کمال
غرض ان سب کا حال گر نہ ہوئے
اکتفا اب یہاں ہوا ہے مگر
سب محدث کو اگلے اور پچھلے
کہ ہیں سب حامیان دین قویم
صلوات و سلام رب انام

چار مذہب کے درمیاں جو ہوئے
اور جو ہیں جو شارحان حدیث
اور رموز و نکات و تدقیقات
لے گئے سبقت اپنے اگلوں پر
اور فضائل ریاضت و اعمال
تذکرہ میں محدثین کے ہے
ذکر اہل صحاح ستہ ہے
حق ہے [illegible]
وارثان رسول رب کریم
پر محمد و آل و صحب کرام

تمت

تمام ہوا رسالہ منتخب تذکرۃ المحدثین ملحقہ چہار مجلس الحمد للہ علی ذلک

و لقد احسن من قال

مقتدائے کرام اہل حدیث
حاملان کلام مصطفوی
جنکا سینہ ہے نور گنجینہ
گل گلزار قدس کی بو سے
جامعان حدیث خیر انام
کئے تبلیغ میں حدیث کے کیا
وارثان رسول رب کریم
کئے احادیث منتشر اسکا

پیشوائے عظام اہل حدیث
افتخار انام اہل حدیث
مثل بدر تمام اہل حدیث
ہیں معطر مشام اہل حدیث
حافظان کرام اہل حدیث
خوب ہی اہتمام اہل حدیث
پائے میراث تام اہل حدیث
کئے خوب انتظام اہل حدیث

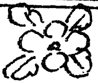
[illegible] اہل حدیث [illegible]

آپ پر خدمتِ حدیث شریف
ساری امت پہ انکا ہے احسان
کون ہیں یہ محدثین کرام
انکا لازم ہے سب کو حفظ ادب

جب کئے التزام اہل حدیث
محسن خاص و عام اہل حدیث
اہل خیر الانام اہل حدیث
واجب الاحترام اہل حدیث

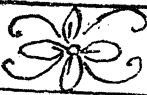
جن کا تابع فقیہ و صوفی ہے
پیشوا و امام اہل حدیث

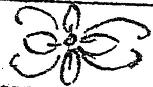
گلدستۂ دلبستہ





بسم اللہ الرحمن الرحیم





حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد مخفی نہ رہے کہ جب کتاب چہار گلشن سے ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کے فضائل و مناقب معلوم ہو چکے اب یہاں ان حضرات مجتہدین کے مذاہب اربعہ کی حقانیت اور فہم کتاب و سنت میں انکی تبعیت و تقلید کا حکم علمائے محدثین کے اقوال سے تھوڑا یہاں بیان کیا جاتا ہے اگرچہ اس باب میں ائمہ محدثین متقدمین و متاخرین کتابیں بہی تصنیف کی ہیں لیکن یہاں تفصیل و تطویل کے لئے گنجائش نہ تہے سے محدثین کے چند اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے

گل

فائدہ جلیلہ از تحفۂ اثنا عشریہ رئیس المحدثین امام المفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اسی پیا پچواں کید شیعہ کا یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت پر طعن کرتے ہیں کہ وے مذہب

ابو حنیفہ وشافعی ومالک واحمد کا رکھتے ہیں نہ ائمہ اخیار کا حالانکہ ائمہ اہل بیت اتباع کرنے کے
لئے چند سببوں سے احق ہیں۔ اول یہ کہ وے بزرگان پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جگر پارے ہیں
اور حضرت کے دولتسرا میں پرورش پائے اور شریعت کے آئین ورسوم عالم طفلی سے
یاد کئے ہیں مثل مشہور ہے کہ اہل البیت ادری بما فیہ۔ دوسرا وہ کہ حدیث صحیح ہیں کہ نزدیک
اہل سنت کے معتبر ہے ان بزرگواروں کی تبعیت کا حکم وارد ہوا ہے کہ قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی
کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا
غرق تیسرا وہ کہ ائمہ اہل بیت کی بزرگی اور علم وتقویٰ اور زہد وعبادت متفق علیہ سنی
وشیعہ ہر دو قایل ہیں بخلاف دوسروں کے جو بزرگان کہ بالاتفاق ایسے فضائل سے موصوف
ہوں اتباع کے واسطے اولیٰ اور الیق ہیں ان سے کہ جن کی بزرگی مختلف ہو جواب اس
کید کا یہ ہے کہ امام نبی کا نائب ہے اور وہی صاحب شریعت ہے نہ صاحب مذہب کیونکہ
مذہب نام اس راہ کا ہے کہ بعضے امتیوں کو فہم شریعت میں کھلے اور اپنی عقل سے چند
قواعد انکو قرار دیں کہ دین میں موافق اس قواعد کے مسائل شرعیہ کا استنباط اس کے اخذ
سے کریں اسی واسطے مذہب محتمل صواب وخطا کا رہتا ہے جب امام خطا سے معصوم ہے اور
حکم نبی کا رکھتا ہے مذہب کی نسبت اس کی طرف کرنی کچھ معقول نہیں اسی لئے مذہب کو
طرف خدا تعالیٰ کے یا جبرئیل کے یا طرف دوسرے فرشتوں اور پیغمبروں کے نسبت کرنی
کمال بیخبری اور نادانی ہے بلکہ فقہائے صحابہ کو کہ نزدیک اہل سنت کے ابو حنیفہ اور شافعی سے
یقیناً افضل ہیں صاحب مذہب نہیں جانتے ہیں بلکہ ان کے افعال واقوال کو فقہ کا ماخذ اور
دلائل احکام شمار کرتے ہیں اور انکو وسائط جانب غیب سے علم شرعی کے سمجھتے ہیں اور تبعیت
وتقلید مجتہدین کی فی الحقیقت تبعیت ائمہ اہل بیت طاہرین کی ہے کیونکہ فقہائے

مجتہدین فقہ اور مذہب اور استنباط کے قواعد حضرات ائمہ اطہار سے ہی لیے ہیں اور
سلسلہ اپنے شاگردی کا انہیں بزرگوار تک پہنچاتے ہیں پس رتبہ ائمہ اخیار کا اہل سنت کے
نزدیک رتبہ پیغمبر اور صحابہ کبار کا ہے کہ انکا اتباع مقصود رکھتے ہیں لاکن نہ سوچکی نسبت
ان کی طرف نہیں کرتے ہیں اگر حال شیعہ کا ہم بخوبی کھولیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی
تبعیت ایسے لوگوں کی بجالاتے ہیں کہ وے اپنی نسبت ائمہ کرام کے ساتھ اور اخذ
علم کا ادعا انہیں حضرات سے کرتے ہیں نہ ائمہ کا اتباع بلا واسطہ۔ ہاں اسقدر تفاوت
ہے کہ اہل سنت کے پیشوایان اصول عقاید میں ائمہ اہل بیت کے مخالف نہیں تھے اور ائمہ
کرام ان کے حق میں ستائش دیتے ہیں بخلاف پیشوایان شیعہ کے جیسے ہشامین اور احوال
طاق اور ابن اعین اور ان کے امثال کہ عقاید اصلیہ میں صریح مخالف ائمہ کے ہوئے
اور باری تعالی شانہ کی جسمیت کے قائل تھے اور ائمہ انہوں سے بیزار رہے اور انکے
عقاید کے بطلان پر گواہی دیے ہیں اور انکو دروغ گوئی اور افترا سے منسوب کیے ہیں
چنانچہ یہ تمامی مطالب اس کتاب کے باب سوم و چہارم میں شیعہ کے روایات معتبرہ سے
منقول ہونگے حقیقۃ الامر یہ ہے کہ منصب امام کا اصلاح عالم اور دور کرنا فساد کا ہے
پس جس فن میں کہ قصور پاوے اسکی تکمیل فرماوے اور جو کہ روش صواب و راستی پر ہو اس کو
بحال رکھے تا تحصیل حاصل اور ضروریات کی سستی لازم نہ آوے پس حضرات ائمہ اپنے
زمانوں میں سلوک طریقت کے مقدمات کو کہ اہم مہمات سے ہے بخوبی انتظام کیے اور مقدمہ
شریعت مطہرہ کا ذمہ یاران رشید و مصاحبان سعید کے حوالے فرمائے اور خود متوجہ
طرف عبادات اور ریاضات کے اور تربیت باطن و تلقین اذکار و اوراد کے اور تعلیم
صلاۃ و دعوات کے اور القائے فواید سلوک کے طالبوں پر اور حقائق و معارف کلام
اللہ اور کلام رسول سے نکاتیں کے طریق کے ارشاد پر مشغول رہتے ہیں اور سبب سے
اختیار عزلت اور حب خلوت کے کہ لازم ہم اس شغل شریف کا ہے طرف استنباط

اور اجتہاد کے التفات نہیں کئے۔ اسواسطے علم طریقت کے دقایق اور حقایق اور حقیقت ذنبہ کے غوامض انہیں سے بہت منقول ہیں۔ اور اہل سنت سلاسل ولایت کو انہیں کے ذوات عالیات میں منحصر رکھتے ہیں۔ اور حدیث ثقلین بھی اسی بات پر اشارہ کرتی ہے کیونکہ کتاب اللہ واسطے تعلیم ظاہر شریعت کے کافی اور علم لغت اور اصول کو تفقہ و تعقل کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں امداد کو فہم شریعت کے لیس ہے کسی امام کے ارشاد کی حاجت نہیں۔ ہاں جو محتاج تعلیم امام کے ہیں سلوک طریقت کے دقایق ہیں کہ صراحتہً کتاب اللہ سے مفہوم نہیں ہوتے ہیں حضرات ائمہ اس اشارت کو سمجھ کر عنان عنایت کو اپنے اسی امر ضروری کے طرف مصروف کئے۔ اور امر اول کو طریق اجمال پر التفا فرما کر مجتہدین کے عقل و علم پر چھوڑدئے اس لئے اجماع سے سنی و شیعہ کے کوئی ائمہ کرام سے تالیف و تصنیف کسی کتاب کی اور تاصیل اصول اور تفریع فروع کسی علم کی نہیں کئے تا کتاب پر اسکے اور فن مدون پر اسکے استغنا واقع ہو۔ بلکہ روایات مسایل اور احکام کے ائمہ کرام کے بار وکلی منتشر تھے اور استنباط کے قواعد جزئیات میں مخفی اور مستور رہے لابد کوئی شخص چاہیے کہ دے۔ تمام روایتوں کو جمع کرے اور قاعدوں کو تتبع کر کے جدا لکھے۔ اور اجتہاد کے رسم و آئین کی بنیاد رکھے پس معلوم ہوا کہ جیسا کوئی مذہب کی نسبت کسی امام کے ساتھ معنا نہیں رکھتا ہے اسیطرح اتباع امام بھی بلاواسطہ غیر مجتہد کو ممکن نہیں ہے اسواسطے پیغمبر کی شریعت کی تبعیت میں مقلد کو مجتہد کی وساطت ضرور ہوا گرچہ بھی ہرچند شیعہ اول اہل بیت ائمہ کے اتباع کا ادعا کرتے ہیں لیکن جو مسایل کہ ائمہ سے منصوص نہیں اپنے علمائے مجتہدین کو مانند ابن عقیل اور عیاشی اور سید مرتضیٰ اور شیخ شہید کو اپنے پیشوا بناتے ہیں اور انکے اقوال پر گو کہ ائمہ کے روایات صحیحہ کے مخالف ہوں فتوے دیتے ہیں چنانچہ باب فروع میں بطریق نمونے کے انشاء اللہ تعالی تھوڑے مسایل ان کے مذکور ہونگے جس تفصیل

کسی مجتہد کی کہ اس کے بعضے اقوال ان ائمہ کے بعضے روایات کے مخالف بھی ہوں نزدیک شیعہ
کے جائز ہوا اور اتباع ائمہ کا فسخ ہوا پس اہل سنت کو اتباع میں ابو حنیفہ اور شافعی
کے کیا گناہ لازم آیا بسبب اس نسبت کہ ان کے بعضے روایات ائمہ کے خلاف لاتے ہیں
فی الواقع یہ مخالفت باوصف اتفاق اصول قواعد کے مضر نہیں اور تبعیت کے دائرے سے
باہر نہیں لاتے ہیں چنانچہ صاحبین یعنے محمد بن الحسن شیبانی اور قاضی ابو یوسف شاگردان
اور تابعان ابو حنیفہ کے ہیں اور بہت جگہ مخالفت اپنے استاد کی اختیار کئے ہیں علی ہذا
القیاس تمامی مذاہب میں اور ابن الاثیر جزری صاحب جامع الاصول کہ حضرت امام
علی بن موسیٰ رضا کو مذہب امامیہ کا مجدد قرن ثالث میں کہا ہے پس مراد اس کی یہ ہے کہ
امامیہ اپنے مذہب کو اس امام کے ہاتھ پہنچاتے ہیں۔ اور اس وقت میں اپنے مذہب کا ماخذ اسیکو
جانتے تھے چنانچہ کہتے ہیں کہ علقمہ تابعین میں اور عبد اللہ ابن مسعود صحابہ میں مذہب
حنفی کے بانی تھے یا کہتے ہیں کہ نافع اور زہری قرن تابعین میں۔ اور عبد اللہ ابن عمر
قرن صحابہ میں مذہب مالکی کے بانی تھے اور ابن الاثیر نے بھی جو لکھا ہے امامیہ کا زعم اور
معتقد لکھا ہے چنانچہ ہر مذہب کے مجددوں کے نام بسبب اس مذہب والوں کے زعم
و اعتقاد کے لکھا ہے نہ آنکہ فی الواقع ایسا ہو انتہی فقط

تکملہ

ان چاروں اماموں کے مذہب کی حقانیت و سنیت کے باب میں شیخ الہند عبد الحق محدث دہلوی
شرح سفر السعادت میں لکھتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ یہ چاروں ارکان دین و ملت کے امام اور
پیشوا ہیں سب نے احادیث اور صحابہ و سلف کے اقوال کو ضبط و ربط دے اور ان کی
تطبیق و توفیق بتلائے اور تفریع و تاویل اور ناسخ و منسوخ کا بیان کر کے اور سعی بلیغ
اس باب میں صرف فرما کے اپنے قیاس و اجتہاد سے کتاب و سنت کے احکام استنباط کئے
جہاں نص صریح نہیں پائی گئی پس ہر غیر مجتہد کو ان حضرات کی تبعیت کے سوا

چارہ نہیں۔ پھر اسی میں لکھتے ہیں کہ مذہب حق اور راستہ منزل مقصود کو پہنچنے کا اور خانۂ دین میں داخل ہونیکے راہیں یہی چار مذہب ہیں۔ اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے رسالۂ عقد الجید اور رسالۂ الانصاف میں لکھتے ہیں اعلم ان فی اخذ هذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة۔ الى ان قال والخروج عنها خروجا عن السواد الاعظم۔ انتهى۔ اس پوری عبارت کا ترجمہ یہ جاننا چاہئے کہ ان چار مذہب کے اختیار کرنے میں بڑی مصلحت ہے اور اس سے روگردانی کرنے میں بڑی خرابی ہے۔ ہم بیان کرتے ہیں اس مطلب کو کئی وجوہ سے۔ پہلی وجہ یہ کہ شریعت کو پہچاننے کے باب میں امت اجماع کی ہے اسبات پر کہ سلف پر اعتماد کریں یعنے تابعین اعتماد کریں صحابہ پر اور تبع تابعین اعتماد کریں تابعین پر اور ان کے نیچے کے لوگ تبع تابعین پر ایسا ہی ہر نیچے کا طبقہ اپنے اوپر کے طبقہ پر اعتماد کیا چاہئے کیونکہ شریعت نہیں پہچانی جاتی مگر نقل و استنباط سے۔ اور نقل نہیں مستقیم ہوتی مگر اسطرح کہ لیوے ہر طبقہ اپنے اگلوں سے ساتھ اتصال کے۔ اور استنباط میں یہ بات ضرور ہے کہ اگلوں کے مذاہب کو بخوبی پہچانے تا نہ باہر ہو ان کے اقوال سے اور خرق نہ کرے اجماع کو اور سلف کے اقوال پر اعتماد کرنا جب مستقیم ہوگا۔ پس ضرور ہوا کہ ہو وہی کہ اقوال جن پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ روایت کئے گئے ساتھ اسناد صحیح کے۔ یا جمع کئے گئے کتب مشہورہ میں اس طور سے کہ بیان کرے۔ راجح کو اس کے محتملات سے اور خاص کرے اس کے عموم کو بعض مواضع میں۔ اور مقید کرے اسکے مطلق کو بعض مواضع میں اور جمع کرے اس کے اختلافات کو اور بیان کرے اس کے احکام کے سببوں کو۔ وگرنہ صحیح نہ ہوگا اسپر اعتماد۔ اور نہیں ہے کوئی مذہب اس زمانۂ آخر میں جو موصوف ہوا اس صفت سے مگر یہی چار مذہب۔ دوسری وجہ یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتبعوا السواد الاعظم یعنے تابعداری

گروہ سواد اعظم کی۔ اور جب سب مذاہب مٹ گئے سوا ان چار مذہب کے۔ پس ان مذاہب اربعہ کی تبعیت سواد اعظم کی تبعیت ہے۔ اور نکلنا ان چار مذہب سے نکلجانا ہے سواد اعظم سے انتہی اور سواد اعظم سے باہر ہونا آخرت کی خرابی کا سبب ہے وبس ؛؛؛؛

گل

جب ان حضرات مجتہدین کے چار مذہب کی حقانیت معلوم ہو چکی اب ان مذاہب معینہ کی تبعیت و تقلید کا حکم جو واجب ہے اسکا بیان یہ ہے کہ اس وجوب کا حکم مطلق نہیں بلکہ اسمیں فرق ہے سلف خلف کا یعنے اگلوں اور پچھلوں کے لئے۔ یعنے مذاہب مدون و مشہور ہوچکے بعد پچھلے لوگوں پر مذاہب معینہ کی تبعیت و تقلید بے شک واجب ہے ہاں سلف جو تشہیر و تدوین مذاہب کے آگے ہوے ان پر واجب نہیں چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ انصاف میں کمال تحقیق و تدقیق سے لکھتے ہیں اعلم ان الناس کانوا فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتمعین علی التقلید لمذہب معین بعینہ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان الی ان قال ینبغی ان یقاس التقلید لامام بعینہ انتہی۔ اس پوری عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ پہلی اور دوسری صدی میں مذہب معین کی تقلید پر لوگ مجتمع نہیں تھے اور دو سو برس کے بعد یعنے جب مذاہب مدون ہو کے بخوبی ہر طرف شہرت پکڑ چکے تب ظاہر ہوا لوگوں میں مذہب اختیار کرنا مجتہدین معین کا۔ اور مجتہد معین کے مذہب پر اعتماد نہیں کرنے والا اسوقت بہت ہی کم تھا اور یہ بات یعنے مذہب معین پر رہنا اس پچھلے زمانے میں واجب تھی بالجملہ حضرات مجتہدین کا مذہب اختیار کرنا یہ ایک بھید ہے جو الہام کیا ہے اللہ تعالی نے علما کے دلوں پر۔ اور جمع کیا ان کو اسپر جانیں یا نجانیں۔ اگر تو کہیگا کیونکر

ہووے یہ بات کہ ایک چیز ایک زمانہ میں واجب نہوا اور وہی دوسرے زمانہ میں واجب ٹھہرے حالانکہ شریعت ایک ہی ہے اسکا جواب یہ کہ واجب اصلی یہ ہے کہ ہووے امت میں ایک شخص جو جانتا ہو احکام فرعیہ کو اسکے دلائل تفصیلیہ کے ساتھ جس پر اجماع کئے اہل حق۔ اور مقدمہ واجب کا واجب ہے۔ جب واجب کیلئے راستے بہت ہوں پس واجب ہوا حاصل کرنا ایک راستہ ان راہوں سے بغیر تعین کرنے کے۔ اور جب متعین ہو جاوے ایک ہی راہ تو واجب ہو گئی راہ مخصوص کیونکہ واجب کو حاصل کرنے کا راستہ مقدمہ ہے اس واجب کا جیسے کوئی شخص مخمصہ کی حالت میں مبتلا ہوا جس سے ہلاک کا اندیشہ ہے۔ اور دفع مخمصہ کیلئے راستے بہت ہیں جیسے طعام خرید کرنا۔ یا سوے جنگل سے چن لینا یا شکار کرنا وغیرہا تو واجب ہے کہ بلا التعین کوئی ایک راہ اختیار کرے یعنے بلا التعین کوئی چیز حاصل کرکے اپنا قوت کرلے۔ اور جب وہ شخص کوئی ایسی جگہ پر ہے کہ وہاں طعام تیار شدہ حاضر ہے تو واجب ہے اسپر کہ طعام متعین ہی خرید کرکے اپنی حاجت روائی کرلے۔ پس ایسا ہی سلف کو اس واجب کے حاصل کرنے کیلئے راستے بہت تھے پس ان پر واجب یہی تھا کہ ان راستوں سے بلا التعین کوئی ایک راستہ ہوا اختیار کرلیوے پھر جب بند ہوگئے وے سب راستے مگر ایک ہی راستہ کھلا ہے تو واجب ہو گیا حاصل کرنا اسی راہ مخصوص کا۔ اور سلف حدیث نہیں لکھتے تھے مگر پیچھے کے زمانہ میں اسکا لکھنا واجب ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں حدیث کی معرفت نہیں ہوتی مگر کتب حدیث سے۔ اور سلف جب عربی زبان رکھتے تھے لغت اور نحو میں مشغول نہ رہتے تھے۔ لیکن اس زمانے میں لغت عربی کا جاننا واجب ہے بسبب بعد زمانہ کے عرب اول سے۔ اور بھی ایسے ہی بہت سے مثالیں ہیں اسباب میں پس مجتہد معین کی تقلید کے وجوب کو بھی ایسا ہی سمجھیں انتہیٰ

فقط

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ احکام شریعت کی معرفت
میں عامہ مومنین کو ایسی حاجت ہے جیسے بھوکے آدمی کو غذا کی۔ اور بھوکے آدمی کو
غذا کیلئے جب تک طعام تیار شدہ متعین و مقرر ہو تب تک اسکو یہی واجب ہے کہ جو چیز قابل
غذا ہو۔ وہ جہاں کہیں ملے بلا تعین حاصل کرلے خواہ میوہ ہو یا شکار یا اور کوئی چیز۔ اور جب
طعام تیار شدہ جسمیں کچھہ عیب نقصان ہو اور وہ پوری حاجت روائی کے موافق حاصل
ہووے۔ اور طعام بھوک کو دفع کرنے کیلئے ایسی غذا ہے مقرری اور کافی و وافی ہے
کہ اسکو غذا کئے بعد پھر کسی چیز کی حاجت اصلی باقی نہیں رہتی بخلاف میوہ یا شکار وغیرہ کے
کہ یہ دفع بھوک کیلئے چنداں کافی نہیں۔ اور طعام ہر قسم کی غذا کا مجموعہ بھی ہے۔ پس
ایسی چیز بالتعین بآسانی تمام حاصل ہوتے ہوئے اسکو چھوڑکے پھر بھوک دفع
کرنیکے لئے میوہ یا شکار یا اور کوئی چیز تلاش کرنا صرف نادانی یا دیوانہ پن ہے
یا لڑکونکا کھیل۔ یا ایک جگہ ایسا طعام حاضر رہتے ہوئے پھر دوسری جگہ کا طعام تلاش
کرنے نکلنا یہ بھی عبث و بیہودہ اور ہوا و ہوس ہے۔ ایسا عبث و بیفائدہ کام جو بلا ضرورت
شرعی ہو دین میں لہو لعب کہلاتا ہے بھوکے آدمی کو واجب ضروری یہی تھا کہ طعام تیار
شدہ جو بالتعین حاضر ہے اسی کو غذا کرے نہ کہ اسکو چھوڑکے اور چیز تلاش کرتا پھرے
یعنی صحابہ کے زمانہ میں احادیث مختلفہ و متفرقہ ناسخ و منسوخ مؤول غیر مؤول معارض
غیر معارض عام و خاص مطلق و مقید وغیرہ کے فرق کے ساتھ مع احکام مستنبطہ یکجگہ
جمع نہیں ہوئی تھیں عملیات کے باب میں ان چیزوں کے مجموعہ کا ایک طریقہ ایک مذہب
طعام تیار شدہ کے مانند متعین و مقرر ہونے نہیں پایا۔ اگر یہ کام اسوقت ہوا ہوتا
دین کے کسی امر میں کچھہ اختلاف ہی نہوتا اور مذاہب بھی جدا جدا نہ ہوتے اور حدیث کے
کتابیں بھی جدی جدی نہ ہوتیں اور حدیث کی صحت و ضعف وغیرہ میں بھی اختلاف نہ
آتا غرض اس زمانہ میں ہر شخص پر یہی واجب تھا کہ جو جاننے والا ملے اس سے مسئلہ

پوچھ لیوے جسکو جو حدیث ملی اسپر عمل کرلے اور دفع حاجت کرے جیسے بھوکے آدمی کو
جب طعام تیار شدہ نہ ملے تو اسکو یہی واجب ہے کہ کسی ایک چیز سے میوہ ہو یا شکار
جسقدر ملے اسقدر حاجت روائی کر لے۔ اس زمانے میں ایسا ہی عمل چلتا تھا جب
تابعین تبع تابعین کے زمانہ میں یعنی صدی دوم میں آیات واحادیث کے معانی ومطالب
صحابہ کے قول وفعل کی مطابقت اور ناسخ ومنسوخ۔ معارض غیر معارض۔ مؤول غیر مؤول
عموم وخصوص مطلق مقید کے فرق اور اس کے احکام کیساتھ ایک جگہ جمع و مدون
ہوئے مذاہب اربعہ طعام تیار شدہ کے مانند قرار پائے۔ دوسری صدی بھی پوری ہوئی
پھر ہر مذہب کے فقہ کی تعلیم وتدریس جاری ہوئی اور ہر مذہب کی کتابیں اس کے اصول
وفروع اور اسناد حدیث وآثار کیساتھ مبوب ومفصل ہوکے تصنیف وتالیف ہونے
لگیں۔ ہر مذہب عرب وعجم میں شہرت وشیوع پکڑا۔ جو شخص جو مذہب اختیار کیا
عملیات کے ہر مسئلہ میں عبادات ہو یا معاملات وغیرہ اس مذہب سے اسکی پوری حاجت
روائی ہونے لگی۔ اور دوسرے متفرق راستے سب بند ہوگئے۔ مذاہب اربعہ کی یہی ایک
شاہراہ باقی رہی جسپر جمہور ملت چل رہی ہے۔ پس ہر شخص اسی راہ ومذہب کو اختیار
کرنا واجب ہو چکا۔ کیونکہ احکام شرعیہ کی معرفت جو واجب ہے۔ مذہب اس کے حاصل کرنیکا طریقہ
اور مقدمہ ٹھہرا۔ اور واجب کا مقدمہ بھی تو واجب ہی ہے۔ پس مذہب مدون کو اختیار کرکے
جب وہ عملیات کی پوری حاجت روائی کرتا ہے پھر اسکو بلا ضرورت شرعی چھوڑ کے دوسرے
طرف جانے کی ہرگز حاجت نہیں۔ اور یہ امر زمانہ سلف میں واجب نہ ہونا کچھ مضائقہ نہیں
بہت سے امور دینیہ جو دین کے موجدات سے ہیں پچھلے زمانہ میں واجب کا حکم پیدا کئے ہیں جیسے کہ
تصنیف کتب اور علم صرف ونحو کا پڑھنا علم دین کے مدرسہ بنا کرنا اور ایسے ہی ایسا امور
وبس۔ جیسا مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذہب معین مدون اختیار کرنے
اور اس کی تبعیت وتقلید واجب ہونے میں زمانہ سلف وخلف کا فرق بتلاتے

ہیں مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی بھی شرح سفر السعادت میں ایسا ہی کہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں در ینجا اختلافے در روش پیشینیان و پسینیان رفتہ و ایں (یعنی عمل بالحدیث) طریقہ متقدمان است اما دریں روزگار ایں کار صورت نمی بندد جز متابعت مجتہداں کردن و در پے ایشاں رفتن سبیلے نبود و چارۂ نے انتہی ملخصہ

تکملہ

سلف کے سوا پچھلے زمانہ کا ہر عامی مذہب معین اختیار کرنا جو واجب ہے اس وجوب کا کیا سبب ہے معلوم کیا چاہئے کہ یہ امر دو سبب سے واجب ہوتا ہے پہلا سبب یہ کہ عامی دو قسم کا ہوتا ہے ایک عامی بحت دوسرا عامی منتسب الی المذہب۔ عامی بحت وہ ہے کہ ابھی کوئی یک مذہب بھی اعتبار نکیا جیسے نو بالغ و نو مسلم وغیرہ پس اسکو بے شک اختیار ہے کہ چار مذہب سے کوئی یک مذہب اختیار کر لیوے۔ اور عامی منتسب الی المذہب وہ ہی جو کوئی یک مذہب اختیار کر چکا ہو۔ یعنی حق تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون یعنے نہیں جاننے والے جاننے والوں سے پوچھنا چاہئے جب یہ حکم خود حقتعالی ہی کیا پس وہ واجب ہو چکا۔ اور جو شخص حد جہ اجتہاد کو نہ پہنچا گو کہ وہ کیسا ہی عالم علامہ ہو۔ مجتہد مطلق کے بہ نسبت نہیں جاننے والا عامی ہی ٹھہرا بتفاوت درجات۔ اسی واسطے الفاظ الفنیام میں لکھتے ہیں کہ اس زمانے کے دستار بنداں یعنے فارغ التحصیل علمائی بھی عوام کے دائرہ سے خارج نہیں باعتبار علم اجتہاد کے انتہی غرض اسکو واجب ہوا کہ جاننے والے یعنے مجتہد مستقل و مطلق سے پوچھے۔ کیونکہ اہل ذکر جو قرآن مجید میں وارد ہوا مطلق ہے۔ اور مطلق منصرف ہوتا ہے فرد کامل کے طرف۔ پس علم عقائد میں علمائے عقائد یعنے متکلمین افراد کاملہ ہیں اور علم تصوف میں صوفیہ کرام اور عملیات یعنے علم فقہ میں یہ چار مجتہدین مسلم الاجتہاد افراد کاملہ ہیں پس ہر فن کا مسئلہ اس فن کے اہل ذکر یعنے افراد کاملہ سے ہی پوچھنا اللہ کے حکم سے واجب ہوا اسی واسطے مولانا شاہ ولی اللہ

محدث دہلوی قول الجمیل میں سالکِ راہِ خدا کو جو کئے باتیں ضرور ہیں لکھتے ہیں از انجملہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ وہ راغب ہو سنت میں اور احادیث اور آثار صحابہ کی تتبع کرے اس شرح و بیان کے ساتھ جو فقہائے محققین بتلائے ہیں چنانچہ کہا راغباً فی السنۃ متبعا لحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و آثار الصحابۃ طالباً لشرحھا و بیانھا من کلام الفقہاء المحققین المائلین الی الحدیث عن النظر انتہیٰ - غرض مجتہد کا مذہب معین طعام تیار شدہ کے مانند ہے اور بھوکا آدمی اپنی حاجت روائی کیلئے اسی کو اختیار کرنا واجب رہتے کے سبب ہے اور ہر فن کا مسئلہ اس فن کے کامل سے پوچھنا بھی حکم الٰہی فاسئلوا کے موافق واجب ہے کے سبب ہے وہ عامی غیر مجتہد فقہ کے مسائل شرعیہ کسی یک مجتہد سے جو فن کا کامل ہے پوچھا یعنے ان چار اماموں کے چار مذہب سے کوئی یک مذہب اختیار کیا تو وہ شخص عامی منتسب الی المذہب ٹھہرا پس ایسے عامی کو واجب ہوگا کہ اس مذہب مختیر و مختار پر ٹھہرا رہے جب تک ویسی ضرورت شرعی داعی نہ ہو کسی امر میں مخالفت اس مذہب کی نکرے مولانا شاہ ولی اللہ محدث عقد الجید میں لکھتے ہیں والمرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی المذھب لہ مذھبہ ولا یجوز مخالفتہ یعنے تمامی فقہا کے نزدیک قوی اور راجح تریہ بات ہے کہ عامی منتسب الی المذہب کو اسکا مذہب ہے اور اسکو اسکی مخالفت جائز نہیں انتہی - اور عامی منتسب الی المذہب کو مذہب معین کی تبعیت و تقلید جو واجب ہے اسکا دوسرا سبب یہ کہ اگرچہ کہنے کو مجتہدین کی یا انکے مذہب کی تقلید کہلاتی ہے لیکن حقیقت میں وہ خدا اور رسول اور قرآن و حدیث کی ہی تبعیت و تقلید ہے پس وہ کیونکر واجب نہو - ہر مذہب کے فقہ و حدیث کے کتابیں دیکھیئے کہ ہر مسئلہ پر ہزاروں جگہہ قرآن سے یا حدیث سے یا آثار صحابہ سے نص صریح موجود ہے - نادر کسی جگہ جہاں نص صریح نہ پائی جاوے اسی قرآن اور حدیث اور آثار سے نص اجتہادی و قیاسی لکھی ہے غرض کسی وجہ سے بھی ہو چار و مذہب میں کوئی مسئلہ دلیل قرآن و حدیث سے خالی نہیں

چنانچہ علماء پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً مذہب حنفی کے کتب فقہ وحدیث میں دیکھ لیں تو یہ بات بخوبی ظاہر ہوگی کہ فقہا ومحدثین حنفیہ اپنی کتابوں میں ہر مسئلہ پر کتاب اللہ سے خصوصاً احادیث وآثار سے سندیں بتلاتے ہیں جیسے مسند حماد فرزند امام اعظم مسند حصفکی وغیرہما۔ فتح القدیر شرح ہدایہ۔ عینی شرح ہدایہ۔ عینی شرح بخاری۔ کرمانی شرح بخاری۔ معانی الآثار طحاوی۔ عقود الجواہر المنیفہ فی دلائل مذہب ابی حنیفہ۔ شرح مشکات ملا علی قاری۔ شرح مشکات شیخ عبد الحق دہلوی۔ شرح سفر السعادۃ۔ تیسیر القاری شرح بخاری۔ مظاہر حق شرح مشکات۔ فتح المنان شیخ دہلوی۔ فیض الباری شرح بخاری وغیرہا اسکے سوا مواہب الرحمن ایک کتاب ہے جسکا شارح لازم کرلیا ہے یہ بات کہ مذہب حنفی کے ہر مسئلہ پر قرآن یا بخاری ومسلم کے ہی حدیثوں سے سندیں بتلاوے چنانچہ ویسا ہی بتلایا بھی ہیں۔ جب مذہب حنفی بھی سنن واحادیث کے معانی ومطالب کا ہی ایک مجموعہ ہی۔ اور اسکا طریقہ طریقہ سنت ہے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں

عرفنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فی المذھب الحنفی طریقۃ انیقۃ ھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ یعنے معلوم کرایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مذہب حنفی میں جو طریقہ ہے وہ طریقہ انیقہ ہے جو سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ تر موافقت رکھتا ہے دیس۔ ہاں اتنی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجراء وانفاذ شریعت میں اللہ کے طرف سے نائب مختار تھے۔ مناسب وقت آپ کا عمل خصوصاً سنن ومستحبات میں مختلف واقع ہوا کرتا تھا کبھی ایک عمل کرتے پھر اسکو ترک فرماتے سو احادیث بھی مختلف صادر ہوئیں جس جس صحابی کو جو حدیث یاد تھی وہ اپنے پچھلوں کو پہنچایا پھر عن فلاں عن فلاں کے واسطے سے احادیث چاروں ائمہ مجتہدین تک پہنچے پھر عن فلاں عن عن فلاں ہوتے ہوئے بخاری ومسلم ودیگر ائمہ محدثین کو بھی پہنچے لیکن پہنچانے والے راویوں کے عدالت وتقوے اور حفظ وصداقت کے باعتبار حدیث کو ایک ایک نام ٹھہرا

جیسے صحیح وضعیف مشہور ومرسل وغیرہ آئیں کبھی یعنے صحت وضعف کے قاعدے میں اپنی اپنی تحقیق کے موافق مجتہدین میں باہم دیگر اور محدثین میں باہم دیگر اختلاف بھی واقع ہوا یہاں تک کہ ایک حدیث ایک کی تحقیق میں صحیح ٹھہری۔ دوسرے کے پاس انکی تحقیق کے باعتبار ضعیف تھی تو اسکے پاس صحیح۔ غرض اس اختلاف کے لنظر کرتے امام اعظم یا دیگر حنفیہ کے پاس اگلے زمانہ میں صحت یافتہ کسی حدیث کو پیچھے کے محدثین جیسے صحاح ستہ والے اپنے قاعدے کے موافق ضعیف کہے ہوں لیکن ان کے کہنے سے لازم نہیں کہ وہ صحیح حدیث فی الواقع ضعیف ہو جاوے اسی واسطے شیخ ابن ہمام محدث کہتے ہیں کہ حدیث کا صحیح ہونا اور ضعیف ہونا اگلے اور پچھلے زمانے میں مختلف ہے بہت سے حدیثیں متقدمین کے پاس صحیح اور قوی ہیں اور متاخرین کے پاس ضعیف اسکا وجہ یہ ہوسکے کہ جتنے راوی امام اعظم کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیاں تھے سب میں صحت کی شرطیں مجتمع تھیں اسواسطے وہ حدیثیں صحیح اور قوی ہوئیں پھر انکے زمانے کو بعد ان احادیث کے روایت میں دوسرا اور واسطہ زیادہ ہو۔ اور ان دوسرے راویوں میں صحت کی شرطیں پائی نہ گئیں اسی واسطے وہی حدیثیں پچھلے محدثین کے پاس ضعیف ٹھہریں پس اگر پچھلے محدثین سے کسی نے کسی حدیث کو ضعیف کہا تو اس سے لازم نہیں آتا کہ امام اعظم کے زمانہ میں بھی وہ حدیث ضعیف تھی فافہم

نکل

جاننا چاہئے کہ حدیث کی روایت میں جسقدر راویاں کم رہتے ہیں شک وشبہ کو گنجائش نہیں رہتی جسقدر زیادہ ہوں راویوں کی عدالت وتقوے وغیرہ میں شبہے رو دیتے ہیں پس حدیثیں ضعف پیدا ہوتا ہے یہ بات امام اعظم کے وقت نہیں تھی کیونکہ انکا زمانہ زمانہ صحابہ سے قریب ملنے سے انکے راویوں کا واسطہ آنحضرت تک دو تین سے زیادہ نہیں تھا صحابی یا تابعی یا تابعی سے تابعی نادر کہیں تبع تابعی وبس اذا صح الحدیث فهو مذهبی۔ یعنے جب حدیث صحت کو پہنچتی وہی میرا مذہب ہوتا پس ایسے قوی اور کم راویوں سے امام کے پاس زمانہ تابعین میں

صحت کو پہنچی سو حدیث پھر ایک سو برس کے بعد راویوں کی زیادتی کے سبب امام بخاری و مسلم اور ان کے شاگردوں کے پاس ضعیف ہوئی تو کچھ پروا نہیں اسی واسطے شیخ نور الحق محدث دہلوی تیسیر القاری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ امام اعظم کے پاس جب صحت حدیث کی ہو چکی پھر نہ امام بخاری کی تحقیق و تضعیف اس کے معارض ہو سکتی ہے نہ امام مسلم کی ۔ شامی مسند خوارزمی سے لایا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد دس ہزار آدمی تک جمع ہوئے تھے سب میں اجل و افضل چالیس تھے جو درجۂ اجتہاد کو پہنچے تھے اگر کوئی مسئلہ درپیش ہوتا امام ان اصحاب و تلامیذ سے ایک مہینے تک اس میں بحث و مناظرہ کرتے اور ان کے پاس جو احادیث ہیں سنتے اور اپنے پاس جو احادیث ہیں بیان کرتے یہاں تک کہ آخر قول استقرار پاتا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اعظم کو دیکھ کے فرمایا ای فلاں میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ زندہ کرنے والا ہی سنت کو میرے جد کے تجھ کو اللہ کے طرف سے مدد و توفیق ہے راہ چلینگے تیرے ساتھ ربانی لوگ گل

جب مذہب معین کی تبعیت و تقلید واجب ہونے کے دو سبب معلوم ہوئے ۔ اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسالہ انصاف و عقد الجید اور مولانا شیخ عبد الحق دہلوی کی شرح سفر السعادت کی عبارات سے جو کلام محققانہ و منصفانہ ہے یہ بات معلوم ہو چکی کہ مذہب معین کی تقلید کا وجوب متقدمین و متاخرین میں مختلف فیہ ہے کہ زمانہ سلف یعنی اگلے زمانے میں دوسری صدی تک اس کے وجوب پر سب لوگ مجتمع و متفق نہیں تھے لیکن اس کے بعد کے زمانہ سے جو مذاہب مدونہ کی تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف سے ترویج و تشہیر ہو چکی اور عملیات کیلئے ہر ایک مذہب مکتفی اور بآسانی ہو دست ہونے لگا جب کوئی آدمی کسی ایک مذہب کو اختیار کیا تو پھر دوسرے طرف جانے کی حاجت اصلی باقی نہ رہی پس یہ وجوب ثابت و متحقق ہو چکا ۔ نادر آدمی ہوگا جو اس وجوب کا قایل نہو ۔ اور یہ بات بھی معلوم ہو چکی کہ یہ امر اگلے زمانے میں واجب تہ تھے اور پچھلے زمانے میں واجب ہو نکلی کیا وجہ ہے اور یہ وجوب کسطرح ناشئی ہوا

جب یہ سب باتیں معلوم ہو چکیں۔ اب جاننا چاہئے کہ مطلق مجتہدین کی تقلید کے واجب
ہونے پر مقلدین و غیر مقلدین سب کے سب قائل و متفق ہیں جو اہل علم کہ حدیث و فقہ میں مہارت
تامہ و فہم سلیم رکھتا ہو اسکا مخالف نہیں اور وہ اسبات کو روا نہیں رکھتا کہ عملیات و فقہیات
میں احادیث و آثار کے فہم معانی میں آدمی کسی یک مجتہد کو اپنا پیشوا و استاد نہ ٹھہراوے
اور اسکی تبعیت و تقلید نہ کرے۔ افہام ناقصہ کا پیرو بنے یا تر الا مذہب و مطلق العنان ہو جاوے
معاشا۔ بلکہ اس زمانہ میں بعض لوگوں کے درمیان اختلاف رہ گیا ہے تو صرف اسبات میں ہے کہ
مذہب معین یا مجتہد معین کی تقلید جسکو تقلید شخصی کہتے ہیں واجب ہے یا نہ۔ یہ امر پچھلے زمانے
میں جو واجب ٹھہرا بعض لوگ اسکو نہیں مانتے ہیں۔ جب یہ اختلاف عوام الناس میں نزاع
وجدال اور نفاق و شقاق کا باعث ہوا اب ہم تنزل کر کے کہتے ہیں کہ مطلق مجتہدین کی تقلید
ہووے یا مجتہد معین کی اسکا وجوب کس طرح پیدا ہوا ہے اور وہ کہاں سے ناشی ہوا اور یہ
تقلید واجب ہونیکا سبب کیا ہے اور یہ واجب کیسا ہے چنانچہ ہم یہاں تھوڑا بیان کئے
ہیں۔ بارے اگر کسی کا ذہن و فہم اسکو قبول نہ کرے اس بحث کو اسکے اہل محل پر چھوڑ دیجئے
اکثر مذہب معین و مجتہد معین کی تبعیت و تقلید کیا کرنے کے لئے اتنی بات تو بس ہے مولانا
شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ قرارداد علمائے متاخرین کا
تقلید مذہب معین ہے دین کی مصلحت اور امور دین و دنیا کا ضبط و ربط اسی میں ہے وہی مختار
و پسندیدہ ہے اور اسی میں خیر ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ قرار داد علماء و مصلحت دید ایشاں در
آخر زمان تعیین و تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم دریں صورت است
قرارداد علمائے متاخرین ہمیں است ہو المختار و فیہ الخیر انتہی بلفظہ و للشا کسی امر خیر کو اختیار
کرنے کیلئے اسکی بہتری و خیریت و خوبی بس کرتی ہے دیکھئے کہ دین میں جو امر کہ مستحب و مستحسن
رہتا ہے اگرچہ وہ اختلافی ہو خوف خدا و اندیشہ آخرت رکھنے والا مرد مسلمان تا وسع
اسکو اختیار کرتا ہے پھر واجب گو کہ وہ اختلافی ہو بلا ضرورت شرعی کیونکر اسکو ترک

کریں علم و انصاف یہی حکم کرتا ہے۔ ہاں تعصب اور غلو فی الدین ایک اور بات ہے ایزد تعالےٰ شانہ مومنوں کو توسط نصیب کرے افراط اور تفریط اور غلو سے بچاوے آمین

گل

مجتہد معین مذہب معین کی تقلید کا وجوب جو اختلافی ہے سو یہ اختلاف کس طرح ہوا ہے معلوم کیا چاہئے کہ زمانہ سلف میں یعنے پہلی اور دوسری صدی میں یہ امر واجب نہیں تھا۔ بلکہ اسوقت عمل یوں جاری تھا کہ انمیں جو مجتہد تھے کتاب و سنت پر اپنے اجتہاد سے عمل کرتے تھے۔ اور جو غیر مجتہد بلا التزام مذہب واحد اور بلا تعین کسی ایک مجتہد کے طرف رجوع لاتے چنانچہ شرح سفر السعادت میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ امثال یعنی متقدمین تعین مذہب و اتباع مجتہد واحد از واجبات نمی داشتند۔ مجتہد ال را عمل باجتہاد خود بود۔ و سبیل عوام رجوع بامثال بود نہ التزام متابعت احدے کنند انتہی اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی رسالہ انصاف میں یونہی تحریر فرماتے ہیں اعلم ان الناس کانوا فی المایۃ الاولی والثانیۃ غیر مجمعین علی التقلید المذہب معین بعینہ انتہی اور چار مذہب کی بنا تو زمانہ سلف یعنے دوسری صدی سے ہو چکی بعد دوسری صدی پوری ہو چکی کہ مذاہب معینہ مرتب ہو کے بخوبی شہرت پکڑنے اور کسی کو مہارت ہونے لگے۔ اور ہر مذہب اپنے مقلد کو عبادات و معاملات تمام میں قرآن و حدیث اور اجماع و آثار صحابہ کے دلائل سے بخوبی سرمایہ دینے لگا۔ بعد تقلید مذہب معین کی بھی واجب ہو چکی۔ چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث اسی رسالہ انصاف میں لکھتے ہیں۔ وبعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذالک الزمان انتہی غرض کہ یہ امر متقدمین میں واجب نہیں تھا۔ پر متاخرین میں واجب ٹھہرا۔ اس کے سوا دوسرا اختلاف جو خود متاخرین میں ہو گیا ہے یہ ہے کہ انمیں کئے علما و فقہا اسکو واجب کہتے ہیں اور کتنے غیر واجب بتلاتے ہیں۔ قائلین وجوب جیسے امام احمد بن حنبل۔ اور امام غزالی احیاء العلوم

میں وکیمیا میں۔ امام شعرانی میزان صغرا میں۔ قہستانی نقایہ شرح مختصر وقایہ میں شامی حاشیۂ درمختار میں۔ اور شیخ ابن ہمام شرح ہدایہ میں۔ اور امام جلال الدین سیوطی جزیل المواہب میں اور صاحب خزانۃ الروایت اور صاحب بحرالرائق رسالۂ زینیہ میں۔ اور صاحب درمختار اور طحطاوی اور شارح ملتقی اور صاحب فتاوی عالمگیریہ۔ اور جلال الدین محلی شرح جمع الجوامع میں اور صاحب تفسیر احمدی اور ایسے ہی کئے علماء وفقہا اپنے کتابوں میں۔ یہ علما کہتے ہیں کہ آدمی جب یک مذہب اختیار والتزام کیا اور اسکے طرف منتسب ہوا۔ اس کو واجب ہے کہ اسی پر رہے دوسرے مذہب طرف نقل کرنا حرام ہے کیونکہ کسی بات کو باعتقادِ غلبۂ حق اختیار کئے بعد اسکو چھوڑنا بغیر اسکو ناحق جاننے کے نہو سکیگا۔ پھر ایک ہی امر حق وناحق کیونکر ہو سکے چنانچہ مولانا بحرالعلوم شرح مسلم الثبوت میں لائے ہیں ولو التزم مذھبا معینا فھل یلزمہ الاستمرار علیہ لم لا فقیل نعم یجب ویحرم الانتقال من مذھب الی مذھب اٰخر لانہ ما الالتزام لا یخلوا من اعتقاد غلبۃ الحقیۃ فیہ اور جو علماء وجوب کے قائل نہیں یہ ہیں جیسے مولانا اکمل صاحب عنایہ قرافی۔ عابد سندی۔ علامہ سید بادشاہ شارح تحریرالاصول شیخ ابن ہمام صاحب تحریرالاصول مولانا بحرالعلوم وغیرہم یہ علما کہتے ہیں کہ التزام مذہب معین واجب نہیں۔ دوسرے مذہب طرف نقل کرنا بیشک درست ہے کیونکہ واجب وہ ہے جو خدا تعالی واجب کیا ہو حالانکہ ایک امام کے مذہب کو التزام کرنا خدا تعالی واجب نہیں کیا۔ پس اسکا ایجاب تشریع جدید ہے چنانچہ بحرالعلوم شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں وقیل لا یجب الاستمرار علیہ ویصح الانتقال اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ ولم یوجب علی احد ان یتمذھب بمذھب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید انتہی ہو تحریرالاصول میں بھی شیخ ابن ہمام نے یونہی لکھا ہے۔ لتعیین مذہب کے وجوب میں متاخرین کے درمیان یہ اختلاف چلا آیا۔ چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی طرفین کے اقوال مختلفہ مسائل عقد الجید میں ذکر کئے ہیں۔ اب ہم اس اختلاف میں اگر غور وتامل کریں

اور نظر تعمق سے دیکھیں۔ تو واضح ہوتا ہے کہ جو علماء وجوب کے قائل ہیں وہ بھی حق پر ہیں اور جو علماء وجوب کے قائل نہیں وہ بھی حق پر ہیں۔ ان خلاف کے درمیان ایک وجہ تطبیق و توفیق متحقق ہے کہ جس پر فریقین کے علمائے معتقدین بخوبی بے لیجا کے تعصب کو کام فرمائے ہیں۔ اب وہ وجہ تطبیق و توفیق کیا ہے معلوم کیا چاہئے کہ التزام مذہب معین بیچ ہے کہ اللہ نے واجب نہیں یعنے نہیں فرمایا کہ فلاں مذہب ہی اختیار کریں اور اسی پر استمرار کریں یعنے وہ واجب واجب قطعی نہیں جو یعنی فرض یا فرض کا ہم پہلو ہو۔ بلکہ وہ من جملہ واجبات دینیہ اور قسم کا واجب ہے۔ اور وہ اس طور سے ناشی ہوا ہے کہ احکام شرعیہ کی معرفت جو واجب اصلی ہے مذہب اس واجب کو حاصل کرنیکا طریق اور اس واجب کا مقدمہ ہے اور جو کہ واجب کا مقدمہ ہو وہ بھی واجب ہے یعنے مذہب شریعت کے احکام اصولیہ و مسائل فرعیہ اور دلائل تفصیلیہ کا مجموعہ ہے کہ اصول کے قواعد اور مسائل فرع کی صورتیں اور قرآن و حدیث۔ آثار صحابہ۔ اجماع و اجتہادات صحیحہ سے اسکی دلیلیں۔ یہ سب مذہب ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ بغیر اتباع مذہب کے ان چیزوں کی معرفت ہو سکتی نہیں پس ان احکام شرعیہ کی معرفت جو دین میں واجب اصلی ہے۔ مذہب کی بیعت و تقلید اس واجب اصلی کو حاصل کرنے کا طریق اور مقدمہ ٹھہری اور واجب ہوئی چنانچہ یہ مطلب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے قول فیصل و کلام محققانہ سے جو رسالہ انصاف میں لکھتے ہیں۔ اور انصاف کی داد دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے

وهو هذا الواجب الأصلي هو أن يكون في الأمة من يعرف الأحكام الفرعية من أدلتها التفصيلية أجمع على ذلك أهل الحق۔ ومقدمة الواجبة فإذا كان للواجب طرق كثيرة متعددة وجب تحصيل طريق من تلك الطرق من غير تعيين وإذا تعين له طريق واحد وجب ذلك الطريق بخصوصه انتهى۔

مذہب کی بیعت و تقلید جیسا واجب اصلی کا مقدمہ ٹھہر کے واجب ہوئی ایسا ہی واجب اصلی کا موقوف علیہ ٹھہر کے بھی واجب ہوتی ہے یعنے دین میں جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ واجب اصلی کے موافق موقوف علیہ ٹھہر کے واجب ہوئی ہیں لیکن ان سے اصل واجب

اتمام کو نہیں پہنچتا سو مذہب بھی انہی چیزوں میں داخل ہے چنانچہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں والاشتغال بعلم النحو الذی یفھم بہ کلام اللہ و رسولہ صلے اللہ علیہ وسلم وحفظ اعراب الکتاب والسنۃ و تدوین اصول الفقہ و فروعہ والکلام فی الجرح والتعدیل وتمییز الصحیح والسقیم والرد علی الجبریۃ والقدریۃ والمرجیۃ والمجسمۃ لان حفظ الشریعۃ واجب و ذالا یتاتی الا بذالک وما لا یتم الواجب الا بہ فھو واجب انتہٰی۔ یعنی شغل علم صرف و نحو کا جس سے کلام خدا و رسول معلوم ہوتا ہے اور قرآن و حدیث کے اعراب کی حفاظت اور قرآن کی تفسیر اور حدیث کی شرح جو قراء سبعہ و مفسرین و شارحین حدیث بتلاتے ہیں (اور فقہ کے اصول و فروع کی تدوین) جو چار ائمہ مجتہدین نے کی ہے یعنے ان کے مذاہب معینہ (اور حدیث کے جرح و تعدیل میں کلام کرنا اور صحیح و سقیم میں تمیز کرنا) جو امام بخاری و مسلم و دیگر اگلے پچھلے محدثین نے کیا ہے (اور جبریہ قدریہ مرجیہ مجسمہ و دیگر فرقہائے اہل ضلالت کو رد کرنا) جو علمائے متکلمین نے کیا ہے) ان سب چیزوں سے شریعت کی حفاظت بخوبی ہوتی ہے۔ اور شریعت کی حفاظت اصل واجب ہے۔ اور یہ واجب حاصل نہیں ہوتا مگر ان علوم سے اور جو چیز کہ بغیر اس کے اصل واجب اتمام کو نہ پہنچے وہ بھی واجب ہے انتہیٰ مختصرًا یہ ہے کہ واجب اصلی کا مقدمہ و موقوف علیہ ٹھہر کے دین میں ایسے بہت سے واجبات ناشی ہوئے ہیں۔ اور دین کے قیام و استحکام کا سبب ٹھہری ہیں گویا وہ خیمہ دین کے طناب اور اوتاد ہیں۔ اسی سبب سے دین اب تک کمال ضبط و ربط کے ساتھ چلا آیا پس ایسے واجبات کا ترک و انکار دین کے احکام اور شریعت کے حدود میں کیونکر خرابی و خلل اندازی نکریگا۔ لیکن ان چیزوں کا وجوب اس صورت کے ساتھ صحابہ کے زمانے میں نہیں تھا بسبب اس کی عدم احتیاج کے۔ کیونکہ قرآن و حدیث کا اعراب اور اسکی تفسیر و شرح اور اس کے مطالب و معانی مصرحہ و مستنبطہ صحابہ کرام کے افہام منورہ میں پہنچے روشن

اور انکی زبان بھی عربی تھی۔ اور حدیث کا صحت و سقم تو انکو معائینہ تھا کہ خود وہ راویان حدیث تھے۔ اور ان کے زمانہ میں بہت مذاہب باطلہ بھی پیدا نہ ہوئے۔ اور اس کے تضلیلات شیوع نہیں پکڑے تھے اس لئے قدمائے سلف کو صرف و نحو اور لغت و امثال اور فروع کی تفریع اور اصول کی تمہید اور مذاہب کی تدوین۔ اور کتب حدیث کی تالیف اور علم کلام کے مباحث وغیرہ کی حاجت درپیش نہ ہوئی۔ اس کے سوا انکو جنگ و جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ میں فرصت ہی نہ دی۔ پھر زمانہ سلف کے بعد یعنے دوسری صدی کے بعد دین میں ان چیزوں کی اشد حاجت روی۔ کہ بغیر ان کے اعتقادات و عملیات میں طریقہ حقہ کا احکام دشوار تھا پس وہ چیزیں دین کے واجبات سے ٹھہریں۔ از انجملہ مذہب معین کی متابعت و تقلید بھی واجب ٹھہری۔ چنانچہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالۂ انصاف میں لکھتے ہیں۔ وكان السلف لا يكتبون الحديث ثم صار يومنا هذا الكتابة الحديث واجبة لأن رواية الحديث لا سبيل لها اليوم الا معرفة هذه الكتب وكان السلف لا يشتغلون بالنحو واللغة وكان لسانهم عربيا لا يحتاجون الى هذه الفنون ثم صار يومنا هذا معرفة اللغة واجبة لبعد العهد عن العرب الاول وشواهد ما نحن فيه كثيرة جدا وعلى هذا فينبغي ان يقاس التقليد لامام بعينه انتہی

اور بھی کئے چیزیں ہیں۔ جو زمانہ سلف میں واجب نہیں تھیں۔ بعد ازاں واجب ٹھہریں اور ایسے بھی کئے چیزیں ہیں کہ سلف میں واجب تھیں اب اسکا وجوب باقی نہ رہا مثلاً تیر اندازی سکھانا۔ غرض کہ دین میں واجب ایک قسم ما اوجبہ اللہ میں ہی منحصر نہیں یعنے واجب قطعی جو فرض کا ہم پلہ ہے۔ بلکہ اس کے سوا واجبات دینیہ بہت سے ہیں اسکا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اصلاح معاش و معاد خصوصاً اصلاح معاد کیلئے اہل اسلام کو جس چیز کی حاجت و ضرورت ہو۔ وہ اور اسکے حاصل کرنے کی راہیں اور اس راہ کا سلوک سب واجب ہے

گل و بلبل

جب یہ بات ثبوت و تحقیق کو پہنچی کہ مذہب معین کی متابعت و تقلید ایک قسم ما اوجبہ اللہ کے

سوا انوع دیگر واجب ہوئی ہے پس متاخرین کے درمیان جو اختلاف رہ گیا تھا کہ اسکو کئی علماء واجب کہتے ہیں اور بعض علما غیر واجب۔ اب یہ اختلاف صاف اٹھ گیا۔ طرفین کچھ مخالفت و منازعت باقی نہ رہی کیونکہ جو علما اسکو واجب کہے سو وے اس واجب کو واجب ما اوجبہ اللہ نہیں ٹھہراتے۔ اور یوں نہیں کہے کہ مذہب معین کی ہی تبعیت و تقلید اور التزام و اصرار کو خود خدا تعالیٰ نے واجب کیا ہے۔ قائلین وجوب میں کسی نے ایسی تصریح نہ کی بلکہ ان کے پاس یہ واجب اور قسم کا ہے۔ اور جو علما اسکو واجب نہیں کہے وے تو اس واجب کو واجب ما اوجبہ اللہ سے تعبیر کر کے کہ یہ واجب وہ واجب نہیں ہے جو خدا واجب کیا ہوا۔ اور یہ نہیں کہے کہ وہ من جملہ واجبات دینیہ کسی قسم کا بھی واجب نہیں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ قائلین عدم وجوب بعض ایک قسم واجب یعنے ما اوجبہ اللہ کے سوا دوسرے قسم وجوب سے واجب رہنے کے منکر نہیں بلکہ وے بھی التزام مذہب معین۔ از جملہ واجبات شرعیہ ایک قسم کا واجب رہنے کے قایل اور عامل ہی نظر آتے ہیں۔ چنانچہ وے خود مذہب معین کے بڑے معتقد و پابند ہیں۔ اور اس کی تبعیت و تقلید آپ پر واجب لازم رکھتے ہیں زنہار زنہار غیر مقلد و لا مذہب نہیں۔ دیکھئے کہ شیخ ابن ہمام محدث تحریر الاصول میں لکھتے ہیں کہ التزام مذہب معین واجب نہیں۔ پا اس آپ مذہب حنفی کے پابند اور بڑے مقلد ہیں اور بڑے حامی چنانچہ یہ بات ان کی فتح القدیر شرح ہدایہ سے بخوبی ظاہر ہے کہ مسائل مذہب حنفی کو احادیث و آثار سے موید کرنے اور اس کے دلائل بتلانے اور مخالفین کو رد کرنے میں کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ اسیطرح مولانا بحر العلوم بھی شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں۔ کہ التزام مذہب واحد واجب ما اوجبہ اللہ نہیں۔ پا اس خود مذہب حنفی کے بڑے مقلد و حامی اور سخت معتقد و پابند ہیں چنانچہ یہ بات انہی کی شرح مسلم الثبوت اور کتاب ارکان اربعہ سے بہ ظاہر ہے کہ مذہب حنفی کی کسقدر تبعیت کرتے ہیں۔ اور اسکو کتاب و سنت سے اور آثار صحابہ وغیرہ سے مدلل کر بتلاتے میں کیا سعی بلیغ کرتے ہے

ہیں. رحمہما اللہ۔ اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث بھی دائرہ حنفیت سے باہر نہیں ہیں اسی طرح دوسرے علماء محدثین بھی دبس الی یومنا ہذا بس اس سے واضح ہو چکا کہ باتفاق طرفین مذہب معین کا اتباع والتزام سوائے ایک قسم واجب ما اوجبہ اللہ کے من جملہ واجبات دیگر دوسرے قسم کے وجوب بے شک واجب ہی رہا اور اس قسم کا وجوب سلف کے بعد تمامی متاخرین علماء و ائمہ اہل سنت کے پاس باتفاق ثابت ہے۔ اس میں کچھ اختلاف ہی نہیں. قائلین وجوب و قائلین عدم وجوب ہر دو کے پاس جب واجب جدا جدا ہے پھر طرفین اختلاف کہاں باقی رہا۔ ہاں اگر واجب ایک ہی قسم کا ہوتا ایک فریق اس کا اثبات دوسرے فریق بھی کا انکار کرتے ہوتے. البتہ طرفین اختلاف باقی رہتا۔ دلیس فلیس۔ اب یہاں راست آئی وہ بات جو رسالہ انصاف میں مولانا شاہ ولی اللہ محدث نے فرمایا کہ زمانہ سلف دو سو برس کے بعد تقلید مذہب معین واجب ٹھہر گئی۔ اور راست آئی وہ بات جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں فرمایا کہ علمائے متاخرین کا قرار داد یہی ہے۔

گل

ہمارے زمانے سے زمانہ سلف تک جہاں تک ہم نظر دوڑائیں عامہ مومنین ہوں یا علماء و ائمہ محدث مجتہد ہوں یا فقیہ و صوفی ان میں کوئی ایک فرد ایسا نظر نہیں آتا ہے کہ مذہب مجتہد سے کچھ سروکار نہ رکھتے ہوں یہی بات صاف نظر آتی ہے کہ زمانہ سلف میں جو مجتہد مطلق تھے (جیسے یہ چار امام اور ائمہ حدیث و سنت) اپنے اجتہاد پر عمل کرتے تھے اور جو لوگ درجہ اجتہاد مطلق کو نہ پہنچے ہوں وہ بلا تعین و تخصیص مطلق مجتہدین سے کسی ایک مجتہد کے تابع ہی رہا کرتے تھے اور ان میں جو لوگ درجہ اجتہاد مطلق کے سوا نیچے کے پانچ درجہائے اجتہاد سے کوئی ایک درجہ رکھتے ہوں وے بھی اصول میں یا اصول و فروع ہر دو میں مجتہد مطلق کے ہی مقلد و منتسب رہتے تھے جیسے امام محمد و امام ابو یوسف کہ مجتہد فی المذہب ہیں تابع تھے امام اعظم کے اصول میں۔ اور نیچے کے مجتہدین حنفیہ بھی تابع و مقلد تھے امام اعظم کے اصول و فروع میں ایسا ہی ہر ایک

مذہب میں بھی۔ بلکہ اگر محدثین ہوں تو بھی انہیں چار مذہب سے کسی ایک مذہب کے طرف منتسب تھے جیسے صحاح ستہ والے ائمہ محدثین کہ مذہب شافعی کیطرف منتسب ہیں اور بعض مذہب حنبلی کیطرف۔ پھر ان کے بعد کے محدثین اور علماء و فقہاء سب کے سب مجتہد معین مذہب واحد کے ہی مقلد یا منتسب ہوتے آئے۔ حضرات مجتہدین کے مذاہب حقہ کی تدوین ہوئی بعد سلف و خلف سے جمہور اہل سنت میں کوئی فرد بشر ایسا نہیں پایا جاتا ہے کہ مذہب مجتہد کا مقلد یا منتسب نہ ہو۔ بلکہ ہر غیر مجتہد گو وہ کیسا ہی عالم علامہ ہو اپنے فہم کو ناتمام سلف کے مجتہد مطلق کے فہم نورانی کا تابع ہی رکھتا تھا۔ ہاں اتنی بات ہے کہ اتباع مجتہدین سلف میں بلا تعین تھی اور خلف میں بالتعین۔ بہرحال کسی مجتہد اور غیر مجتہد نے ان مجتہدین سلف کو نہیں چھوڑا اور ان کے مذاہب سے تقلید آیا انتسابا گا ہے تعلق نہ رہا بلکہ ان سے کسی ایک کو پیشوا مان کے اسی کی راہ چلا خصوصاً علمائے متاخرین میں کسی نے مذہب معین کی تقلید کو گو کہ وہ واجب لا اوجبہ اللہ نہو۔ مگر من جملہ واجبات دینیہ دین میں جو ایک قسم کی واجب ٹھری ہے ہاتھ سے نہ دیا۔ اور اسکا انکار نہ کیا۔ اور اس وجوب کا ربقہ اپنی گردن سے نہیں نکالا۔ تمامی خلف و سلف میں جہاں تک نظر کریں۔ مجتہد کی تبعیت و تقلید ہی نظر آرہی ہے یا انتساب وہی المذہب۔ مگر یہاں سے وہاں تک کسقدر تجسس و تلاش کریں لامذہبی کہیں نظر آتی نہیں طرفہ تماشا ہے کہ اس زمانہ کے غیر مقلدین۔ جب سے کہ مذہب معین کی تقلید و تبعیت۔ واجب ما اوجبہ اللہ نہیں جو فرض کا ہم پہلو ہو پھر ربقہ مذہب معین کی تقلید کا اپنے ربقہ سے نکال پھینکے۔ واجب کو وجوب قطعی میں ہی منحصر کر دئے۔ دین میں جو اور قسم کے واجب ثابت و متحقق ہیں اس کا صاف انکار کر بیٹھے ع وائے یکبار کہ صد بار وائے۔ انواع واجبات شرعیہ سے کسی نوع کا انکار کرنا۔ بلاضرورت شرعی اس کو ترک کرنا دین کی برہم زنی ہے اور دین کے ہیئت اجماعی میں تفرقہ اندازی کا سبب ہوگا سو اسبات کا کچھ غم نہ کھائے ع غم دین خور کہ غم غم دین است۔ یہ غیر مقلدین جو ترک مذہب

اختیار کیے ہیں گویا فی الواقع سلف وخلف میں تعین کے ساتھ اوپر سے چلی آتی ہے اور سلف
میں بھی بلاتعین جاری تھی۔ یہہ کیا **قیامت** ہے کہ یہہ غیر مقلد قرآن و حدیث کے فہم
میں خصوصاً عملیات کے باب میں نہ بزرگان خلف کی اتباع سے مجتہد معین کی تقلید کرتے
نہ بزرگان سلف کی پیروی سے مطلق مجتہدین کی تبعیت کرتے مذاہب اربعہ میں کسی مذہب
کے منحصر و کاربند ہی نہیں رکھتے ہیں۔ نہ بہ تعین نہ بلاتعین۔ چاروں مجتہدین کو جو پیشوایان و استادان
امت ہیں یک لخت چھوڑ دے۔ اور بدعوی عمل بالحدیث مذاہب اربعہ حقہ کو جو احادیث
کے ہی معانی و مطالب کا مجموعہ ہے۔ بغلط خلاف حدیث قرار دے کے چھوڑ بیٹھے
اور نری لامذہبی اختیار کئے میں ان کی راہ نہ سلف کی رہی نہ خلف کی بلکہ کچھ اور
ہی ہے۔ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؏ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است
علاوہ یہہ کہ بعض سلف کی پیروی کا نام لیتے ہیں پر سلف کا کام نہیں کرتے غرض
انکی لامذہبی کا پتا نہ خلف میں نظر آتا ہے نہ سلف میں۔ بلکہ یہہ ایک فن تازہ ہے جو
اس زمانہ ضعف اسلام میں شگفتہ ہوا۔ اور یہ اس زمانہ قرب قیامت کے علامات
و خصوصیات سے ہے و بس۔ بلکہ یہ ایسی بدعت نو ایجاد ہے کہ جس کا نظیر زمانہ سلف
میں پایا ہی نہیں جاتا۔ اور وہ جو غیر مقلدین ترک مذہب پر یہ سند لاتے ہیں کہ مذہب واحد
کی تقلید واجب بالوجہ التعدد نہیں یہ سند انہیں کچھ فائدہ نہیں بخشتی۔ اور لامذہبی کو حجت
نہیں دیتی۔ کہاں مذہب واحد کی تعیین و تخصیص کے وجوب کا بحث اور کہاں چاروں مذاہب
کو یک لخت چھوڑ بیٹھنا۔ نری لامذہبی اختیار کرنا۔ کجا آسمان کجا ریسمان ؏ ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا۔ ہاں بحث وجوب البتہ مقلدین مذہب کو فائدہ دیگا کہ تقلید مذہب معین
کو کس قسم کا واجب سمجھیں محل غور و تامل ہے و بس

فصل

اس زمانہ میں بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم کو کسی امام و مجتہد اور کسی مذہب کی تبعیت

و تقلید سے کام نہیں ہم عمل بالحدیث کرتے ہیں یہ دعویٰ تو محض غلط اور خلاف واقع ہے
کیونکہ حدیث کو فلاں صحیح اور فلاں ضعیف ہے کر کے نہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے
نہ آپ کے صحابہ کرام یہ نام ٹھہرائے بلکہ کوئی عالم ان کو کہا کہ فلاں حدیث صحیح ہے اور فلاں
ضعیف۔ اور صحت و ضعف کے قاعدے میں محدثین متقدمین و متاخرین کا اتفاق بھی
نہیں بلکہ خود ان میں اختلاف بھی ہو دیا ہے کہ کسی نے ایک حدیث کو ضعیف کہا ہے
تو دوسرے نے اسی کو صحیح بتلایا پس کسی کے صحیح و ضعیف کہنے پر پہلے تو جزم نہیں کیا
جاتا معہذا اس پر جزم کریں اور اس کے کہے پر کسی حدیث کو صحیح جانے اور کسی حدیث
کو ضعیف تو اس باب میں اس عالم کے مقلد ہوتے نہ نفس حدیث کے۔ واہ کیوں نہو
کہ محدث مجتہد کی تقلید سے بھاگے اور یک عالم غیر مجتہد کی تقلید میں جا گرے۔ فرّ
من المطر و وقف تحت المیزاب۔ عمل بالحدیث ہو تو ایسا ہو کہ معرفت حدیث میں
کسیکی تقلید کا درمیان کچھ دخل ہی نہو۔ یہ بات زمانہ خیر القرون کے بعد آج تک کسی کو
حاصل نہیں ہو سکتی معرفت حدیث میں سوائے طور تقلید کے طور حقیقی آج کسیکو حاصل ہو سکتا
ہی نہیں۔ کون مسلمان عمل بالحدیث کو منع کریگا معاذ اللہ من ذالک مگر ہم یہ کہتے ہیں
کہ عمل بالحدیث ہی چاہیے لیکن چونکہ حدیث کے معانی و مطالب پر بخوبی پہنچ جانے اور
عمل بالحدیث کرنے کیلیے فہم اجتہادی چاہیے اور حق تعالے بھی بکریمہ فاسئلوا اهل
الذکر جاننے والوں سے پوچھ کے عمل کرنے کے لیے حکم فرمایا پس جو احادیث کہ فقہیات
و عملیات کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اس کا سبق بالحق اور حدیث کا قصہ اور مورد اور
حدیث قولی و فعلی میں اور دو حدیث متعارض ہوں تو اس میں وجہ تطبیق و ترجیح کیا ہے
اور حدیث کی تقدیم و تاخیر اور اس کا حکم مطلق احوال میں ہے یا کسی عذر میں اور
اس کا عموم و خصوص اطلاق و تقلید کیا ہے اور اس کی دلالت کس قسم کی ہے اور یہ
منسوخ ہے یا غیر منسوخ ایسے ہی چیزوں کی رعایت سے حدیث کے معانی و مطالب جو

مجتہدین اعلیٰ درجے کے محدث ہوکے پرلے درجے کے مجتہد مطلق بھی ہوئے ہیں جانتے ہیں اور بتلاتے ہیں اور یہ ائمہ اربعہ بحق عملیات وفقہیات میں اہل ذکر کے افراد کاملہ اور اسباب میں یک خفی اور اس علم کے متکفل اور اوستادان امت ہیں پس چاہیئے کہ اس قسم کے احادیث کے معانی و مطالب ان ہی سے پوچھ لے یعنی ان کے مذاہب کے تابع ہو کے اس کے موافق عمل کیا کریں کہ یہ فی الواقع عمل بالحدیث ہی ہے۔ مذاہب اربعہ سے ہر ایک مذہب رکھنے والا ہر مسلمان فقہ میں ایسا ہی عمل بالحدیث کر رہا ہے اگلے پچھلے جمہور اہل سنت سواد اعظم کی یہی راہ ہے وبس واللہ الموفق۔

گل

جب معلوم ہو چکا کہ حضرات مجتہدین کی تبعیت و تقلید میں جملہ واجبات دینیہ یک قلم واجب ہے اور یہ واجب۔ واجب اصلی کا مقدمہ اور موقوف علیہ ٹھہر کے واجب ٹھہرا۔ اب جاننا چاہیئے کہ اس واجب کا نام کیا ہے۔ اور اس کو ترک کرنے کا حکم کیا ہے اور اس کا ترک کس صورت میں درست ہے اور کس صورت میں نہیں۔ مخفی نہ رہے کہ اس واجب کا نام واجب مخیر ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں دوسری گروہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت ہیں جن کا حکم بطریق واجب مخیر لازم الاتباع ہوتا ہے عوام پر انتہی اور حضرات مجتہدین کے مذاہب اربعہ سے کسی مذہب کو اختیار کیئے بعد پھر اس کو چھوڑنا دو قسم پر ہوگا۔ یا ایک مذہب کا مقلد دہ پابند ہی رہ کے دوسرے مذہب طرف نقل کرے مثلاً حنفی کسی مسئلہ میں شافعی کی تقلید کرے بہر حال کبھی ایک مجتہد کی تبعیت و تقلید ہی کرے۔ نرا غیر مقلد و لامذہب نہووے یا مطلقاً کسی مذہب سے کچھ کام ہی نہ رکھہ کے صاف غیر مقلد۔ و لامذہب ہوجاوے۔ اور ایک مذہب ہی میں رہ کے کسی مسئلہ میں دوسرے مذہب طرف نقل کرنا بھی دو قسم پر ہوتا ہے کہ بسبب کسی ضرورت شرعی کے نقل کرے یا بلا ضرورت اب اس کا علم معلوم کیجیئے کہ بعالی

کسی مذہب کو اختیار کیا اور منتسب الی المذہب ہو چکا تو اسی مذہب مخیر پر رہنا اسکو واجب ہے بنوع من الواجبات الشرعیۃ۔ لیکن جب کوئی ضرورت شرعی اس کو داعی ہو اس وقت دوسرے مذہب کا مقلد ہو کے کسی مسئلہ پر عمل کرنا بے شک جائز ہے اور بغیر کچھ ضیق اور ضرورت شرعی کے مذہب مخیر کی تقلید کو جو واجب تھی بے سبب ترک کرنا مکروہ بلکہ قریب حرام ہے کیونکہ وہ کھیل بازی ہے دین میں۔ اور امور دینیہ میں لہو و لعب تقلید مذہب میں ہووے یا اور کسی امر میں حرام ہے اسمیں کچھ شبہ نہیں جو علما رفقہا ایک مذہب سے دوسرے مذہب طرف نقل کرنا حرام لکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی بتلاتے ہیں کہ وہ دین میں لہو لعب کا موجب ہے وبس۔ تقلید مذہب معین کے قائلین وجوب۔ و قائلین عدم وجوب طرفین کے علما سب کے سب بالاتفاق یہی کہتے کہ لہو و لعب کی راہ سے (یعنی بلا ضرورت شرعی) دوسرے مذہب طرف نقل کرنا حرام ہے۔ مگر ضرورت پر جائز ہے۔ چنانچہ من جملہ قائلین وجوب طحطاوی نے کہا لئلا یکون فی الدین متلاعبا سیما فی ذالک الزمان لفساده یوما فیوما۔ انتہی۔ اور شرح ملتقی میں لکھا ہے و وجہہ انہ یتردد بین المذاہب صار متلاعبا بها۔ پھر لکھتا ہے۔ اما اذا انتقل لضرورۃ کان وجد تیسیرا فی اتباع المذهب الشافعی فلا یحکم بما ذکر انتہی اور عدم وجوب کے قائلیں سے مولانا بحر العلوم شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں۔ و لکن ینبغی ان لا یکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام سیما کان فی التمذهب او فی غیرہ انتہی اور مولانا شاہ عبد العزیز۔ دہلوی نے بھی اپنے فتویٰ میں جو بادشاہ بخارا کے جواب میں لکھا ہے تین قسم کی ضرورت کے سوا بے سبب مذہب مخیر کی تقلید ترک کرنا قریب حرام فرماتے ہیں۔ کیونکہ وہ لہو و لعب ہے دین میں چنانچہ وہ فتویٰ یہ ہے،

فتوی رئیس المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی

سوال اگر حنفی المذہب بعض احکام میں مذہب شافعی کا عامل ہو جیسے رفع الیدین وغیرہ کرے کیا حکم ہے **جواب** اگر حنفی المذہب بعض احکام میں شافعی پر عمل کرے تین وجوہات سے۔ ایک وجہ پر جائز ہے پہلی وجہ یہ کہ اس مسئلہ میں کتاب سنت کے دلیلیں ایسے اسکے پیش نظر ہوں کہ مذہب شافعی کو ترجیح دیسکے۔ دوسری یہ کہ ایک تنگی میں مبتلا ہووے کہ مذہب شافعی کے سوائے چارہ نہ ہے جیسے اس ملک میں احکام چاہ یا مفقود کے۔ تیسری یہ کہ کوئی شخص صاحب تقوی ہو۔ اور احتیاط پر عمل کرنا چاہے۔ اور احتیاط مذہب شافعی میں پاوے۔ جیسے صدقہ فطر دو سیر سے زیادہ دینا یا گوشت سور کا نہ کھانا وعلی ہذا القیاس۔ لیکن ان وجھوں میں ایک دوسری شرط بھی ہے وہ یہ ہے کہ تلفیق واقع نہ ہو یعنے ترکیب کے سبب سے ایک ایسی صورت متحقق ہو کہ ہر دو مذہب میں روا نہ ہووے جیسا کہ فصد کو ناقص وضو جانے پھر اسی وضو سے نماز امام کے پیچھے بغیر قرات فاتحہ کے ادا کرے کہ یہ صورت کسی مذہب میں بھی روا نہیں وضو مذہبی حنفی پر باطل ہوا اور نماز مذہب شافعی پر اگر ان تین وجوہات کے سوائے حنفی کا اقتدا چھوڑ کے شافعی کا اقتدا کرے یا بالعکس تو مکروہ قریب حرام ہے کیونکہ وہ کھیل بازی ہے دین میں انتہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں لکھتے ہیں ایک جماعت کہتی ہے کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب طرف نقل کرنا شہوت نفس واتباع ہوا و تتبع رخص کے لیے نہ ہو مگر یہ کہ دوسرے مجتہد کیطرف اعتقاد حقانیت کا غالب آوے اور اس کو افضل جانے ورع واحتیاط دوسرے مذہب میں زیادہ پاوے۔ یا کسی سخت واقعہ حرج عظیم میں مبتلا ہو کہ بغیر دوسرے مذہب کے طرف نقل کرنیکے خلاصی نہ پاوے تب بحکم ضرورت روا ہوگا انتہی پھر اسی میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی ان چار دروازوں سے یک دروازہ اور ان چار

راہوں سے ایک راہ پکڑا پھر دوسری راہ چلنا دوسرا دروازہ اختیار کرنا عبث و بیہودہ
وبے فائدہ ہوگا۔ اور کارخانۂ عمل کو ضبط و ربط سے باہر ڈالنا۔ اور راہ مصلحت سے باہر
کرنا ہے یہ طریقہ متاخرین کا ہے اور شک نہیں کہ یہ طریقہ زیادہ محکم و مضبوط ہے انتہی۔
شیخ دہلوی نے مذہب معین و غیر کی ترک تقلید کو جو عبث و بیہودہ فرمایا۔ سچ کہا کیونکہ
مذاہب اربعہ کی بنا تو زمانہ خیر القرون میں ہی ہوئی اور اسکی تبعیت و تقلید اس زمانے
کے بعد گیارہ سو برس سے کافۂ اہل سنت میں بطریق واجب تخییری چلی آئی ہے اور دین کی
مصلحت و خوبی اور امور دین و دنیا کا ضبط بھی اسی میں ہے۔ یہی مختار و پسندیدہ اور
اسی میں خیر ہے کما قال الشیخ الدہلوی۔ اور مذہب اپنے ہر مقلد کی تمام مسائل عملیہ میں
اس کی پوری حاجت روائی کرتا ہے اور کسی ضرورت شرعی کے وقت دوسرے مذہب
کی تقلید کر لینا منع بھی نہیں۔ پس ایسے امر کو جو مجموعہ خیر و صواب ہے بے سبب ترک کرنا
کیونکر عبث و بیہودہ نہ ہوگا۔ اس کام کو کہتے ہیں جو بغیر ضرورت و حاجت اصلی کے کیا جاتا ہے
پس مذہب معین کی تبعیت و تقلید بھی بغیر ضرورت شرعی کے چھوڑنا بے شک عبث و بیہودہ
ہوگا جب آدمی کا نفس کسی ایک مذہب معین کا مقید و پابند نہ ہو احکام شرعیہ میں آپ ہی آپ
بے لگام سا مطلق العنان ہو جاوے تو یہ مطلق العنانی دین میں لہو و لعب بلکہ تکلیفات شرعیہ
میں حیلہ جوئی کی طرف منجر ہونے والی چیز بھی حرام اور اس سے بچنا واجب اور واجب کو
ترک کرنا حرام ہے جب مذہب معین مجتہد معین کا تابع و مقلد ہو کر بلا ضرورت
شرعی دوسرے مذہب کی طرف نقل کیا کرنا دین میں لہو و لعب اور حرام ہو پھر مذاہب
اربعہ سے کسی ایک مذہب سے بھی کچھ کام ہی نہ رکھ کے غیر مقلد ہو جاوے نری لامذہبی
اور دین میں مطلق العنانی اختیار کرے انواع واجبات شرعیہ کا انکار کر بیٹھے اور مسائل
فقہیہ فقہائے مجتہدین سے ہی دریافت کرنے کے لیے آیت فاسئلوا اہل الذکر
جو حکم کرتی ہے اس کو نہ مانے۔ اور ہر غیر مجتہد۔ مجتہد مطلق کا تابع رہنا سلف و خلف

جمہور اہل سنت کا جو طریقہ ہے اس کو چھوڑ دیوے حدیث اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کا خلاف کرے تو یہ کام کس قدر ممنوع و حرام نہ ہوگا۔ فلیتامل۔

گل

جاننا چاہیے کہ مجتہدین کے چھ طبقے ہیں سب سے اعلیٰ مجتہدین فی الشرع کا طبقہ ہے جسکو مجتہد مطلق و مستقل کہتے ہیں جیسے وے چار امام جو مجتہدین مسلم الاجتہاد ہیں ان میں کسی ایک کو دوسرے کی تقلید نہیں اور راہ اجتہاد میں ایک دوسرے کا پیرو نہیں ہے۔
طبقہ دوم مجتہد فی المذہب ہے جیسے امام محمد و امام ابو یوسف وغیرہما۔ یہ اصول میں اپنے استاد امام اعظم کے مقلد ہیں اگرچہ بعض فروع میں خلاف کریں۔ طبقہ سوم مجتہد فی المسائل جیسے خصاف و ابی جعفر حسن کرخی سرخسی بزدوی وغیرہم یہ لوگ امام کی مخالفت نہیں کرتے نہ اصول میں نہ فروع میں لیکن استنباط مسائل کرتے ہیں امام کے اصول پر۔
طبقہ چہارم اصحاب التخریج جیسے رازی وغیرہ یہ لوگ اصول و ماخذ کو ضبط کرنے سے یہہ طاقت رکھتے ہیں کہ تفصیل کرے قول محمد کو کہ یہ ذی وجہین ہے یا حکم مبہم ہے یا محتمل امرین وغیرہا۔ طبقہ پنجم اصحاب ترجیح ہیں جو ترجیح دیسکتے ہیں بعض روایات کو بعض پر کہ یہ اولیٰ ہے یا اصح۔ طبقہ ششم اصحاب قوی و ضعیف جیسے صاحب کنز و درمختار و صاحب وقایہ کہ یہ قدرت رکھتے ہیں قوی و ضعیف کے تمیز پر کہ یہہ ظاہر مذہب ہے یا ظاہر روایت۔ ان کے بعد طبقہ ہفتم صرف مقلدین کا ہے کہ ان کو عملیات پر مجبوری تقلید مجتہد مستقل کے چارہ نہیں و بس یہاں پر معلوم ہوا کہ نیچے کے پانچ طبقے کے مجتہدین باآنکہ ایک ایک درجے کے اجتہاد کا قوت رکھتے تھے لیکن مجتہد مطلق کے تابع اور اس کے مذہب کے پابند تھے۔ فقہا تو سب کے سب مقلد مذہب و منتسب الی المذہب ہی ہیں۔ لیکن محدثین بھی جو منتسب الی المذہب ہیں سو سننا چاہیے کہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث رسالہ انصاف فی سبب الاختلاف میں لکھتے ہیں کہ امام بخاری

طبقات شافعیہ میں شمار کیئے گئے ہیں امام تاج الدین سبکی نے ان کو طبقات شافعیہ میں داخل کیا ہے۔ اور قسطلانی شرح بخاری میں کہا کہ امام سبکی نے ذکر کیا کہ ابو عاصم نے بخاری کو طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے۔ اور ایسی رسالہ انصاف میں مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام مسلم شاگرد امام بخاری کو بھی طبقات شافعیہ میں شمار کیا ہے اور امام ابو داؤد اور امام ترمذی کے حق میں فرمایا کہ یہ ہر دو مذہب امام احمد بن حنبل و اسحاق کے طرف منتسب ہیں ایسا ہی ابن ماجہ اور دارمی بھی انتہی اور بعضوں نے ابو داؤد کو شافعی المذہب کہا ہے اور امام ترمذی کو بھی بعضوں نے شافعیہ میں گنا ہے کذا فی روضۃ الاسلام۔ اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے رسالہ بستان المحدثین میں امام نسائی کے حق میں فرمایا کہ۔ او شافعی المذہب بود۔ چنانچہ مناسک او بران دلالت دارد اور حمیدی کے حق میں فرمایا کہ۔ او راز کبار اصحاب شافعی شمردہ اند۔ اور امام بیہقی کے حق میں کہا کہ او نصرت مذہب شافعی است و بس۔ مخفی نرہے کہ یہ ائمہ محدثین جو منتسب الی المذہب ہیں ان میں ایک امام بخاری کو امام رملی نے مجتہد بھی کہا ہے۔ کذا فی منح الباری۔ پس امام بخاری مجتہد ہو تو بھی مجتہد منتسب الی المذہب ہوے منتسبین مذہب میں تو کئے مجتہد ہوے ہیں۔ امام بخاری بھی ویسے ہی مجتہد ہونا کیا عجب مولانا شاہ ولی اللہ محدث رسالہ انصاف میں بحوالہ کتاب انوار منتسبین الی المذہب کے تین قسم بتلاتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ جو لوگ مذہب شافعی و ابی حنیفہ و مالک و احمد بن حنبل کیطرف منتسب ہیں وے کئے قسم پر ہیں قسم اول عوام ہیں جنکی تقلید متفرع ہے منتسب الی المذہب پر قسم دوم وہ لوگ ہیں جو ایک رتبہ اجتہاد کو بھی پہنچے۔ اور مجتہد دوسرے مجتہد کا محض مقلد نہیں ہوتا مگر منتسب ہوتا ہے اس مجتہد کی طرف بسبب چلنے اس کے اسی مجتہد کی راہ پر اجتہاد میں۔ اور استعمال کرنے میں دلایل کے اور ترتیب دینے میں بعض کو بعض پر قسم سوم متوسطین ہیں جو کسی رتبہ اجتہاد کو نہ پہنچے لیکن واقف

ہیں اس امام مجتہد کے اصول پر اور قادر ہیں قیاس پر اس مسئلہ میں جو نہیں پائے نص اسکی امام سے جو منصوص کیا وہ اس کو یہہ بھی مقلد ہیں انتہی۔ اور بستان المحدثین میں مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں کہ محدث طحاوی حنفی کی مختصر دلالت کہتی ہے اسبات پر کہ وہ مجتہد منتسب تھے نہ کہ مذہب حنفی کے محض مقلد۔ کیونکہ اس میں بہت سے مسائل میں۔ مذہب ابی حنیفہ کا خلاف کئے ہیں۔ ان اقوال سے معلوم ہوا کہ منتسب الی المذہب مجتہد ہو تو بھی اجتہاد میں اوسی امام و مجتہد کی راہ چلتا ہے کہ جس کے مذہب کیطرف آپ منتسب ہے، اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ المجتہد منتسب کسی کسی مسئلہ میں اپنے متبوع کا خلاف کرنا اپنے قوت اجتہاد سے درست ہے اور جب تک ایسے درجہ اجتہاد کو نہ پہنچے کوئی مقلد و منتسب اپنے مذہب مختار کی زنہار مخالفت نہیں کرتا اور نہ کیا۔ اور نہ کریں اور یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی کسی مسئلہ فقہیہ میں مذہب کا خلاف کر کے عمل بالحدیث کرنا ویسے محدثین کا ہی کام ہے جو ایسے درجہ اجتہاد کو پہنچے ہوں بخلاف اس کے عوام بلکہ علماء غیر مجتہدین کو بدعوی عمل بالحدیث مذہب کی مخالفت نہیں پہنچتی۔ اگر کوئی ایسا کام کرتا ہے تو وہ خلاف طریقہ سلف و خلف اہل سنت ہے و بس **شگوفہ** منتسبین مذہب میں جو مجتہدین کہ کسی کسی مسئلہ میں اپنے متبوع کی مخالفت کر سکتے ہیں ایسے افراد چاروں مذہب میں موجود ہیں جیسے حنفیہ میں امام محمد و امام ابو یوسف کہ یہ چند مسائل فرع میں اپنے قوت اجتہاد سے امام اعظم کا خلاف کئے ہیں۔ ان کے سوا امام اعظم کے تلامیذ میں اور چالیس آدمی ہیں جو درجہ اجتہاد کو پہنچے تھے اور ان کے بعد کے منتسبین مذہب میں امام طحاوی و امثالہ۔ اگرچہ یہ سب ایک درجہ کا قوت اجتہاد رکھتے ہیں۔ لیکن یہ درجہ درجہ اجتہاد مطلق سے نیچے کا درجہ ہے غرض کہ مذہب شافعی کے منتسبین میں امام بخاری ہوں یا اور کوئی محدث و فقیہ اور مذہب حنفی کے منتسبین میں امام محمد و ابو یوسف ہوں یا ان کے مانند متقدمین میں۔ یا امام طحاوی ہو یا ان کے مانند متاخرین میں۔ بدستور ایسے

ہی منتسبین مذہب مالکی وحنبلی کے یہ سب کے سب ہر چند ایک درجہ کے مجتہد ہوں پر مجتہد منتسب الی المذہب ہیں لیکن وے ایسے مجتہدین نہیں ہیں جیسے چار امام کہ یہ چار ائمہ خود محدث بھی تھے اور اعلے درجہ کے مجتہد بھی یعنے مجتہد مطلق اور خود بانی مذہب تھے نہ کہ ایک دوسرے کے مقلد نہ کسی مذہب کے طرف منتسب اور ایسے مسلم الاجتہاد کہ اوس زمانہ سلف سے آج تک ساری جہان کے مجتہدین محدثین علماء فقہاء عامۂ مومنین غیر واحد جمہور اہل سنت بالاتفاق ان کو مجتہد مطلق مانتے ہیں. اور انکی راہ چلتے ہیں تقلیداً یا انتساباً فی الاجتہاد - اور ان کے بعد ان کے مانند کوئی مجتہد مطلق نہ ہوا. یہ بات تمامی اہل سنت کے اس متفق علیہ ہے جب علم حدیث تدوین اور درجہائے اجتہاد - میں ان چار اماموں کا درجہ نہایت اعلی ہے ویسے محدثین وفقہا باآنکہ انکو یک درجۂ اجتہاد بھی حاصل تھا ان کے مذاہب کی طرف منتسب رہے ان کے سوا اور بہت سے محدثین ان کے مذاہب کے پابند وتابع رہے جیسے مذہب حنفی میں محدث عینی شارح بخاری کرمانی شارح بخاری شیخ ابن ہمام صاحب فتح القدیر شارح مواہب الرحمان ملا علی قاری شارح مشکوۃ شیخ عبدالحق دہلوی شیخ نور الحق دہلوی مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی مولانا اسحق دہلوی اور ان کے سوا بہت سے - جب اگلے پچھلے ایسے ایسے محدثین وفقہا مجتہد وغیر مجتہد تقلیداً یا انتساباً مذاہب اربعہ کے متعلق رہے پھر اس زمانہ میں ایسا کون ہے کہ ان مذاہب اربعہ حقہ سے کسی ایک مذہب کا مقلد ومنتسب نہ ہووے اور کوئی ایک مذہب اختیار کرنے کی اسکو حاجت نہ پڑے - حالانکہ فی الواقع ان مذاہب اربعہ کی تبعیت وتقلید عین اتباع سنت ہے چنانچہ مولانا اسحق محدث مایۃ المسائل میں لکھتے ہیں - کہ مذاہب اربعہ کی اتباع بدعت نہیں نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ ان کی اتباع عین اتباع سنت ہے اور بھی لکھتے ہیں کہ چار مذہب کے مقلدین کو بدعتی نہ کہیں کیونکہ ان کی تقلید

فی الواقع حدیث کی تقلید ہے باعتبار ظاہر و باطن کے پس متبع حدیث کو بدعتی کہنا گمراہی ونکال ہے وبس۔ مذاہب اربعہ سے کسی مذہب کی اور مذہب کے امام کی تقلید عین اتباع سنت اسلیئے ہوی کہ اس مذہب کا امام اپنے مذہب کے مسائل پر سند حدیث صریح کی بتلاتا ہے یا سند اجتہادی۔ چنانچہ امام اعظم کے طریق اجتہاد میں کتاب عقود الجواہر المنیفہ میں لکھتے ہیں کہ امام اعظم پہلے حدیث کو اختیار کرتے (یعنے صریح کو) جب ایک باب میں دو حدیث مختلف وارد ہوئیں اور ایک حدیث کے لئے ایک وجہ یا دلیل کی ہوتی جو موافق ہو دوسری حدیث کی جسکو نہو وے ظاہر میں مگر وجہ واحد پس ان ہر دو حدیث میں توفیق و تطبیق دیتے اور اگر اس مسئلہ میں حدیث رسول نہ پائی جاوے آثار صحابہ کو اختیار کرتے جو موافق ہو کتاب و سنت کے اسی کا نام اجتہاد ہے وبس انتہی۔ جب امام اعظم کے طریق اجتہاد میں حدیث کی اتباع معلوم ہوی۔ اب معلوم کیا چاہیئے کہ امام اعظم کے پاس زمانہ صحابہ کی ثلاثی کے سبب احادیث کا سامان کسقدر جمع تھا۔ عقود الجواہر المنیفہ میں یحیی بن نصر بن حاجب سے لایا ہے انہوں نے کہا دخلت علی ابی حنیفۃ فی بیت مملوء کتبا فقلت ما ھذہ قال ھذہ احادیث کلھا وما حدثت به الا الیسیر الذی ینتفع به فقلت حدثنی ببعضھا فاملی علی من ساق الحدیث انتہی یعنے گیا میں ابو حنیفہ کی خدمت میں اس گھر میں جو بھرا ہوا تھا احادیث مکتوبہ سے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ سب احادیث ہیں۔ اور میں حدیث کی روایت نہیں کرتا۔ مگر جس حدیث سے انتفاع ہو) یعنے فقہ سے علاقہ رکھے۔ میں کہا کہ کوئی ایک حدیث بیان فرمائیے پس میری طرف متوجہ ہووے اور فضیلت ابوبکر و عمر کی حدیث ذکر کی وبس انتہی۔

گل

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جو اعلیٰ درجہ کے محدث اور پرلے درجے کے مجتہد مستقل تھے

حدیث کا سامان ان کے پاس اس قدر جمع تھا کہ حدیث سے ان کا ایک گھر بھرا ہوا
تھا۔ بایں ہمہ آپ نے حدیث کی کتاب تصنیف نہیں کی جیسے موطا امام مالک رح کیونکہ
اس زمانہ سلف میں کتابوں کی تصنیف و تالیف کی عادت بکثرت نہیں تھی مگر نہایت
شاذ و نادر۔ اور علم کو صحائف و دفاتر میں رکھنے سے ان دنوں سینے میں محفوظ
رکھنا بڑا کمال تھا۔ اس کے سوا امام کا بیشتر اشتغال حدیث سے استخراج مسائل
اور اس کے اصول و فروع کے استیعاب میں تھا پھر آپ کے مذہب کے کتب حدیث
یعنے مسانید امام اعظم جو مشہور ہیں امام بذات خود انہیں جمع نہیں کئے بلکہ دوسرے
ائمہ و علما آپ کے روایت کئے گئے۔ احادیث کو یکجا جمع کئے وہ ان ائمہ کے تخریجات
ہیں۔ لیکن اسکو امام کے طرف منسوب کرکے مسند امام اعظم کہا کرتے ہیں۔ چنانچہ
عقود الجواہر المنیفہ میں لکھا کہ ایسے چودہ مسندیں ہیں۔ ان سے چار یہ ہیں امام ابویوسف
کی۔ اور ایک کتاب امام محمد کی جس کا نام آثار ہے اور ایک حسن بن زیاد لولوی کی۔
ان کی روایت امام سے بلا واسطہ ہے۔ اور ان کے بعد جو ائمہ کہ مسندیں جمع و مدون
کئے یہہ ہیں مسند ابی محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی البخاری۔ مسند ابی القاسم
طلحہ۔ مسند ابی نعیم۔ مسند احمد عبداللہ بن عدی جرجانی۔ مسند عمر بن حسن اشنانی
مسند ابی الحسین محمد بن مظفر یہہ چھے امام حفاظ حدیث تھے۔ مسند امام ابی بکر احمد بن
محمد بن خالد الکلاعی۔ و مسند ابی بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری۔ مسند ابی القاسم
بن محمد بن ابی العوام السعدی۔ و مسند ابی بکر المقری۔ مسند حسین بن محمد بن خسرو مسند
امام حصفکی۔ ان تمام مسندوں کو جمع کرکے محمد بن محمد خوارزمی نے ایک مسند لکھا ہے جس
کا نام جامع المسانید رکھا ہے متوفی ۶۷۵ھ ہجری۔ امام خوارزمی نے بعض مسانید کو سماع
متصل سے پایا ہے اور بعضوں کو بالاجازت اور بعض مندرج ہیں اجازت عامہ کے
تحت میں انتہی لیکن ان سب مسندوں میں مشہور ترین یعنی یہ مسند ہیں۔ مسند خوارزمی

مسند محمد بن یعقوب۔ مسند حسین بن محمد۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستان المحدثین میں لکھتے ہیں۔ کہ ان تینوں مسند کی اجازت آپ کو پہنچی ہے اور امام عبدالوہاب شعرانی میزان کبریٰ میں لکھتے ہیں۔ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کا احسان ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ کے تینوں مسندیں مطالعہ کیا اس میں امام نے بزرگان تابعین سے احادیث روایت کی ہے وے راویان تابعین سب کے سب عادل اور ثقات ہیں جو خاص زمانہ خیرالقرون والے ہیں جیسے اسود۔ علقمہ۔ عطا۔ عکرمہ۔ مجاہد۔ مکحول۔ حسن بصری۔ اور ایسے ہی بزرگان یہ سب راویاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امام اعظمؒ کے درمیان ہیں وے سب کے سب ثقات وعدول ومشاہیر اخیار سے ہیں اس میں کوئی مطعون بالکذب نہیں۔ انتہیٰ پھر اسی میں لکھتے ہیں۔ کہ مذہب امام حنیفہ کے دلایل حدیث میں کوئی حدیث ضعیف نہیں ہے کیونکہ امام اعظم کا راوی یا تو صحابی ہے یا تابعی نادر کہیں۔ تبع تابعی۔ یہ تین سے زیادہ نہیں پس یہ سب جرح سے سلامت ہیں پھر وہ کیا ہے جو بعض متاخرین نے امام اعظم کی کسی حدیث کو ضعیف ٹھرایا۔ اس کا جواب یہ کہ اس ضعف کا وجہ یہ ہے کہ امام اعظم کے وفات کے بعد اس حدیث کی روایت میں دوسرے کسی راوی کا دخل ہو گیا ہے اور وہ راوی مجروح ہونے کے باعث ضعیف ہے اس لئے وہ حدیث بھی ضعیف ٹھری۔ یا وہ حدیث امام اعظم کی طریق کے سوا دوسری ضعیف طریق سے روایت کی گئی اسلئے پچھلوں کے پاس وہ حدیث ضعیف ٹھری ورنہ امام اعظم کے ویسے قوی راویوں کے نظر کرنے اس زمانہ میں وہ حدیث صحیح ہی تھی وبس۔ ہم نے امام اعظم کے تینوں مسندیں دیکھیں اس کی ہر حدیث فی نفسہٖ صحیح ہی نظر آئی اگر صحیح نہوتی امام اس سے استدلال نہ کرتے (چنانچہ خود امام اعظم نے فرمایا۔ اذا اصح الحدیث فھو مذھبی یعنے حدیث جب صحت کو پہنچی وہ میرا مذہب ہے) پس ویسی حدیث کہ فی حد ذاتہ صحیح ہے کہ زمانہ تابعین میں جس کی صحت ہوچکی پھر بعد ازاں اس کی روایت میں کسی مطعون وضعیف راوی کا

داخل ہونا کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ پس واجب ہے ہم پر عمل کرنا امام اعظم کی حدیث پر اگرچہ انکا غیر اس کو روایت نہ کرے پس اگر تو امام اعظم کے مذہب اور مسندوں کی حدیث دوسرے محدثوں کے کتابوں میں نہ پایا تو اس کو ضعیف مت سمجھ انتہیٰ۔ ملخصہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں شیخ ابن ہمام محدث سے نقل کرتے ہیں کہ اعتماد حدیث کا ائمہ مجتہدین و اکابر سلف کے تصحیح و تضعیف پر ہے جب یہ بزرگان سلف کسی حدیث کو تلقی بالقبول کرلیں اور اسپر عمل کریں۔ بخاری و مسلم و دیگر محدثین کی تقلید سے ان پر انکار و اعتراض کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ زبردستی و مکابرہ ہے و بس انتہیٰ۔ کیونکہ امام بخاری و مسلم و امام اعظم کے ایک سو برس کے بعد ہوئے ہیں۔ بُعد زمان کے سبب ان کے حدیثوں کی روایت میں عن فلان عن فلان بہت سے راویوں کا دخل ہوا پس ان میں البتہ کوئی ضعیف اور چنان و چنیں ہوگا اس لئے بخاری و مسلم اپنے قاعدے کے موافق اس حدیث کو ضعیف ٹھہرایا لیکن جو حدیث کہ زمانۂ سلف میں صحابی یا تابعی کی روایت سے صحت کو پہنچ گئی ہو پھر پچھلے محدثین کے قاعدے پر ہم بھی فی الواقع اس کو ضعیف سمجھنا زنہار جائز نہیں چنانچہ یہ نکتہ عقول سلیمہ پر روشن و مبرہن ہے و بس۔ فقط اور عقود الجواہر المنیفہ میں لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ کے مذہب کے احادیث اکثر صحیح و حسن ہیں۔ اور کوئی ضعیف نظر آئی تو بھی اس کے طرق بیشتر متعدد ہیں۔ اور معلوم ہے یہ بات کہ جس حدیث ضعیف کے طرق زیادہ ہوں وہ اس کثرت طرق کے سبب قابل احتجاج ہوتی ہے۔ عند المحدثین ایسے احادیث دوسرے مذاہب میں بھی بہت سے ہیں۔ و بس انتہیٰ۔ اور کتب حدیث میں بھی فقط۔

گل

امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی اعلیٰ درجہ کی محدثی اور ان کے پاس حدیث کی جمعیت اور ان کے احادیث مرویہ کی کثرت اور صحت و قوت۔ اور ان کے راویوں کی عدالت

جو مذکور ہوئی۔ اس سے یہ امر بھی بخوبی ثابت ہوا کہ امام کو حدیث میں روایت و درایت بدرجہ اتم حاصل ہے۔ روایت حدیث کا ثبوت تو ان کے ۱۴ مسندوں اور عقود الجواہر المنیفہ سے ظاہر ہے۔ باقی رہی درایت۔ درایت میں یہ بات بھی ہے کہ محدث کو حدیث کے اسنادوں کی تفصیلی حالات پر اور لفظ حدیث کے معانی و مطالب پر جو قواعد عربیت اور ضوابط شریعت کے موافق ہوں۔ آگہی رہے۔ سو یہ بھی اس امام ہمام کو بخوبی حاصل ہے۔ چنانچہ آپ تو تابعین کرام کے ہمزمان تھے۔ اور قدمائے تابعین سے ملاقات و صحبت رکھتے ہیں۔ اور تین سو تابعین سے بطریق سماع متصل حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ اور آپ کے کل استادان حدیث چار ہزار تک ہیں اور آپ کے راویاں سب کے سب تابعین ہی ہیں۔ نادر تبع تابعی ہوگا۔ پس آپ ان راویوں کا ورع و تقویٰ و ضبط و عدالت۔ حفظ و صداقت و دیگر تفصیلی حالات بخوبی جانتے ہیں اور بذات خود تحقیق کئے اور بچشم خود دیکھے ہیں۔ پچھلے محدثوں کو بعد زماں کے سبب حدیث کے پہنچنے میں دیگر راویوں کا دخل ہونے اور اوپر کے راوی سے ملاقات نہ ہونے سے عن فلان عن فلاں ہر راوی کی عدالت وغیرہ میں جسقدر زیادی تلاش و تفتیش کی حاجت و ضرورت لاحق تھی امام اعظم کو قرب زماں کے سبب ایسی حاجت و ضرورت لاحق نہیں تھی اسی لئے کہتے ہیں کہ روایت حدیث میں امام اعظم کی سند عالی ہے اور آپ کے پاس صحت یافتہ حدیث کی معارض نہ امام بخاری کی حدیث ہوسکتی ہے نہ امام مسلم وغیرہ کی کماتر۔ اور جب امام اعظم بہ تبحر علم حدیث احادیث کے عموم و خصوص اطلاق و تقیید وغیرہ پر فہم اجتہادی سے پے لیجا کے استخراج مسائل و استنباط احکام کریں اور قوت اجتہادِ مطلق رکھیں اور اسباب میں محدثین مجتہدین آپ کو استاد مانیں۔ پھر عربیت و شریعت کے قواعد کے مطابق حدیث کے معانی و مطالب پر کسقدر واقف نہ ہوں۔ یہ کیا چیز ہے کہ ہر ایک محدث بھی جانتا ہے چہ جائیکہ امام اعظم سر کیسے اعلیٰ درجہ

کے محدث اور پرلے درجہ کے مجتہد مطلق رضی اللہ عنہ **شگوفہ** روایت و درایت کے ثبوت و عدم ثبوت کی بحث سے قطع نظر بالفعل ہمکو مسائل مذہب حنفی کے احادیث سے سروکار ہے فقط یہ تو امام اعظم کے مسانید میں موجود ہیں اس کے سوا آپ کے مذہب کے فقہاء محدثین بھی اپنے کتابوں میں وے احادیث بتلادئے ہیں جیسے کرمانی شرح بخاری میں۔ عینی شرح بخاری میں شیخ ابن ہمام فتح القدیر میں اور عینی شرح ہدایہ میں وغیرہم اور کتاب مواہب الرحمٰن کا شارح تو مسائل مذہب حنفی کے دلایل بخاری و مسلم سے ہی بتلاتا ہے۔ وبس

گل

امام اعظمؒ جو سن ہجری اسی میں پیدا ہوئے۔ اور صحابہ کا زمانہ باعتبار موت آخر صحابی ابو طفیل کے سن ایک سو دس تک تھا اور امام اعظم کی تیس سال کی عمر صحابہ کے زمانہ میں گذری اس عمر میں آپنے بالاتفاق چار صحابہ سے ملاقات اور ان سے حدیث کی روایت کی ہیں۔ جیسے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ اور انسؓ اور سہل بن سعدؓ اور ابو طفیلؓ ان کے سوا انیس عبداللہؓ سے اور عائشہ بنت عجردؓ سے اور واثلہؓ سے بھی ملاقات اور حدیث کی روایت علما ثابت کرتے ہیں اور کوئی اس سے بھی زیادہ لکھتے ہیں علی الاختلاف چنانچہ چار گلشن میں اس کا ذکر بحوالہ کتب معتبرہ گذرا۔ اور شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ اصحاب امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ امام اعظم نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور ان سے احادیث کی روایت کی ہے اور ان کی ایک مسند ہے کہ جو حدیثیں صحابہ مذکورین سے پائے ہیں اس میں مروی ہیں لیکن تلاقی زمان بیس صحابی سے زیادہ کا امام اعظم کو ہوا ہے یعنے امام کے زمانے میں یہہ صحابہ زندہ تھے چنانچہ انکی تاریخ وفات سے معلوم ہوتا ہے، جیسے طارق بن شہابؓ ۸۲ھ عمر بن ابی سلمہؓ ۸۳ھ عمرو بن الحریثؓ ۸۵ھ واثلہ بن اسقعؓ ۸۵ھ بسر بن ارطاتؓ ۸۶ھ صدی بن عجلانؓ ۸۶ھ عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ ۸۷ھ

عبد السلمی ۸۷ھ سہل بن سعد ساعدی ۸۸ھ عبد اللہ بن بسر ۸۸ھ عبد اللہ بن حارث بن جزء ۸۸ھ عبد اللہ بن ثعلبہ ۸۹ھ سایب بن یزید ۹۱ھ مقدام بن معدی کرب ۸۷ھ مالک بن اوس ۹۲ھ انس رض ۹۳ھ مالک بن حویرث ۹۴ھ محمود بن لبید ۹۶ھ عبد اللہ بن حارث بن نوفل ۹۹ھ اسعد بن سہل حنیف الانصاری ۱۰۰ھ قبیصہ بن ذویب ۱۰۰ھ اور ایک روایت سے اسی پر گئے سال۔ عامر بن واثلہ ابو الطفیل ۱۱۰ھ کذا فی صدا الحق عن کتب التواریخ جب ملاقات و روایت اور تلاقی زمان اتنے صحابہ سے امام اعظم رح کو ثابت ہے محدثین مورخین کی ایک جماعت امام اعظم تابعی ہونے پر اتفاق کی ہے جیسے امام دار قطنی۔ ابن سعد۔ خطیب بغدادی۔ ذہبی۔ ابن حجر مکی۔ ولی عراقی۔ سیوطی۔ ملا علی قاری۔ اکرم سندی۔ ابو معشر۔ عبد اللہ بن مبارک۔ حمزہ سہمی یافعی۔ جزری۔ تورپشتی۔ ابن جوزی۔ صاحب کشف الکشاف۔ کردری۔ ابن الصلاح اور بھی ان کے سوا بہت سے۔ کذا فی اقامۃ الحجہ۔ اور تابعی ہونے کیلئے صحابی سے ایک ملاقات بھی بس ہے اگرچہ اس سے حدیث نہ سنے کما صححہ ابن الصلاح والنووی وغیرہما جب امام اعظم کو صحابہ سے رویت اور روایت بھی ثابت ہے پس تابعی ہونے میں کیا شبہ اور تاریخ عجلی میں لکھا ہے کہ کوفہ میں جو امام کا وطن ہے ڈیڑھ ہزار صحابہ اور غریبہ فرقیا میں چھسو صحابی آن کے رہے تھے پس امام کو ایک جماعت صحابہ سے ملاقات اور تلاقی زمان ہونا کیا عجب مخفی نہ رہے کہ تابعین کرام کے کئی مذاہب مدون ہوے تھے پر نہ باقی رہے لیکن تابعین سے جس امام و مجتہد کا مذہب اب تک باقی رہا یہی ایک مذہب حنفی ہے وبس باقی تینوں مذہب کے امام بالاتفاق تبع تابعین سے ہیں اور بعضوں نے امام احمد کو تبع تابعین میں بھی نہیں شمار کیا۔ واللہ اعلم

گل

اگر مذہب حنفی کے کسی مسئلہ پر حدیث صریح۔ بخاری و مسلم وغیرہما میں نہ ملے تو یہ جرم و

یقین نہ کریں کہ وہ مسئلہ فی الواقع خلاف حدیث ہے یا مجرد قیاس جیسا کہ اس زمانے کے بعض لوگ ایسی جرأت کیا کرتے ہیں بلکہ یہہ سمجھنا چاہیے کہ اس مسئلہ کی حدیث امام اعظم کو ملی اور ان کی تحقیق پر صحت کو پہنچی بھی ہو لیکن امام بخاری و مسلم کو جو امام اعظم سے سو برس کے بعد ہوئے بعد زماں کے سبب نہ ملی یا ملی پر امام بخاری و مسلم اپنے شروط پر اسکو صحیح نہ پانے سے چھوڑ دئیے ہوں یا ان کے پاس بھی صحیح ہوی پر داخل کتاب نہ ہوئی یا وہ حدیث بخاری و مسلم میں نہ ہو تو صحاح ستہ کے باقی چار کتابوں میں ہوگی۔ اگر ان میں بھی نہوں چھے کتابوں کے سوا حدیث کے بہت سے کتابیں ہیں جیسے کئے مسانید معاجم موطآت مستدرکات سنن جوامع وغیرہا سو ان میں پائی جائیگی کہ احادیث رسول کچھ صحاح ستہ پر ہی منحصر نہیں اور اگر کسی مسئلہ حنفی کے خلاف میں کوئی حدیث صحیح بھی نظر آوے تو یہہ سمجھیں کہ اسکی معارض دوسری حدیث قولی یا فعلی اس مسئلہ کی سند حنفیہ کے کتب میں موجود ہوگی یا وہ مسئلہ اجماع صحابہ و قضایای صحابہ سے لیا گیا ہو یا اس باب میں احادیث مختلف وارد ہوئے یا خود راوی کو اسمیں شک واقع ہونے سے اس حدیث کو اس کے حال پر رکھہ چھوڑ کے امام نے وہ مسئلہ قرآن سے استنباط کیا ہو۔ یا کسی راوی کی روایت میں اضطراب لفظی و معنوی واقع ہونے سے اس حدیث کو بھی اس کے حال پر رکھہ چھوڑ کے احتیاطاً اجتہاد کو کام فرمایا ہو۔ جب انہی صورتیں محتمل ہیں پھر بلا تحقیق اوس مسئلہ کو قیاسی کیونکر کہہ بیٹھیں۔ مسائل قیاسیہ چاروں مذہب کے اور ہیں جو جمع ہو چکے ہیں ان کے سوا جس مسئلہ پر آپ کو حدیث نہ ملے اس کو قیاسی کہدینا بڑا ظلم ہے۔ بلکہ اس کو قیاسی ٹھہرانے والے کو یہ ضروری ہے کہ روئے زمین پر جتنی بھر کتابیں قسم حدیث کی ہیں۔ سب کو جمع کرکے اسمیں ڈھونڈیں کہ حدیث صحیح اسپر ہے یا نہیں اگر اسمیں بھی نہ ملے۔ اجماعی مسئلے جو بیس ہزار سے زیادہ ہیں ان سب کو جمع کرکے اس میں وہ مسئلہ تجسس کریں اس میں بھی نہ ملے تو قرآن مجید کے پانسو آیتیں جس سے احکام اخذ و استنباط کئے گئے ہیں،

ان احکام مستنبطہ و ماخوذہ میں تلاش کریں جب ان سب میں وہ مسئلہ نہ ملے تب کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ قیاسی کا ہے پھر اسکے خلاف میں اگر حدیث صریح مل جاوے بیشک اس مسئلہ کو چھوڑ کے اس حدیث پر عمل کر سکتے ہیں لیکن اس زمانے میں ایسا کون محدث و مجتہد ہے جو ایسی تحقیق و تنقید کر کے حکم کرے۔ علم حدیث و فقہ میں مہارت تمام رکھنے والے بڑے بڑے علما سے یہ کام نہو سکا سوائے بیان اختلاف کے گریز نہ پائے پھر اس زمانہ میں ویسا فرد کہاں اگر کوئی اس بات کا دعوی کرے وہ اسکا خیال خام اور محض اٹکل ہے۔ و بس۔

گل

امام اعظم رہ کے فضائل و کمالات اور مناقب اسقدر زیادہ ہیں کہ خاص اسیکے ذکر میں بڑی بڑی کتابیں اگلے ائمہ و بزرگان دین نے تصنیف کی ہے جن کا عدد پندرہ سولہ تک پہنچا ہے اور شمول کے راہ سے تو بہت سے کتابیں ہیں۔ تعلیق ممجد لموطا امام محمد میں لکھتے ہیں کہ امام اعظم رح کے فضائل و مناقب سے عقل انسان کی عاجز ہے ان کے مناقب میں حنفیہ کے سوا اور دوسرے مذاہب کے علمائے اعلام کتابیں تصنیف کئے ہیں اور نہیں طعن کیا ہے امام پر کوئی مگر متعصب و جاہل۔ اور طعن کرنے والا اگر محدث شافعی ہوگا تو ہم اسپر انکی مناقب کی کتابیں جو اس کے علمائے مذہب تصنیف کیے ہیں پیش کرینگے۔ جیسے امام جلال الدین سیوطی محدث کی تبئض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ اور ابن حجر مکی محدث کی خیرات الحسان فی مناقب النعمان اور ابن خلکان کی تاریخ اور امام یافعی کی مرات الجنان۔ اور امام عسقلانی شارح بخاری کی تقریب اور امام نووی کی تہذیب۔ اور امام غزالی کی احیاء العلوم وغیرہا۔ اگر وہ شخص مالکی ہوگا تو اس کے علما جو مناقب امام اعظم کے لکھیں ہیں بتلا دیں گے جیسے حافظ الحدیث ابن عبد البر وغیرہا۔ اگر وہ شخص حنبلی ہوگا تو اس کو اس کے علماء مذہب کے کتابوں سے آگاہ کرینگے۔ جیسے تنویر الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ یوسف بن عبد الہادی وغیرہ اگر وہ شخص مجتہدیت ہے ہوگا تو ہم اس کو مجتہدین محدثین کا کلام سنا دیں گے،

(جیسے امام مالک وامام شافعی وامام احمد بن حنبل اور دیگر بزرگانِ زمانہ خیر القرون کے اقوال جو امام اعظمؒ کے مناقب میں آئے ہیں) اور وہ اگر عامی لامذہب ہوگا تو وہ چار پایوں سے ہے بلکہ اس سے زیادہ بھٹکا۔ انتہیٰ۔

گل

جب مذہب حنفی حدیث کے معانی و مطالب کا ایک مجموعہ ہے اور سرہے سب مذاہب اہل سنت کا اور سنت معروفہ کے ساتھ زیادہ تر موافقت رکھتا ہے اور امام اعظم سرآمد ائمہ مجتہدین میں اور ان کے فضائل و مناقب اور ان کے مذہب کی حقانیت و نورانیت زمانہ خیر القرون کے محدثین و مجتہدین خصوصاً اور اس زمانہ سے آج تک چاروں مذہب کے علماء و فقہاء و محدثین و صوفیا عموماً بیان کرتے آئے ہیں اور آپ کا مذہب عراق عرب و عجم اور بلاد روم اور ماوراء النہر و سمرقند اور ولایت ہند و سند اور اکثر اہل خراسان میں جاری ہوا یہاں تک کہ روئے زمین کے دو ثلث مسلمان تک آپ کے مذہب پر چلتے ہیں اور انکیں صدہا اہل کمال درجۂ امامت و ولایت و قرب الٰہی کو پہنچے ہیں پھر اگر کوئی متعصب آپ کے فضائل و مناقب اور مذہب و مشرب کے درمیان کچھ جرح و قدح کرے اس کا قول اسر اسر باطل ہے سے ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند ؍ روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

نفحۂ دلکشا

اب تمامی مومنین اہل سنت کے حق میں یہی بہتر اور دین کی حفاظت اسی میں نظر آتی ہے کہ چاروں مذہب کو من حیث المجموع برحق جانیں۔ فقہیات و عملیات سے علاقہ رکھنے والے احادیث کے معانی و مطالب کے فہم میں ان چار ائمہ مجتہدین کی اتباع کریں۔ اور ان چار مذاہب سے جو مذہب آپ اختیار کئے ہوں اسی پر رہیں مگر بوقت ضیق و ضرورت دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ پر بھی بے شک عمل کر سکتے ہیں۔ وے چار امام بزرگان سلف تابعین تبع تابعین سے ہیں۔ زمانۂ خیر القرون میں اپنے شروط کے موافق

اپنے احادیث مستندہ کی تحقیق و تصحیح کر چکے ہیں اور وے اعلیٰ درجہ کے محدث ہوکے درجہ اجتہاد مطلق کو بھی پہنچے ہیں اور وے ایسے مجتہدین مسلّم الاجتہاد ہیں جنکو ساری امت تلقی بالقبول کی ہے اسیواسطے جمہور اہل سنت ان ہی کی تقلید کرتے آئے بلکہ خود ائمہ محدثین ان کے مذاہب کی طرف منتسب ہوے اور وے ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم دین محمدی میں اپنے طرف سے کچھ نو ایجاد نہیں کیے۔ معاذ اللہ من ذالک بلکہ وے نائبان نبی حامیان دین محمدیؐ مبلغان شریعت نبوی و حاملان حدیث مصطفوی ہیں کہ حدیث کے ہی معانی و مطالب کو مسائل فقہیہ کی صورت پر امت رسول کو سمجھانے اور عملیات کیلئے ایک ایسی شاہراہ ٹہرائے کہ ہر کوئی بے روک ٹھوک چلا کرے غرض وے پیشوایان ملت او استادان امت ہیں پس ان کو پیشوا و استاد مان کے ان ہی کی تبعیت و تقلید کیا کریں کہ جمہور اہل سنت کی یہی راہ ہے ایسا ہی گروہ محدثین اہل سنت خصوصاً امام بخاریؒ و امام مسلم اور ان کے بعد ابوداودؒ ترمذیؒ۔ نسائی۔ ابن ماجہ اور ان کے سوا جتنے محدثین کہ مقلدین مذاہب اربعہ ہیں اور جو اصحاب ظواہر ہیں یہ سب بھی وارثان رسول جامعان و حاملان احادیث و آثار ہیں کہ فقہ و عقاید اور عموماً تمامی امور دینیہ میں جو احادیث و اثار آئے ہیں ان سب کو اپنے شروط کے موافق۔ تحقیق کرکے یکجا جمع و مدون کئے اور راویوں کے نام و نشان کے ساتھ لفظ حدیث بتلائے اور راویوں کے حالات تفصیلی کھوج کرکے حدیث کے درجے ٹہرائے اور تبلیغ حدیث کی بخوبی ادا کئے اور اسیطرح علماء عقاید و عرفای علم تصوف بھی مقتدایان امت ہیں جو عقاید اور اعمال قلبیہ کے مسائل کو قرآن و حدیث اور اقوال و افعال بزرگان سلف سے مدلل کرکے بتلائے۔ اسیطرح گروہ مفسرین بھی اساطین ملت ہیں کہ تفسیر و تاویل کو شاہدان نزول وحی کے فہم کے موافق بتلائے اور حدیث و اثر سے مدلل کئے غرض یہ پانچو گروہ بھی نائبان حضرت سید المرسلین حامیان دین متین ہیں کہ اپنی سعی جمیل سے دین محمدیؐ

کو نھاجے ہوے قیامت تک لے چلے ہیں ساری امت پر ان بزرگواروں کا احسان عظیم ہے
شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہُمْ۔ اگر ان بزرگوں کا واسطہ نہوتا دین ملت خصوصاً عقاید و اعمال
میں طریقۂ اہلسنت ہمکو کہاں ملتا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء عن سایر المسلمین الی یوم الدین ۔

شگوفہ

اور وہ جوان پانچ گروہ کے بہ نسبت تعصب کا ایک معاملہ بھی اوایل میں رو دیا ہے چنانچہ
مذاہب اربعہ سے کسی ایک مذہب کے مقلدین میں بعض ایسے لوگ بھی ہوے ہیں کہ دوسرے
مذہب پر یا اہل مذہب پر یا اس مذہب کے امام و مجتہد پر اس کے علم و فضائل میں۔
تعصب کے راہ سے یا بے تحقیقی کے سبب جرح و اعتراض کئے ہیں۔ جیسے چند مقلدین
مذہب شافعی نے۔ مذہب حنفی کے مسائل و احادیث پر جرح کیا ہے بلکہ خود بعض محدثین اصحاب
ظواہر کے بھی طبیعت میں فقہا کے بہ نسبت یک گونہ تعصب تھا۔ سو دے بھی کچھ جرح کئے
ہیں۔ اور چند روافض مشرب امام اعظم کے بعض فضائل و کمالات میں رد و انکار سے پیش
آئے ہیں۔ اور خود روافض بھی امام اعظم پر کئے مطاعن اور تہمتیں کر گئے ہیں۔ بلکہ اسکو
بزرگان اہل سنت کیطرف منسوب اور ان کے بعض کتابوں میں الحاق کر دئے ہیں اور
پیچھے کے بعض لوگ شیعہ کے الحاق و غیر الحاق میں فرق نکر کے اپنے رسائل و کتب میں
بلا تحقیق نقل بھی کر دئے ہیں اور اسیطرح امام بخاری و مسلم خصوصاً ان کے بعد کے محدثین
کے حق میں بھی کسی کہنے والے نے کچھ کچھ کہہ گیا اور جرح و طعن کر دیا ہے اور اسیطرح علمار
علم عقائد و صوفیہ کرام اور مفسرین عظام کے بہ نسبت بھی کسی نے جرح و قدح کیا ہے حتیٰ
کہ اہل بیت و صحابۂ کرام کے ساتھ بھی ایسا معاملہ ہو چکا ہے جیسا خوارج اہل بیت رسولؐ پر
صدہا جرح و طعن لکھے ہیں اور روافض دو ہزار طعن و اعتراض صحابۂ رسولؐ پر کئے ہیں،
غرض کہ سلف و خلف کے بزرگان اہل سنت سے کوئی طبقہ مخالفوں کے جرح سے سالم
نہیں رہا اور طاعنوں کے طعن سے بچا نہیں۔ پس ہم سب اہل سنت کو چاہئے کہ ان بزرگوں

کے بہ نسبت کوئی قول جرح وطعن کا دیکھنے یا سننے میں آوے تو اس کو دل میں جگہ نہ دیں۔
اور بحکم ع باطل است آنچہ مدعی گوید۔ اس کو باطل جانیں۔ بلکہ ان بزرگوں کے فضائل
ومناقب کے کتابیں دیکھیں تا دوستان خدا کے ساتھ بد عتقادی جو عقوبت کا سبب ہے
پیدا نہو ہمکو بھی ضرور ہے کہ جن بزرگوں کی بزرگی قرآن وحدیث سے یا سلف
صالحین کے اقوال سے یا چند اہل بدعت وضلالت دشمنان اہل سنت کے سوا سلفاً وخلفاً
جمہور اہل سنت واکابر علمائے امت کے اقوال سے بالاتفاق اور بکثرت ثابت ہو گی ہے
ان سب حضرات کو مقتدایان وپیشوایان امت اور اساطین دین وملت جانیں اور ہر
طبقے کو اس کے درجے پر ثابت رکھہ کے ہر فن کا مسئلہ اس فن کے حامل ومتکفل کے ہی
طرف رجوع کریں لیکن سب کے ساتھ حسن اعتقاد یکساں رکھیں ایسا نہو کہ ایک کا اقرار
دوسرے سے انکار کہ یہ محض غلو وتعصب ہے جیسا اس زمانہ میں بعض عوام متعصبین عمل
بالحدیث کے دعوے میں ایسا غلو کرتے ہیں کہ مذاہب اربعہ ائمہ مجتہدین کی تقلید کو شرک
کہتے ہیں اور بکمال جرأت وجسارت اس پر یہ آیت پڑھتے ہیں اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور ان اماموں کے مقلدین کو مشرک اور ان
اماموں کو ان کے خدایاں ٹھہراتے ہیں معاذ اللہ من ذالک کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۔ مخفی نرہے کہ اس آیت کو اللہ تعالے نے یہود و
نصارا کے حق میں نازل فرمایا کہ ان کے احبار ورہبان بغیر فرمانے خدا کے اور بغیر
بتلانے ان کے رسول کے محض اپنے طرف سے کسی چیز کو حلال اور کسی چیز کو حرام
ٹھہرایا کرتے تھے اور وے یہود ونصارا بلا تحقیق ان کی تقلید کیا کرتے اور ان ہی کے
موافق حرام وحلال کا اعتقاد رکھتے تھے سو خدائے تعالے ان کا رد کرتا ہے کہ وے
ان کو خدایاں ٹھہرا لیئے اللہ کے سوا اور بس۔ یہ تو بے شک شرک ہے بخلاف اس کے
حضرات مجتہدین جو کسی چیز کو اپنے طرف سے نہ حلال ٹھہرائے نہ حرام۔ بلکہ اس کی

حلیت و حرمت پر یا قرآن کی آیت پڑھتے ہیں یا حدیث۔ چنانچہ یہ دلائل ان کے کتب میں موجود ہیں۔ اور ان کے مقلدین حدیث و قرآن کے فہم مطالب میں ان کو پیشوا و استاد مان کے ہی ان کی تقلید کرتے ہیں۔ پھر یہ شرک کیونکر ہوگا۔ اور بعض متعصبین تقلید مذہب کو بدعت اور مقلدین کو بدعتی کہتے ہیں حالانکہ مسائل فقہ چاروں مذہب کے فی الواقع معانی و مطالب ہیں۔ قرآن کے اور احادیث و آثار کے پس جس کا اصل شرع میں ثابت ہو وہ کیونکر بدعت ہوگا پھر ائمہ کی متابعت کو جو عین اتباع سنت اور سنت حکمیہ ہے۔ شرک یا بدعت نام رکھنا۔ مقلدین اہل سنت کو شرک و بدعتی ٹھہرانا کمال بے ادبی اور سخت گالی ہے جو نوبت و درنگ جا پہنچی ہے۔ اور یہ کمال درجہ کا تعصب اور ضوفی الدین ہے اور بڑی گمراہی۔ اور مقلدین مذاہب میں بھی بعضوں نے یہاں تک لکھدیا ہے کہ شافعی حنفی ہو تو اس کو خلعت دیں۔ اگر حنفی۔ شافعی ہو جاوے اس کو تعزیر پہنچا دیں۔ اور بعض اہل زمان بھی ایسے ہی سخت معاملے سے پیش آیا کرتے ہیں یہ بات بھی تعصب و غلو سے خالی نہیں خود فقہائے حنفیہ اس خلعت و تعزیر کے قول کو رد کئے ہیں چنانچہ علما و پر پوشیدہ نہیں پس مقلدین کو بھی تقلید میں ایسا تعصب و تشدد بیجا ہے کیونکہ مجتہد معین و مذہب معین کے وجوب تقلید کے باب میں متقدمین و متاخرین کے درمیان اختلاف رہ دیا ہے یعنی زمانۂ سلف میں یہ امر واجب نہیں تھا بعد اس کے واجب ٹھہرا۔ اور یہ واجب بھی وہ واجب نہیں کہ ما اوجبہ اللہ یعنے واجب قطعی نہیں جو بمعنی فرض یا فرض کے ہم پلہ ہو۔ بلکہ یہ واجب ادنی ہے جس کی تحقیق آگے ہو چکی۔ اور چار مذہب بھی حق اور بے خطر ہیں۔ ہر مذہب مجموعہ ہے قرآن و احادیث و آثار صریحہ اور اجتہادات صحیحہ کا۔ اور چاروں مذہب کے امام مجتہدین مطلق اور مسلم الاجتہاد بھی ہیں۔ غرضکہ نہ مذہب معین کی تقلید میں تعصب کو کام فرماویں۔ اور نہ نرے لامذہب ہو جاویں۔

لہ من جملہ واجبات شرعیہ ۱۲

بلکہ اس باب میں حد توسط کو اختیار کریں کہ چاروں مذہب میں حق دائر سمجھیں اور ان
مذاہب اربعہ سے آپ جو مذہب اختیار کئے اور منتسب الی المذہب ہو ہوئے ہوں،
اسی پر رہیں کہ فقہائے کرام کے پاس یہی بات مرجح اور قوی ہے اور دین کا ضبط
بھی اسی میں ہے یہی مختار اور اسی میں خیر اور قرارداد علمائے متاخرین کا یہی ہے
وبس۔ پس لازم بلکہ واجب سمجھتے ہیں کہ ایسے امر کو جو مجموعہ خیر ہے ہاتھ سے نہ دیں،
ہاں ضرورت شرعی کے وقت دوسرے مذہب کے مسئلہ پر بھی بیشک عمل کر سکتے
ہیں۔ بغیر کسی ضیق وضرورت کے مذہب متخیر کی تقلید ترک نہ کریں کہ وہ آخر دین کو
لہو ولعب کی طرف منجر ہوگا پس وہ بالاتفاق سب کے پاس بہت زیادہ مکروہ
بلکہ قریب حرام ہے۔ عامی ہو یا کیسا ہی عالم علامہ درجۂ اجتہاد مطلق کو نہ پہنچا سب
کو علی العموم مذاہب مجتہدین سے کسی ایک مذہب کی تبعیت وتقلید ضروری ہے
کہ بغیر اس کے گزیر نہیں۔ زمانۂ سلف یعنے تابعین تبع تابعین سے لیکر آج تک
سارے علما۔ فقہا۔ مفسر۔ محدث۔ متکلم۔ صوفی۔ عامۂ اہل سنت غرض جو کوئی ان چار
اماموں کے مانند درجۂ اجتہاد مطلق کو نہ پہنچا سب کے سب ان حضرات مجتہدین کے
مذاہب سے کسی ایک مذہب پر رہتے ہی آئے ہیں۔ ان میں کوئی ایک بھی بلا تقلید
مذہب یا بلا انتساب الی المذہب۔ مذہب کو چھوڑا ہوا نہیں۔ پس اہل سنت کو
بھی چاہئے کہ اس جمہور اہل سنت کی ہی راہ پر ثابت رہیں کہ اسی میں دین کی
سلامتی ہے وبس۔ اور ایسا ہی معتقدین متکلمین وصوفیہ کو بھی تشدد وتعصب نہ چاہیئے
کہ نہ متکلمین کے ہی تابع ہو کے تصوف کا انکار کریں نہ صوفیہ کے ہی تابع ہوتے متکلمین
کا انکار کریں نہ ہر دو کے ہی منکر ہو جاویں بلکہ ہر دو کے بھی قابل وتابع رہیں۔ دین
میں توسط واعتدال بڑی نعمت ہے۔ اور صراط مستقیم ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اللہ تعالے سب مسلمانوں کو دین میں غلو اور

افراط و تفریط و تعصب و اعتساف سے بچادے اور سلوک راہِ حق و توسط نصیب کرے آمین یہی وصیت ہے اس فقیر حقیر کی اپنے تمامی برادران دین اعزہ و احباب و خویش و اقارب کے لیے جو بکمال حرارت دین و ملت و غمخواری طریقۂ اہل سنت۔ بالتقضائے زمانہ ضعف اسلام و قرب قیامت لکھی گئی۔ باللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق۔ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی حَبِیْبِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

تمت تمام شد

قصیدہ

آہ دیدار نبی ہم نے نہ پایا افسوس — بہرۂ لذت دیدہ نہ اٹھایا افسوس

شرر آتش ہجراں نہ بجھایا افسوس — گوہر بحر لقا ہاتھ نہ آیا افسوس

خوش نصیبی ہے صحابہ کی جو وہ اہل کمال — اپنے آنکھوں سے سدا شاہ کا دیکھا ہے جمال

اور بدل آپ کے صحبت میں لٹایا ہے مال

آہ ہم یوں نہ زر و مال لٹایا افسوس

تھے یہاں تک شہ عالم کے مطیع فرمان — حکم پر اس کے سہے رنج و الم سر و عیاں

رو برو اس کے لہو اپنا بہائے شاداں

یوں لہو ہم نے نہیں اپنا بہایا افسوس

وے ہوئے حب خدا حب پیمبر میں فنا — ماسوا اللہ سے وہ ہاتھ اٹھائے اپنا

اور ڈھائے یقیں اپنی خودی کا وہ بنا

یوں خودی کا نہ بنا ہم نے ڈھایا افسوس

تیر جب آتی تھی در جنگ احد سرور پر — طلحہ ہوتا ڈھلیں سرور عالم کا سپر

جیب ایمان کے بھر اپنے سعادت کے گہر
کب بسر آنکھوں ہمنے بنایا افسوس

آہ آنکھوں کو ہمارے نہوئی یہ قسمت — پاویں دیدار رسولؐ عربی کی دولت
کثرت نور بصیرت کی تھی جنمیں حشمت
آہ ہمنے وہ بصیرت نہ بڑھایا افسوس

آہ اس کان سے ہم اپنے حدیث و قرآں — نہ سنے سرور عالمؐ کے زباں سے شاداں
جوں صحابہ نے وہ سنتے تھے ہمیشہ ہر آں
آہ تقدیر ہمیں وہ نہ سنایا افسوس

آہ صد آہ کہ ہاتھ ہمارا ہیہات — عقد بیعت کیلئے پہنچا نہ حضرتؐ کے ہاتھ
جوں صحابہ کو شرف ہاتھ یہ آیا دن رات
یہ شرف آہ ہمیں ہاتھ نہ آیا افسوس

اب تلک آہ مدینہ بھی نہ دیکھا ہم نے — کر قدم سر سے یہ منزل کو نہ پہنچا ہم نے
آستانِ نبویؐ آہ نہ چوما ہم نے
خاک پاک اسکی نہ ہم سرمہ بنایا افسوس

ہے خبر میری زیارتؐ کرے بعد ممات — تو بلاشبہ وہ دیکھا ہے مجھے حین حیات
دولت صحبتِ باطن تو اسے آوے ہاتھ
ہمیں دولت یہ ابھی ہاتھ نہ آیا افسوس

آہ کچھ شہر مدینہ تو ہمیں دور نہیں — جسد و جان بھی کسی وجہ سے معذور نہیں
عشق ہے عشق ہی پھر صبر کا دستور نہیں
سبب اک غیب سے سامان نہ بن آیا افسوس

کب تلک خونِ جگر آہ یہ غم کا کھاؤں — ہاں دو پر ہو تو مدینے کی طرف اڑ جاؤں

یک نظر قبر نبیؐ دیکھ وہیں مرجاؤں [illegible]

آہ یہہ وقت ابھی ہم میں نہ آیا افسوس

احقرا درگہ مولا سے سدا مانگ دعا　　کہ مزار نبویؐ تک تجھے پہنچادے لیا

کبھی مایوس ہوا اس طرح سے یہ کہہ [illegible]

کہ اثر میری دعا کا نہ دیکھا یا افسوس

قصیدۂ ثانی

آہ عصر نبویؐ ہمنے نہ پایا افسوس　　جلوہ اپنا وہ زمانہ نہ دیکھایا افسوس

اپنی دوری کا ہمیں درد چکھایا افسوس　　درد دایم یہہ دل وجان [illegible] افسوس

آہ دیدار نبیؐ ہمکو میسر نہ ہوا　　آہ یہ دیدۂ تر اس سے منور نہ ہوا

طیب طیبہ سے کبھی یہ مغز معطر نہ ہوا

نہ صبا بوئے مدینہ کبھی سنگھایا افسوس

سمجھی عشاق سلف عشق کی کیا داد دئے　　چھوڑ گھر بار وطن اپنا مدینہ کو گئے

شمع مرقد پہ وہ پروانہ سا ہئیں جان دئے

یوں نہ ہم آپ کو پروانہ بنایا افسوس

کہتے ہیں یک یہود وعنیں جو عالم تھا بڑا　　شام میں رہتا تھا توراۃ پڑھا کرتا تھا

ایک دن نعت نبیؐ اسمیں کہیں جا دیکھا

آہ غصے سے تئے ورق کو پھاڑا افسوس

دوسرے شنبے کو توراۃ جو اسنے کھولا　　نعت ہی پہلے سے حضرت کی زیادہ دیکھا

پھاڑا پھر تیسرے شنبہ کو بہت اور پایا

معتقد ہو گیے بہت کرنے ہی لاگا افسوس

آہ یوں کہنے لگا درد سے ہو بس مضطر　　　کہ ہے اس عصر کا واللہ وہی پیغمبر

آہ اب تک نہ قدم اسکے ہیں دیکھا جا کر

آہ کیا دولتِ دارین یہ کھو یا افسوس

الغرض جلد مدینہ کے طرف جا پہنچا　　　بیٹھے تھے مسجد نبوی میں صحابہ دیکھا

نام حضرت کا لے شوق سے تسلیم کیا

آہ تب سرور کونین نہیں تھا افسوس

نام سن شاہ کا اصحاب بھی رونے لاگے　　　اور منہ اپنا سبھی اشک سے دھونے لاگے

نیم جاں ہجر سے سالار کے ہونے لاگے

کہے حضرت نے یہ دنیا سے سدھارا افسوس

بس یہ سنتے ہی وہ بیخود ہو زمیں پر ہی گرا　　　مرغ مذبوح کے مانند تڑپنے لاگا زار

رقت و درد سے رو رو کے یہی کہتا تھا

ہو گیا فوت مرا مقصد اقصیٰ افسوس

پھر لگا کہنے صحابہ سے وہ محزوں رو رو　　　یک نظر قبر پیمبر کی مجھے بتلا دو

دیدہ و دل کو مرے نور و سکوں دلواؤ

سخت کیسا یہ کھڑا مجھ پہ سمایا افسوس

دیکھ حال اس کا صحابہ بھی ہوئیں گریاں　　　اسقدر ان میں مچا آہ عجب شور و فغاں

گویا اس روز ہوئی رحلت سالار جہاں

سب مدینے میں وہی درد و الم تھا افسوس

الغرض سارے صحابہ نے وہیں زار و نزار　　　لیگئے ہیں اسے تا مرقد سالار خیار

نشۂ درد میں مدہوش تھا وہ دل افگار

قبر حضرت کی صحابہ نے دکھایا افسوس

آہ جب دیکھا ہے وہ قبر شہنشاہ انام عرض کی رو رو کے تب مجھ نے صلوٰۃ و سلام
اور پڑھا کلمہ شہادت کا بتصدیق تمام
عرض اس طرح سے پھر کرنے ہی لاگا افسوس

یا نبی تیرا لقا گرچہ نہیں نے پایا ہو لیک تصدیق سے میں تجھ پہ ایمان لایا
اور زیارت سے تیرے حق نے شرف مجھکو دیا
پھر یہ دنیا میں نہیں چھوٹا ہوں جینا افسوس

عرض کر کر کہ مولا میں تو اے حق کے رسول گر ہوا ایمان میرا پاس خدا کے مقبول
تو ابھی مر جاؤں ابھی اسکی دعا ہوئی قبول
روح اس کا طبل تو چ بجا یا افسوس

عشق میں سرور عالم کے وہیں جان دیا اپنی جان اس کے ہی الفت میں قربان کیا
کیا نجاتِ ابدی کا ہی یہ سامان لیا
ایسا سامان نہیں آہ بن آیا افسوس

کب مدینے کے طرف یوں ہی میں یا رب جاؤں ہائے کب یہ درِ مقصود کو یارب لاؤں
کب مدینے میں یہ دنیا سے میں رحلت پاؤں
میں نے اس شوق میں ہی عمر گنوایا افسوس

یا الٰہی ہو اجابت یہ دعائے اختر جلد مقبول ہو یہ عشق و ولائے اختر
اپنے الطاف سے برلائے رجائے اختر
کب تلک آہ وہ ایسا ہی تڑپنا افسوس

قصیدہ از حیران

محبت سرورِ عالم کی جس دل میں سمائی ہے	یقین جانو کہ بیشک اسکو دونوں گھر ملی ہے
محمد مصطفیٰ کے عشق میں دیوانے ہو جاؤ	عبادت سے یہ افزوں ہے اسی میں بھلائی ہے

کیا دونو جہاں پیدا اسکے واسطے حق نے
اسیکے واسطے اللہ نے سب کچھ بنائی ہے

اسیکے گر [illegible] ہارا کوئی تھا آدمی
تصدق اس شہ دین کا ہدایت ہمنے پائی ہے

چراغ دین احمد سے ہوئے ارض وسما روشن
نظر کر دیکھو ہر ایک جا اوسیکی روشنائی ہے

ہو فرد امت قیامت میں نہ ہو حیرت پریشاں تو
طفیل مصطفےٰ تیری وہاں حاجت روائی ہے

تمت

خاتمہ

الحمد للہ والمنہ یہہ رسالہ نافعہ وسلاسہ رائعہ یعنی گلدستۂ دلبستہ جو ضمیری ہے کتاب چہار گلشن کا حسن انجام کو پہنچا بحسب اقتضائے زمان ایسا مرتب و مہذب ہوا کہ توسط، و احتیاط سے مملو تعصب و عتاب و تفریط و افراط سے نہایت پاک و صاف چنانچہ علمائے اہل سنت پر جو متوسطین میں مخفی نہیں اور ایسا مختصر مفید عام فہم لکھا گیا کہ گویا دریا، کوزے میں سمایا۔ اور یہہ مجمل ہے کتاب چراغ ہدایت اسکی تفصیل ہے مرتب مولف ایں، رسالہ جناب حضرت مولوی عبد القادر علی صاحب صوفی دام فیضہم ہیں نفع اللہ بہ المسلمین آمین

سورہ معروف بہ پنجسورہ تختی کا غذ عمدہ صفحات ۱۶۰ کاغذ سفید عمدہ

ایضاً مع ختم الرسل مجلد ادنیٰ

سورۂ یٰسین مترجم اردو کاغذ سفید چکنا عمدہ صفحات ۳۲

دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو

تذکرۃ الاولیا

مصنفہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ اردو

میں سے اولیاء کرام کے مشاغل اور ان کے مفصل حالات زندگی اور مواعظ حسنہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں قیمت مجلد کاغذ بجائے ۔ روپیہ صرف عہ مجلد بجائے تین روپیہ کے ڈیڑھ روپیہ مفصل صفحات تقریباً ۴۰۰

ربیع الاول

کا مہینا اور ذکر رسول کی مجلسیں مسلمانوں کو کونسی کتاب پڑھنی چاہئے اس مبارک مہینے میں مسلمان اپنے آقا و مولیٰ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور زندگی کے حالات پڑھتے ہیں اور دین و دنیا کا ثواب کماتے ہیں اس مقصد کے لئے بہترین کتاب

ریاض الازہر

فی احوال سید البشر بارہ مہینے منظوم مع غزلیات وغیرہ سے بہتر کوئی کتاب نہیں جید علماء نے بہترین تقریظیں تحریر فرمائی ہے یہ کتاب مستند حالات اور پرلطف طرز بیان کے ساتھ لکھی گئی ہے مصنفہ حضرت مولانا مولوی سید حسن نیفی صاحب شفق عمادپوری و مولانا مولوی سید عاشق حسین صاحب سیماب اکبرآبادی کاغذ سفید مجلد مطبوعہ آگرہ صفحات ۲۹۶ قیمت بجائے تین روپیہ کے صرف ڈیڑھ روپیہ

روض الریاحین

ترجمہ اردو بستان المحدثین مصنفہ جامع کمالات صوری و معنوی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشہور [illegible] صفحات [illegible]

[illegible] [illegible] مترجم [illegible]

[illegible] [illegible] حضرت مولانا [illegible] مترجمہ

[illegible] تقریباً [illegible] صفحات [illegible]

دیگر [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] قیمت

[illegible] [illegible] مولوی [illegible]

[illegible] قیمت

قرۃ العین مترجم منظوم ۱۰۰ صفحات

مولانا [illegible] صاحب [illegible] کے تصنیفات کا منظوم ترجمہ

[illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

خطبہ [illegible] مترجم [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] کے خطبات کا منظوم ترجمہ

[illegible] مولوی [illegible] صاحب [illegible] حضرت [illegible]

قصیدہ [illegible] حضرت شاہ

ولی اللہ محدث دہلوی [illegible] ترجمہ [illegible]

قصیدہ [illegible] اردو منظوم ۵۰ صفحات

مولانا محمد رشید صاحب [illegible] کلکتہ کے عربی

خطبات کا ترجمہ حضرت مولانا شفق عمادپوری۔

خطبات [illegible] مترجم منظوم ۲۴۱ صفحات خاندان

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے خطبات ترجمہ

حضرت مولانا سیماب اکبرآبادی

جامع الخطب مترجم منظوم ۲۴۱ صفحات جناب

رسول اللہ کے ۷ خطبات ترجمہ مولانا سیماب

صاحب اکبرآبادی

خطبہ فیاضیہ سال تمام مترجم منظوم ۴۸ صفحات
سال تمام کے مشہور خطبات اصل خطبہ مولانا عبدالحی
لکھنوی کے سے اردو ترجمہ مولوی عبدالحمید صاحب مرحوم کا مجموعہ
خطبات محمدی مترجم منظوم ۳۴ حضرت
مولانا محی الدین صاحب واعظ بنگلوری کے خطبات مع ترجمہ
اردو منظوم قیمت ۳ آنہ
خطبات ابن نباتہ مترجم منظوم ۳۰ صفحات ابن
نباتہ کے مشہور خطبات اور انکا منظوم ترجمہ از حضرت
مرشدی سید شاہ فقیر محی الدین صاحب قبلہ ترجمہ ۲ آنہ
خطبات محمدی مترجم منظوم ۲۹ جناب قاضی مولوی
سید شاہ عبدالقدوس صاحب بنگلوری کے خطبات مع
ترجمہ اردو منظوم قیمت ۳ آنہ
خطبہ حنفیہ مترجم نظم و نثر ۵۰ صفحات از جناب مولوی
محی الدین صاحب مولوی فاضل مع ترجمہ اردو گدی لشکر لاہور
ریاض الازہری احوال سید الشہداء حسین منظوم ۲۱
جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقدس سوانحات کا تذکرہ از جناب
مولانا عبد الشکور صاحب پوری ۲ آنہ
تحفہ و ترجمہ اردو التہذیب
حصہ اول حصہ دوم کتاب الصلوٰۃ حصہ دوم ۳ آنہ
چمن گلشن مصنفہ مولانا مولوی الحاج محمد عبدالغنی
صاحب واعظ بنگلوری ۸ آنہ
مظاہر حق ترجمہ اردو بستان المحدثین کا مفید
صفحات از جناب مولوی قاضی عبداللہ حسین
صاحب بنگلوری ۲ آنہ
دیوان غزلیات العرفان جلد اول و دوم کامل ۴۰
حضرت مولانا الملة والدین کے منظوم کلام کا پورا مجموعہ ۸ آنہ
تحفۃ الکمال ترجمہ تحفۃ الغزالی ۴۰ مترجمہ جناب مرشد
علامہ احمد صاحب اورنگ آبادی مصنفہ امام غزالی
خطبہ رشیدیہ خالص اردو ترجمہ منظوم بارہ ماہ
مجموعہ خطبہ رشیدیہ کا خاص منظوم ترجمہ از
جناب مشتاق صاحب قیمت ۸ آنہ
قصائد شاہ رفیع الدین دہلوی اردو ۳۲ صفحات

ترجمہ حضرت مولانا سید دوست محمد صاحب اجمیری ۲ آنہ
مختصر الآخرۃ خورد المعروف بہ شریعت نامہ منظوم ۲۶
صفحہ عقائد کا منظوم مختصر رسالہ از جناب مولوی عبدالحمید
خانصاحب رئیس سہاور ۳ آنہ
احکام و آداب خطبہ اردو ۸ صفحات از حاجی محمد محی الدین صاحب ۱ آنہ
قوۃ الاسلام اردو ۴۰ صفحات از جناب مولوی قاضی
عبداللہ حسین صاحب متخلص بنگلوری قیمت ۲ آنہ
مجموعہ رسائل تسعہ اردو ۲۵ صفحات شاہ رفیع الدین
محدث دہلوی کے رسائل کا اردو ترجمہ از جناب مولوی سید
دوست محمد صاحب اجمیری صاحبزادے قیمت
مجموعہ مناجات مقبول کامل اردو ۱۴۴ صفحات از
مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی حالاں اردو منظوم
رشحات الحج اردو منظوم ۴۸ از جناب حافظ محمد حبیب
مجموعہ احادیث و القرآن اردو ۲۰ صفحات
جناب مولوی الٰہی بخش صاحب
بہشتی جوہر اردو منظوم ۲ صفحات
کیلئے بہت مفید از جناب مولوی محمد انعام

کتاب چمن گلشن اردو منظوم مصنفہ

اعلان

مولانا مولوی الحاج واعظ محمد عبدالغنی
مرحوم رحمۃ اللہ علیہ بنگلوری کا حق تالیف طباعت و اشاعت
جناب حاجی محمد محی الدین صاحب سوداگر تاجر کتب
متصل مسجد ابراہیم صاحب نمبر ۳۹۹ عسکر بنگلور کے لئے
محفوظ کر دیا ہے۔ المعلن منشی احمد علی حنفی ابن حضرت مولانا
مولوی عبدالقادر صاحب حنفی مرحوم و مغفور بنگلوری

واضح رہے کہ اس کتاب چمن گلشن کو چھاپنے یا چھپوا
اخذ کرنے و ترمیم کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے جنہیے
درکار ہوں ہم سے طلب کریں فقط
حاجی محمد محی الدین سوداگر و تاجر کتب نمبر ۳۹۹ موتی
لوئٹ علاوہ اسلامی کتابوں کے ہمارے ہاں ہندوستان
بیشتر مشہور و معروف اخبارات روزانہ و ہفتہ وار
کے اسلامی ماہواری رسالے وغیرہ بھی تازہ بتازہ آتے ہیں